



از زنونور



NEW ERA MAGAZINE

World of Interest, Articles, Books, Poetry, Features

پہلے پڑھیں اور پھر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیوانہ ہوا یہ دل میرا

از نور

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین



رات کی سیاہی ہر سو پھیلی ہوئی تھی اور اس سیاہی کی اوٹ میں ایک گھر کے کمرے میں موجود وجود کو کرسی سے بے دردی سے باندھ کر رکھا گیا تھا اس کے بازو پیچھے کی جانب باندھے گئے تھے جبکہ اس کے پاؤں کو بھی کرسی سے باندھا گیا تھا۔۔۔۔۔

ٹپ ٹپ خون کے قطروں نے اس کے چہرے سے گر کر فرش کو سرخ کیا ہوا تھا لیکن اب خون سوکھ چکا تھا اس کا چہرہ سو جا ہوا تھا گردن پر چاقو سے کٹ لگائے گئے تھے اس وجود کے بال بھی بکھرے ہوئے تھے جیسے اسے اس کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا گیا ہو۔۔۔۔۔

عجیب کوئی وحشت ناک حالت تھی اس وجود کی جیسے زندگی کی رمتق نہ باقی ہو اس میں مگر اس کی مدھم سانسیں اس کی زندہ ہونے کی گواہی دے رہی تھیں۔۔۔۔۔

اچانک اس وجود میں ہلکی سی جنبش ہوتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ سے اپنی آنکھوں کے سوجے پاؤں کھلنے کی کوشش کرتا ہے اپنی آنکھیں کھولنے کے بعد وہ وجود اپنے ہاتھوں میں موجود شیشے کے ٹکڑوں سے اپنی رسی کاٹنا شروع کرتا ہے۔۔۔۔

باہر سے کسی چیز کی ہلکی سی آواز آتی ہے اور وہ وجود اپنی سابقہ حالت میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔ جیسے کبھی ہوش ہی نہ آیا ہو

تھوڑی دیر بعد وہ وجود پھر رسی کاٹنا شروع کرتا ہے دس منٹ کی مسلسل کوشش کے بعد اس کی رسی کٹ جاتی ہے جلدی سے وہ اپنے بازو رسی سے آزاد کر کے اپنے پاؤں کی رسی کھولنا شروع کرتا ہے جب وہ کھل جاتی ہے تو وہ جلدی سے اپنے پاؤں کو رسی سے آزاد کر کے

دروازے کی جانب جاتا ہے اور ہلکے سے اسے کھول کر باہر دیکھتا
ہے۔۔۔۔

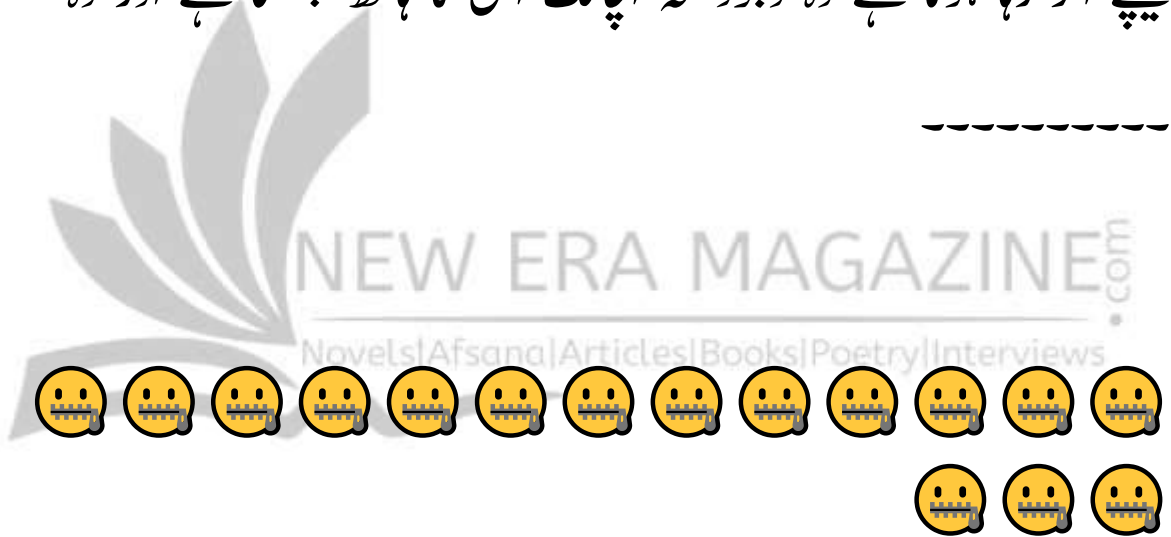
باہر کسی کو نہ پا کر وہ وجود کمرے سے نکل کر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا
اوپری منزل کی جانب بڑھتا ہے وہ ایک ایک قدم سنبھال کر رکھ رہا
تھا کہ کوئی اس کی آواز نہ سن لے۔۔۔۔

وہ اوپری منزل کی دائیں جانب آخری کمرے میں داخل ہو کر آہستہ
سے دروازہ کو بند کر کے لاک لگاتا ہے اور تیزی سے بیڈ کے قریب
جا کر اس کے نیچے چپکا ہوا لفافہ نکالتا ہے۔۔۔۔

اور الماری کھول کر کپڑوں کے پیچھے موجود بٹن کو دبا کر کوئی سیف
کھولتا ہے جس میں سے وہ اپنا پاسپورٹ نکال کر اسے بند کرتا ہے اور

ایک بیگ میں لفافہ اور پاسپورٹ ڈال کر وہ ایک چادر نکال کر اوڑھ لیتا
ہے اور۔۔۔

جلدی سے کمرے کی کھڑکی کھول کر آہستہ سے پائپ کے سہارے
نیچے اتر رہا ہوتا ہے وہ وجود کہ اچانک اس کا ہاتھ پھسلتا ہے اور وہ



تین سال پہلے

: پاکستان ، کراچی

: زوریز ویلا

مہر و چندا آپ کے پاپا آپ کو بلا رہے ہیں انھیں آپ سے کوئی " ضروری بات کرنی ہے " آرزو بیگم (مہرماہ کی امو (نے اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا ----

مہرماہ جو ابھی ہاتھ لے کر آئی تھی اس نے اپنی امو کی جانب دیکھ کر 'کہا' امو بس پانچ منٹ میں آئی میں اپنے بال سکھا لوں

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے جلدی آجانا آپ کے بابا نے پھر کہیں جانا بھی ہے۔۔ آرزو بیگم نے کہا اور دل ہی دل میں اپنی بیٹی کی نظر اتاری جن میں ان کی جان تھی اور نیچے چلی گئیں

وہ تھی بھی اتنی پیاری اور من موہنی سی گھنے کالے کندھوں تک آتے

بال، دودھیا سفید اس کا رنگ ، کانچ سی نیلی آنکھیں ، ان پر اٹھتی گرتی
 پلکوں کا سایہ ، چھوٹی سی ناک ---- اور اس میں قیامت چھوٹی سی
 نوزپن ، بھرے بھرے ہونٹ ، ہونٹوں کے بائیں جانب تل اور دائیں
 طرف گال میں ہلکا سا پڑتا گھڑا ، تیلی کمر اور مناسب قد ---- کجا کہ وہ
 حسن کا مکمل پیکر تھی

مہرماہ نے جلدی سے اپنے بال سکھائے اور نیچے آگئی سرھیوں سے اترتے
 ہوئے اس کے بھائیوں کی آواز اس کے کان میں گونجی جو کہہ رہے
 تھے ---- اور اد کے چہرے پر مسکراہٹ رقصاں کر گئی

بادب محترما مہرماہ اپنے کمرے سے نکل کر اپنی تشریف کا ٹوکرا اٹھا لائی
 ہیں ان کے عزاز میں تالیاں ----

کہتے ساتھ ہی ان دونوں کے قہقہے ٹی وی لاؤنچ میں گونجے جبکہ آرزو بیگم اور احد صاحب (مہرماہ کے بابا) کے چہروں پر دھیمی سی مسکان آگئی یہ ہے ان کی چھوٹی سی فیملی

ماضی:

زوریز صاحب امپورٹ اور ایکسپورٹ کا کام کرتے تھے ان کی بیگم ردا اور ان کا ایک ہی چاند سا بیٹا تھا احد زوریز۔۔۔اپنے ماں باپ کی جان۔۔۔۔ اور اپنے بابا کے ساتھ ان کا بزنس سنبھالنے والا۔۔۔۔

احد کی شادی اس کی پسند سے زوریز صاحب کے دوست کی بیٹی آرزو بیگم سے کی گئی جو خود اپنے والدین کی اکلوتی جان تھیں

اللہ نے ان کی شادی کے دو سال بعد انھیں ایک چاند سی بیٹی دی جو

زیادہ دیر زندہ بچ نہ سکی اپنی اولاد کے غم میں دونوں نڈھال سے
ہو گئے۔۔۔۔۔

یہ دکھ کم تھا کہ تین مہینے بعد ردا بیگم بھی چل بسی یہ وقت ان کے
لیے مشکل تھا لیکن انھوں نے صبر کا دامن نہ چھوڑا اس دکھ کے
دوران آرزو بیگم کے دوبارہ ماں بننے کی خبر نے جیسے سب کو ایک نئی
زندگی بخش دی ہو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک سال بعد مہرماہ پیدا ہوئی اس میں سب کی جان تھی وہ ان کے
لیے خوشیاں لائی تھی۔۔۔۔۔ اس میں دادا کی جان تھی وہ اس کی ہر
چھوٹی سی خواہش کا خیال رکھتے تھے

تین سال بعد زوریز صاحب بھی ایک حادثے میں مارے گئے۔۔۔۔۔

ان کی وفات کے دو سال بعد ان کے ہاں جڑواں بیٹے سعد اور معید پیدا

ہوئے جس سے ان کی فیملی مکمل ہو گئی۔۔۔۔۔

حال:

آج کل مہرو بارہویں کے رزلٹ کا انتظار کر رہی ہے اور سعد اور معید
آٹھویں جماعت میں ہیں۔۔۔

بابا اپنے مجھے بلایا تھا کوئی ضروری بات ہے کیا؟ مہرو نے ان کے سامنے
بیٹھتے ہوئے کہا
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم۔۔۔ مجھے آپ سب سے ایک ضروری بات کرنی ہے امید ہے آپ
لوگوں کو کوئی اختلاف نہیں ہوگا احد صاحب نے مہرو کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ان کے لہجے کی سنجیدگی سے سب کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔۔۔
میں چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کی اگلی بات نے وہاں موجود ہر شخص کو ساکت کر دیا -----



اٹلی، روم:

villa rosa nera :

(: بلیک روز مینشن)

signore La villa è stata attaccata



(سر مینشن پر حملہ ہوا ہے)

رامش نے ضمخام کی سٹڈی روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ضمخام جو کافر نسن کال پر تھا اس کی بات سن کر اس نے اپنا سر ہلایا۔۔۔۔

Ce ne occuperemo di nuovo Ho un lavoro da
fare Addio signore

ہم دوبارہ یہ ڈیل کریں گے مجھے ایک ضروری کام ہے گڈ بائے (جینٹل مین)

ضمحنام نے کہتے ہی لپ ٹاپ بند کر دیا اور اپنے ٹیبل کے نیچے سے ایکسٹرا گن نکالی اور اپنے کوٹ کے اندر رکھ کر تیزی سے باہر کی جانب جانے لگا۔

Chi ha attaccato Ramesh?

(کس طرف سے حملہ ہوا ہے رامش ؟)

ضمحنام نے اپنے سیکنڈ ان کمانڈر رامش سے پوچھا جو اس کے ساتھ ہی باہر جا رہا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

La testa viene attaccata dal lato anteriore

(سر فرنٹ سائیڈ سے حملہ ہوا ہے)۔۔۔

اسنے اپنے ارد گرد دیکھتے ہوئے تیزی سے جواب دیا

ہمم کتنے لوگ ہیں تمہارے مطابق؟ ضمحنام نے اپنی گن کو چک کرتے ہوئے پوچھا

Le teste saranno circa duecento

(سر دو سو کے قریب ہوں گے)۔۔۔

رامش نے جواب دیا

وہ لوگ راہداری عبور کر کے باہر کی جانب جا رہے تھے کہ اچانک سے ان کے پیچھے سے دو آدمیوں نے ان پر حملہ کیا اور ان پر گولیاں چلانی شروع کر دی وہ لوگ جلدی سے پلوں کی اوٹ میں ہو گئے

ایک گولی رامش کے کندھے کو چیرتے ہوئی گزری اس نے پلر کی اوٹ میں رہتے ہوئے ایک آدمی پر گولی چلائی جو اس کی ٹانگ پر لگی اور وہ نیچے گر گیا ضمخام نے اس کے تیزی سے دل پر گولی ماری اور اس کے ساتھی پر نشانہ لیا پہلا نشانہ اس کی گردن سے ہلکا سا چھوتا ہوا گزرا اس آدمی نے جلدی سے دیوار کے پیچھے ہو کر اپنی گردن پر ہاتھ رکھا جب اس نے دوبارہ رامش پر گولی چلانی چاہی تو ضمخام نے اس کے سر میں سیدھا گولی ماری۔۔۔۔۔

ابھی وہ راہداری سے جلدی سے نکل کر جانے لگا کہ اسے رامش کی آواز آئی

Sir Signora è in questa casa oggi

(سر میم آج اس گھر میں سو رہی ہیں) -----

رامش نے جلدی سے اسے کہا

اور وہ جو باہر جا رہا تھا اب جلدی سے اندر کی جانب جانے لگا وہ ایک کوڈ تھا جس کا مطلب

ہے میم آج اس گھر میں موجود ہے۔-----

وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے راہداری کے دائیں جانب مڑ کر دوسرے کمرے کی جانب

بڑھنے لگا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جو تیزی سے کمرے میں داخل ہو رہا تھا کسی نے اس پر چاقو سے حملہ کیا اس نے

جلدی سے اس کے بازو کو پکڑا مگر اس آدمی نے چاقو ضمخام کی بائیں آنکھ پر مارا جس سے

اس کی آنکھ پر کٹ لگ گیا ضمخام نے اس کے پیٹ میں اپنی دائیں ٹانگ ماری اور اس

کے چاقو والے ہاتھ کو دوسری طرف موڑ کر توڑ دیا اور اپنے پینٹ سے گن نکال کر اس

کی بائیں ٹانگ پر گولی ماری جس سے وہ سیدھا زمین پر گر گیا پھر ضمخام نے اس کے سر پر

گن مار کر اسے بے ہوش کر دیا

ضمحمام نے اپنی آنکھ سے گرتے خون کو اپنے بازو سے صاف کیا اور جلدی سے اپنی
متلاشی آنکھوں سے اپنی موم کو دیکھنے لگا کہ وہ کہاں ہیں۔۔۔۔۔

cera

(موم)

اسے وہ بیڈ کے دوسری جانب گرمی ملی ان کے پیٹ سے اور سر سے خون نکل رہا تھا

ضمحمام تیزی سے ان کے قریب گیا اور انھیں اٹھا کر لے جانے لگا لیکن تب تک بہت
دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

سر حملے پر قابو پا لیا ہے۔۔۔۔۔ رامش نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔

رامش جو ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا اور ضمحمام کو اسے بیٹھے دیکھے اس کے قریب آیا

۔۔۔۔۔

سر ہمیں انھیں ہو سپٹل لے کر چلنا چاہیے۔۔۔۔۔ رامش نے ضمحمام کو اس کی

موم کے قریب بیٹھے دیکھا۔۔۔۔۔

Per favore, racconta qual è la storia di quei
grandi cuccioli

(سب کو بتا دو مسز شیرزیاں نہیں رہی -----) (ضمیمہ نے بو جھل
سی آواز میں کہا -----)

ایک گھنٹے بعد:
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
وہ ابھی اپنے موم کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں گیا اور تیس منٹ کا شاور لینے
کے بعد اپنے آپ کو شیشے میں دیکھ رہا تھا اس نے اپنے آنکھ کے زخم کو دیکھا جو اسے اب
ہر روز اس کی موم کی افیت کی یاد دلائے گا۔۔۔۔۔

اس نے دراز سے فاسٹ ایڈ باکس نکالا اور اپنا زخم صاف کرنے کے بعد باکس میں
موجود سوئی میں دھاگہ ڈال کر اپنا زخم سینے لگا۔۔۔ زخم سیتے ہوئے اس کے چہرے پر
کوئی تاثر نہیں تھا

اس نے اپنا زخم سینے کے بعد باکس کو واپس اس کی جگہ رکھ کر باہر آیا

کہ اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی اور رامش اندر آیا

سر ماسٹر آگئے ہیں وہ نیچے اپنے سٹڈی میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں"

--- رامش نے ضمخام کو بتایا"

ہممم --- میں آ رہا ہوں اور تمہارے کندھے کا زخم کیسا ہے؟ ضمخام نے جواب دینے کے ساتھ ہی اس کے زخم کے بارے میں پوچھا ---

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی سراب بہتر ہے --- اس نے جواب دیا

اور جو لوگ بچ گئے تھے انھیں ٹارچر سیل بھیج دیا تم نے؟ ضمخام نے اس سے ان لوگوں

کے بارے میں پوچھا جنہوں نے حملہ کیا تھا ---

جی سر اور جو شخص کمرے میں تھا اسے سپیشل سیل میں رکھا ہوا ہے۔۔۔۔ اور ہمارے
تیس کے قریب آدمی زخمی ہوئے ہیں اور دس موقع پر مر گئے تھے۔۔ اس نے مزید
تفصیل سے بتایا

ہم۔۔۔ ضحمام نے سر ہلایا جس کا مطلب صاف تھا کہ اب تم جا سکتے ہو۔۔۔۔۔
رامش اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے چلا گیا۔۔

اور ضحمام اپنی شرٹ پہن کر باہر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔



ایک گھنٹے پہلے:

وہ جو دوسرے شہر سے میٹنگ اٹینڈ کر کے واپس آ رہا تھا ابھی گاڑی میں ہی موجود تھا اور
اپنے مینشن جا رہا تھا۔۔۔۔۔

کالے رنگ کا مہنگا ارمانی کاسوٹ پہنے وہ شخص بیک سیٹ پر ٹیک لگا کر آنکھیں موندے
بیٹھا تھا گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔۔۔۔

اس خاموشی میں کسی کی کال نے ارتعاش پیدا کیا وہ جو آنکھیں موندے بیٹھا تھا فوراً
موبائل کی سکرین پر کالر کا نام دیکھا اور کال اٹینڈ کی۔۔۔

فون کی دوسری جانب سے رامتش کی آواز گاڑی کی خاموش فضا میں گونجی



Maestro villa rosa nera è stato recentemente
attaccato e Mem è stato ucciso nell'attacco

ماسٹر بلیک روز مینشن پر کچھ دیر پہلے حملہ ہوا ہے اور اس حملے میم کو
مار دیا گیا ہے (۔۔۔۔)

وہ جو بڑے آرام سے اس کی بات سن رہا تھا جیسے کوئی معمولی بات ہو اس کی آخری بات

پراس کا دل رک سا گیا۔۔۔ وہ شیر زیاں جو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا بغیر اپنے ماتھے پر
شکن ڈالے کر لیتا تھا اپنی بیوی کی موت کی بات سن کر اسے ایسے لگا جیسے اس کا دل کسی
نے کچل دیا ہو۔۔۔۔۔

Maestro ?

(ماسٹر ؟)

وہ جو اپنی ہی سوچوں میں گم تھا فوراً خود کو کمپوز کر کے اسے کہا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے آنے سے پہلے وہ آدمی جس نے میری بیوی کو مارا ہے سپیشل "
سیل میں ہو اور جو اس حملے کے پیچھے ہے اسے کے بارے میں ساری
"معلومات تمہارے پاس موجود ہو۔۔۔۔۔"

انہوں نے سرد آواز میں حکم دیتے ہوئے کال بند کر دی اور دوبارہ سیٹ سے ٹیک لگا کر
اپنی آنکھیں موند لی اور اپنی متاع جان کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات یاد کرنے
لگا۔۔۔۔۔



ایک گھنٹے پہلے ہی:

: ریسنگ ٹریک ، روم

یہاں ہر طرف منچلے دیکھائی دے رہے تھے ان میں زیادہ تر امیر زادے ہی موجود تھے جو اپنی کاروں سمیت ریسنگ ٹریک پر موجود تھے اور ان کے ارد گرد گروپ کی صورت میں لڑکے اور لڑکیوں کا رش تھا۔۔۔۔۔

اسی ریسنگ ٹریک پر ایک لڑکا اپنی مہنگی ترین کالی گاڑی میں بیٹھا سگریٹ کے آخری کش لے رہا تھا اور اس کی گاڑی کے قریب بھی لڑکے اور لڑکیوں کا رش تھا

وہ اس سب سے بے نیاز اپنی گاڑی میں بیٹھاریس شروع ہونے کا انتظار کر رہا تھا وہ جو کب سے شروع ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اور اب اکتا کر سگریٹ پی رہا تھا

اس نے سگریٹ کا آخری کش لیا اور اسے پھینک دیا

ساتھ ہی کسی کی مائک سے آواز بلند ہوئی جو ریس کے شروع ہونے کا بتا رہی تھی
 --- آواز کے ساتھ ہی ریسنگ ٹریک خالی ہو گیا

اور ساتھ ہی ریس شروع ہوئی وہ تیزی سے اپنی گاڑی کو چلا رہا تھا کہ اس کے سامنے ایک نیلے رنگ کی کار آگئی وہ مسلسل اس کے آگے آرہی تھی اور اسے آگے جانے سے روک رہی تھی کہ اس لڑکے نے اپنی کار اس کی کار میں ماری وہ شاید اس کے لیے تیار نہیں تھا اس لیے اس کی گاڑی کو وہ ڈبل کروس کر گیا۔۔۔

احد صاحب نے سب کی طرف ایک نظر دیکھتے ہوئے مزید کہا

" اور مجھے امید ہے تم منع نہیں کرو گی "

احد صاحب بس جلد سے جلد مہر و کو یہاں سے بھیجنا چاہتے تھے

ان کی بات سن کر سب ساکت رہ گئے کیوں کہ سب جانتے تھے کہ اس گھر میں سب
کی جان مہر و میں تھی

آپ یہ کیا کہ رہے ہیں میں بالکل بھی اپنی بیٹی کو کہیں نہیں بھیجوں گی۔۔۔۔۔ سب
سے پہلے آرزو بیگم نے ہوش میں آتے ہوئے کہا

میں چاہتا ہوں مہر ماہ اس بات کا فیصلہ خود کرے بیگم! اور آپ کو لگتا ہے کہ میں اپنے
 جگر گوشہ کے لیے کچھ غلط سوچوں گا۔۔۔ احد صاحب نے پہلے مہر ماہ اور پھر آرزو بیگم
 کو دیکھتے ہوئے کہا

مہر نے پہلے اپنے بابا کی طرف دیکھا جنہوں نے زندگی میں اس کی سب خواہشات
 پوری کیں اور اب کچھ مانگ رہے ہیں تو کیا وہ دے نہیں سکتی وہ جانتی تھی اموا اس کے
 انکار کی منتظر تھی مہر نے اپنے بھائیوں کی طرف دیکھا جن کی نظریں صرف اس پر
 تھیں

بابا آپ نے پہلی بار کچھ مانگا ہے میں ضرور جاؤں گی

مہر نے اپنے بابا کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ خود پر وہ اپنی اموا کی مایوس کن نظریں اور

بھائیوں کی اداس نظریں محسوس کر سکتی تھی

بیگم آپ دکھی کیوں ہوتی ہیں بلکہ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ ہماری بیٹی باہر پڑھنے جائے گی اور مہر و آپ تیاری شروع کرواگلے ہفتے آپ اٹلی جا رہی ہیں۔۔۔۔

احد صاحب نے پہلے اپنی بیگم اور پھر مہر و کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ وہ جانتے تھے کہ ان کی بیٹی جتنی معصوم دیکھنے میں لگتی ہے اتنی ہی چلاک، نڈر اور ہوشیار ہے وہ کسی سے گھبراتی نہیں ہے تبھی وہ پرسکون تھے کہ خود کو وہ سنبھال لے گی

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہر و جو اس خیال سے خوش تھی کہ ابھی ایک دو مہینے بعد اٹلی جائے گی تب تک اپنی امو اور بھائیوں کو راضی کر لے گی اپنے بابا کی آخری بات سن کر خاموش سی ہو گئی ابھی وہ خود بھی ان کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی

لیکن اتنی جلدی کیوں احد؟ آرزو بیگم جو تب سے خاموش تھی بول پڑی وہ آگے ہی مہر و کے فیصلہ سے راضی نہ تھی اور پھر اتنی جلدی اپنی چندا کو دور بھیجنا خود سے بہت مشکل

تھا

ارے بھی آپ لوگ دکھی کیوں ہو رہے ہیں ہم بھی مہر و کے ساتھ دو ہفتوں کے لیے
 جارہے ہیں تاکہ مہر و وہاں اچھے سے ایڈجسٹ ہو جائے اور اس لیے اسے جلدی بھیج رہا
 ہوں کہ وہاں کہ راستوں کا اور جگہ کا اسے اچھے سے پتا چل جائے۔۔۔



احد صاحب نے سب کے دکھی چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یا ہو۔۔۔۔ ہم بھی اٹلی جا رہے اپو آپ کے ساتھ سعد اور معید نے ان کی بات سن کر
 خوشی سے کہا۔۔۔۔

آرزو بیگم اور مہر و بھی ان کی بات سن کر پرسکون سی مسکرا دیں

اب آپ سب لوگ تیاری شروع کریں۔۔۔۔

احد صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا



NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گونداز کا تعلق پاکستان سے تھا الگل طریقے سے اٹلی میں پہلے ڈرگ سمگلنگ کا کام

شروع کیا پہلے ایک گینگ کے لیے کام کرتا تھا

پھر اس کی مخالف گینگ میں کام شروع کیا جس کا بوس زبرقان تھا اس کا تعلق انڈیا سے

تھا گونداز کو اس کی بیٹی صنوبر پسند کرتی تھی صنوبر اس گینگ کی اکلوتی وارث تھی لیکن

وہ یہ گینگ چلانا نہیں چاہتی تھی اس وجہ سے اس کے باپ نے اس کی شادی اس کی پسند

سے اپنے خاص آدمی گونداز سے کر دی کیوں کہ وہ ایک قابل آدمی تھا

گونداز بھی صنوبر کو پسند کرتا تھا صنوبر سے شادی کے فوراً بعد گینگ کا نیا بوس بن گیا اور

اس کا نام "دی بلیک کرو س گینگ" رکھا



ان کی شادی کے دو ماہ بعد ایک حملے میں میں زبرقان مارا گیا

ان کے ہاں تین سال کے بعد ایک بیٹا ہوا جس کا نام شیرزیاں رکھا گیا

شیرزیاں ظالم اور پتھر دل تھا ذہانت میں اپنے نانا زبرقان پر گیا تھا

ایک روز اس کے والدین کی کار میں دھماکہ کیا گیا اور وہ لوگ مر گئے مگر شیرزیاں نے

اس شخص کو اتنی بے رحمی سے قتل کیا کہ اس کے بعد کسی نے اس کے خلاف کوئی حملہ اور سازش کرنے کی کوشش نہ کی جو اس کے خلاف جاتا اس کا نام و نشان غائب ہو جاتا

ایک دن ایک پارٹی سے آتے ہوئے اس کی گاڑی کے سامنے ایک لڑکی بے ہوش ملی وہ اسے اپنے ساتھ اپنے مینشن لے گیا وہ دیکھنے میں بے حد حسین تھی

وہ لڑکی پاکستان سے یہاں لائی گئی تھی وہ ہیومن ٹریفلنگ کا حصہ تھی۔۔۔۔ شیرزیاں نے اسے اپنے مینشن میں کام کرنے کی اجازت دی آہستہ آہستہ شیرزیاں کو اس کی معصومیت سے محبت سی ہو گئی اور اس نے اس سے شادی کر لی اس لڑکی کا نام علیزے تھا

علیزے سے شادی کے ایک سال بعد ضمخام پیدا ہوا اور تین سال بعد زینق پیدا ہوا

علیزے کے ساتھ ہیو مین ٹریفلنگ کا شکار ہونے والی لڑکی اسے سڑک کے کنارے
زخمی حالت میں ملی اس کا ایک پیٹارامش بھی اس کے ساتھ تھا جو ضمخام کی عمر کا تھا

وہ لڑکی زیادہ دیر زندہ نہ رہ سکی اور رامش کو چار سال کا علیزے کے حوالے کر کے اس
دنیا سے رخصت ہو گئی

شیرزیاں کو وہ ڈرا سہا معصوم سا بچہ بہت پیارا لگا پھر اس طرح رامش شروع سے ہی
اس فیملی کا ایک حصہ بن گیا مگر ضمخام کی اور رامش کی دوستی بے مثال تھی

علیزے نے بھی اسے کبھی اس کی ماں کی یاد نہ آنے دی

وقت کے ساتھ ساتھ ضمخام بھی اپنے باپ کی کاپی بن گیا مگر دل اس کا اپنی فیملی کی

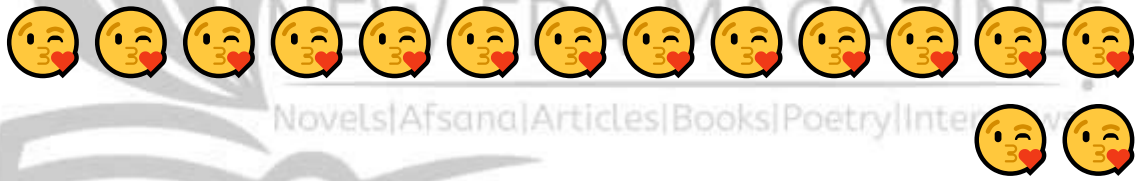
خاطر بہت نرم تھا وہ اپنی ماں سے بے حد محبت کرتا تھا اس کے باپ اور اس کا روح کا
رشتہ تھا جبکہ رامش اور زینق اس کی طاقت تھے اور رامش سایہ کی طرح اس کے
ساتھ رہتا تھا دو جان اور ایک قلب تھے دونوں۔ اپنے بھائی میں تو جان تھی اس کی
زینق کی ہر خواہش پوری کرتا اور اسے بگاڑنے میں بھی ضمنیام اور رامش کا ہاتھ تھا
دونوں کو وہ چیخ اور شوخ شہزادہ اپنی جان سے زیادہ پیارا تھا۔

ضمنیام سفید رنگ، براؤن بال، مگر دونوں آنکھوں کا رنگ مختلف دائیں نیلی اور بائیں
براؤن رنگ کی جن میں ہمہ وقت سنجیدگی رہتی، گھنی پلکیں، تیکھی اور لمبی ناک،
باریک ہونٹ، دونوں گالوں میں ڈمپل جو کم کم ہی دیکھتے تھے، اور براؤن رنگ کی
داڑھی، چوڑے شانے والا وہ اونچا لمبا پچیس سال کا مردانہ وجاہت کا شہکار یونانی
شہزادہ لگتا تھا

رامش صاف رنگ، کالے بال، براؤن آنکھیں لمبی ناک، بھرے بھرے ہونٹ، کالی
داڑھی اور چوڑے شانے والا وہ اونچا لمبا خوبصورت پچیس سال کا مردانہ وجاہت کا

خوبصورت شہکار تھا

زینق سفید رنگ، بھورے بال، گہری نیلی آنکھیں جن میں ہمہ وقت شوخی قائم رہتی،
تیکھی اور لمبی ناک، باریک ہونٹ اور دونوں گالوں میں ڈمپل اور ہلکی بھورے رنگ
کی داڑھی، چوڑے شانے والا وہ اونچا لمبا بائیس سال نٹ کھٹ حسین شہزادہ تھا



زینق جو ریس میں تھا اپنے موبائل پر رالمش کی کال آتے دیکھ فوراً اپنا بلوٹھ اوٹھ کر کے
کال اٹھا

"جی بھائی"

زینق نے کال اٹھاتے ہی کہا

زینق بلیک روز مینشن پر حملہ ہوا ہے اور میم کو اس حملے میں مار دیا گیا ہے اس لیے فوراً

بلیک روز مینشن پہنچو۔۔۔۔

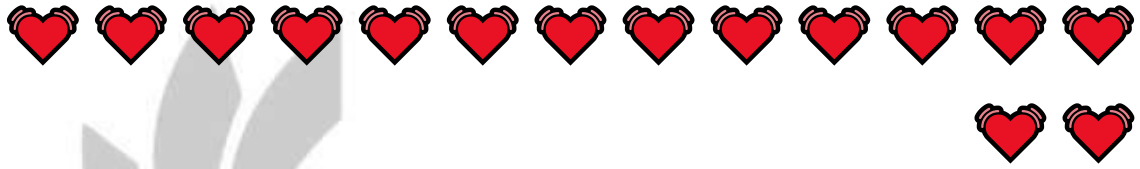
رامش نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر کہا وہ علیزے کو اپنی ماں ہی سمجھتا تھا اور کبھی ماں کی
کمی محسوس نہ ہونے دی تھی

زینق جو اس خبر کے لیے تیار نہ تھا اس کی سٹرینگ ویہل پر گرفت ہلکی ہوئی اور گاڑی
اس کے قابو سے باہر جانے لگی کہ اس نے جلدی سے ہوش میں آتے ہی دوبارہ گاڑی پر

قابو پایا

" بھائی میں آرہا ہوں "

اس نے کہتے ہی کال بند کی اور گاڑی کوریسنگ ٹریک سے اتار کر مین روڈ پر ڈالی۔۔۔۔



امو آپ کو پتا ہے نہ ابھی میرے شوز، اوور کوٹ اور میرا بھالو بھی خریدنے والا رہتا ہے

مہرماہ نے ٹی وی لائونچ میں آتے ہوئے کہا جہاں آرزو بیگم کوئی ڈرامہ دیکھ رہی تھی

اس کی بات سن کر آرزو بیگم نے فوراً ٹی وی بند کیا اور اسے اپنے

ساتھ بٹھایا اور کہا

چند آپ کو جو لینا ہے آپ اس کی ایک لسٹ بنا لو اس طرح آپ کو کچھ بھولے گا بھی

نہیں اور بھالو جو یہاں ہے آپ کا وہ لے جاو

امو وہ یہاں آپ لوگوں کے ساتھ رہے گا اور میں نیالوں گی پلیز امواور میں نے کالے

رنگ کا بھالو لینا ہے

مہرونے معصوم سامنہ بنا کر کہا

اس کو ایسے منہ بنانا دیکھ آرزو بیگم کو اس پر بے اختیار پیار آیا

میری چندا جو کہے گی ہم وہ ضرور لیں گے اور آپ کے بابا نے آپ کا اکاؤنٹ بنا دیا ہے

اس میں آپ کے پیسے ہیں آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ وہاں سے خرید لینا



اٹلی، روم:

جب شیرزیاں کمرے میں داخل ہو تو وہاں پہلے ہی زینق، رامش اور اس کے ڈیڈ

شیرزیاں موجود تھے۔۔۔۔

نے شیرزیاں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس " ڈیڈ "

یرزیاں نے اسے دیکھتے ہوئے اپنے بازوؤں کیے

جبکہ ضمخام فوراً ان کے گلے جا ملا۔۔۔۔

ڈیڈ میں موم کی حفاظت نہ کر سکا "۔۔"

اس نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔ تو شیرزیاں نے اسے زور سے خود میں بھیج لیا

وہاں موجود سب لوگ اس کے لہجے سے اس کے ضبط کا اندازہ لگا سکتے تھے کیوں کہ
سب کا دکھ ایک ساتھ اور وہ نہیں سکتے تھے ان کے مطابق یہ ان کی شان کے خلاف تھا

ضمخام میرا نہیں خیال تھا کہ تم اتنے بے وقوف ہو کہ دشمنوں کی چال کو نہ سمجھ سکو

۔۔۔۔۔

انہوں نے اسے خود سے جدا کرتے ہوئے سرد آواز میں کہا

جبکہ ضمخام انہیں نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا اور راما مش اور زینق اس دوران فلحال خاموش
ہی تھے

انہوں نے اس لیے حملہ کیا کہ تم نے اپنی موم کو اپنی طاقت کی "
 بجائے کمزوری سمجھا جبکہ وہ یہ سب کر کے تمہیں کمزور کر رہے ہیں کہ
 تم خود کو قصور وار سمجھ کر ان کو اچھا سا موقع دو اور وہ تم پر دوبار وار
 " کریں

وہ دورانہ لشی سے سوچ رہے تھے اور وہاں موجود ہر شخص ان کی عقلمندی کے معترف
 ہو گئے تھے

رامش میں نے شاید کال پہ تمہیں کوئی ضروری کام کہا تھا جس کی " اب تک تم نے مجھے کوئی معلومات نہیں دی

انہوں نے ضمناً کو پہلے دیکھتے اور پھر رامش کو دیکھتے ہوئے کہا

جی ماسٹر میں نے ساری ڈٹیل پتا کر لی ہے البرٹو نے حملہ کیا تھا اور اسے پتا تھا کہ میم آج بلیک روز مینشن آئیں گی کسی نے دھوکہ دیا ہے ماسٹر پچھلے سال اس کا سارا مال پولیس والوں کے ہاتھوں پکڑا گیا تھا اور اس پر حملہ ہوا تھا اور اس کی بیٹی بھی اس حملے میں ماری گئی تھی یاد ہو گا آپ لوگوں کو وہ پچھلے سال سے ان لوگوں کو ڈھونڈ رہا ہے جس نے اس کی بیٹی کو مارا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر سب کو دیکھتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی

کسی نے اسے جھوٹی خبر اور کچھ جھوٹے ثبوت دیے کہ دی بلیک کرو س گینگ یعنی ہم نے اس کا مال پکڑوایا تھا اور اس پر حملہ کیا تھا اور اس کی بیٹی کو بھی اس کے مطابق ہم نے

مارا

اس نے رک کراک گہری سانس لی اور مزید کہا

وہ لوگ کسی موقع کی تلاش میں تھے جب ماسٹر اس شہر میں نہ ہو اور ضمناً اس حملے کے لیے تیار نہ ہو اور کسی نے ہماری گینگ سے ہی انھیں اطلاع دی اور انہوں نے پہلے آگے کی طرف حملہ کیا تاکہ کسی کا دھیان پچھلے حصے پر نہ جائے پھر وہ پچھلے حصے سے گھر میں داخل ہوئے تاکہ میم پر حملہ کر سکے اور حیرت انگیز طور پر انھیں میم کے کمرے کی خبر بھی تھی اور وہ کب گھر سے نکلی اور یہاں پہنچی وہ سب دیکھ رہے تھے مگر جس نے یہ سب ان لوگوں کو بتایا وہ میم کے ساتھ دوسرے مینشن میں تھی اور ان کے مطابق وہ آپ کی کوک سٹیلا ہے جسے ہم نے پکڑ لیا ہے اس نے وہ کام پیسے لے کر کیا تھا۔۔۔۔۔

اور البرٹو کو بھی ہمارے آدمیوں نے ڈھونڈ لیا ہے اور مسلسل اس کی نگرانی کر رہے ہیں وہ اپنے ایک مینشن میں اس وقت موجود ہے اور وہ مینشن شہر سے باہر ہے اس مینشن کے بارے میں صرف اس کے کچھ خاص لوگوں کو ہی پتا ہے۔۔۔ رامش نے اپنی بات مکمل کر کے ماسٹر کی طرف دیکھا

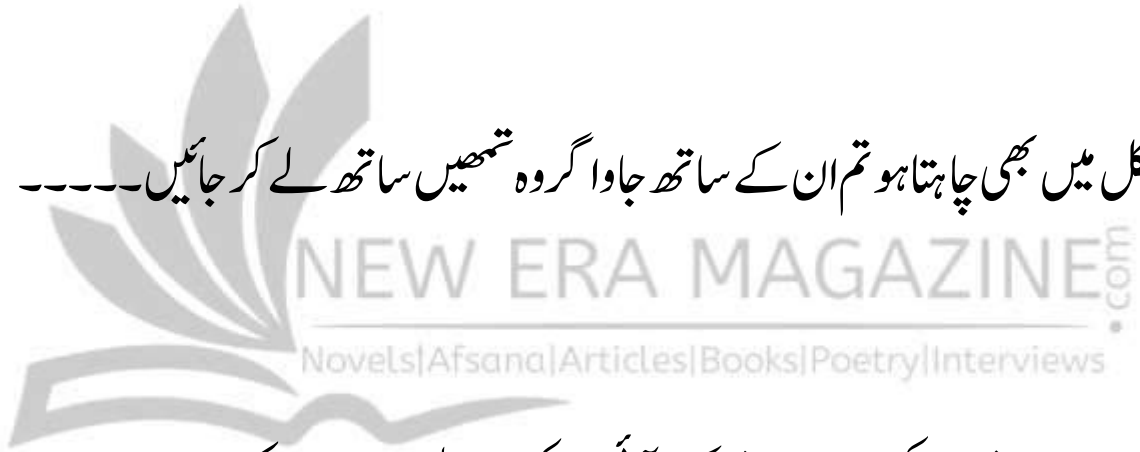
ہمم بہت اچھا کام کیا تم نے رامش اور میں چاہتا ہوں تم، ضمخام اور دونوں اس پر کل رات کو حملہ کرو اور اسے آہستہ اور تکلیف دے موت دو اور میں اس آدمی سے ملنا چاہتا ہوں جس نے میری بیوی کو مارا ہے ہے آخر اسے بھی تو میں نے اپنی سپیشل سروس دینی ہے

شیر زیاں نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ڈیڈ میں بھی ضمخام اور رامتش بھائی ساتھ جانا چاہتا ہوں آخر میرا بھی حق ہے اسے
تڑپانے کا۔۔۔۔

زینق جو تب سے خاموش تھا اپنے باپ کی بات مکمل ہونے کے فوراً بعد بولا۔۔۔۔

بلکل میں بھی چاہتا ہوں تم ان کے ساتھ جاؤ اگر وہ تمہیں ساتھ لے کر جائیں۔۔۔۔



شیرزیاں نے اس کی بات پر اپنی ایک آئی برو کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہا

نہیں زینق تم جانتے ہو ابھی تمہاری ٹرینگ چل رہی اور ابھی تم مکمل ہمارے ساتھ ان

پر حملہ کرنے کو تیار نہیں ہو اور وہ لوگ آسانی سے تمہیں اپنا ٹارگٹ بنا سکتے ہیں۔۔۔

ضمخام نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے مزید کہا

اور تم ڈیڈ کی ہیلپ کر سکتے ہو اس آدمی کو ٹاچر کرنے میں اس طرح تمہیں بھی ڈیڈ سے کچھ سیکھنے کو ملے گا۔۔۔۔ اور اب تمہاری ٹرینگ اور سخت ہونے والی ہے اور پھر کچھ مہینوں میں تم بھی ٹرینڈ ہو گے۔۔۔۔

بلکل صحیح کہہ رہا ہے ضمخام تمہیں ماسٹر سے کچھ سیکھنے کو ملے گا۔۔۔۔ رامش نے بھی اس ساتھ لگا کر پچکارا

بلکل زینق آخر تمہیں بھی تو میرا ڈیول روپ دیکھنا تھا اور یہ ایک سنہری موقع ہے تمہارے لیے۔۔۔۔

شیر زیاں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

ہمم ٹھیک ہے پھر میں ڈیڈ کی ہیلپ کروں گا۔۔

اس نے ان دونوں کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے کہا وہ جانتا تھا کہ وہ واقعہ ابھی ان کے ساتھ جانے کو تیار نہ تھا کیونکہ اس کا نشانہ چوک جاتا تھا اسے نشانہ لگانے کی ابھی پریکٹس مکمل کرنی تھی



کراچی انٹرپورٹ، پاکستان:

سعد، معید وہ ان آنٹی کو دیکھو کتنی بڑی بڑی آنکھیں ہیں اور اوپر چشمہ جسے مینڈک کی

آنکھیں پر کسی نے چشمہ غلطی سے گرا دیا ہو

مہر و جواہری فیملی کے ساتھ ائر پورٹ پر فلائٹ کا انتظار کر رہی تھی اب بور ہوتے ہوئے
ارد گرد کے لوگوں کا مزاق اڑا رہی تھی اور اس کا بھرپور ساتھ سعد اور معید دے رہے
تھے۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ اپو اس لمبے بالوں والے لڑکے کو دیکھو اور اس کے کانوں میں تو بالیا بھی
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
ہے کتنا مست لگ رہا ہے وہ۔۔۔۔۔ سعد نے ایک لمبے بالوں والے لڑکے کو دیکھتے
ہوئے کہا

ہائے۔۔۔۔۔ اس کے بال کتنے خوبصورت لگ رہے ہیں اور چمکیلے بھی اور کتنے لمبے ہیں
جاو سعد میرے بھائی اس سے پوچھ کر آس کے لمبے بالوں کا راز۔۔۔۔۔ مہر ماہ نے
اپنے چھوٹے کندھے تک آتے بالوں میں حسرت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ اپو تم بھی نہ اسے چھوڑ کر وہ کونے والے لڑکے کو دیکھو کتنا پتلا اور لمبا ہے
 جیسے اگر میں نے ہلکی سی پھوک ماری تو اڑ جائے گا۔۔۔۔۔ اور کپڑے کتنے تنگ پہنے ہے
 اور اس کے ہڈیوں والے پیک تو دیکھو کتنے بے بس دیکھ رہے تنگ شرٹ میں۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔



بچو چلو اناؤ سمنٹ ہو گئی ہے بعد میں لوگو کا معائنہ کر لینا۔۔۔۔۔ احد صاحب نے آرزو
 بیگم کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے کہا

اور اب وہ سب اپنی منزل اٹلی، روم کی طرف روانہ ہو گئے





ضمخام اور ررامش اس وقت البرٹو کے مینشن میں تھے ان لوگوں نے ایک گھنٹے پہلے ہی اس پر حملہ کیا تھا چونکہ البرٹو اپنے ساؤنڈ پروف کمرے میں تھا اور ان لوگوں نے کچھ اس طرح حملہ کیا تھا کہ کوئی اسے اطلاع نہ دے سکا

ضمخام صوفہ پہ بیٹھا سے دیکھ رہا تھا اور اس کے ساتھ ررامش کھڑا تھا ان کے بالکل سامنے البرٹو کھڑا درد سے کراہ رہا تھا اس کے منہ سے خون نکل رہا تھا، ہونٹ پھٹا ہوا تھا، اور اس نے اپنا بازو پکڑا ہوا تھا جس سے خون بھل بھل کر باہر نکل رہا تھا

ضمخام نے اپنے بازو کے کف میں سے ایک چھوٹا سا چاقو نکالا اور اس کی نوک پر آہستہ آہستہ اپنی انگلی پھیرتے ہوئے اس سے پوچھا

ٹھا۔۔۔۔

جب رامش نے اس سے پیکٹ پکڑنا چاہا تو اس نے پیکٹ کے نیچے موجود گن نکال کر فوراً
ضمخام پر نشانہ لیا مگر رامش کی طرف سے پڑنے والی لک سے اس کا نشانہ چوک گیا جو
سیدھا سامنے موجود دیوار پر لگا اور اس کی گن دور جا گری

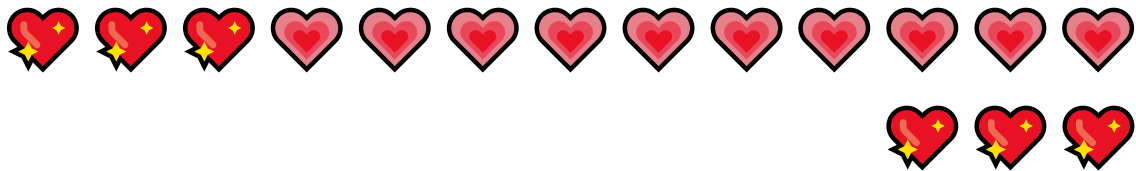


ضمخام نے اس کی ٹانگ پر نشانہ لیا جس سے وہ سیدھا زمین پر گر گیا اور اس کے قریب
آکر اپنے چاقو سے اس کے چہرے پر آہستہ آہستہ اس کی نوک سے کٹ لگانا شروع
ہو گیا اور اس کے گال سے لے کر اس کے ہونٹوں تک تیزی سے چاقو چلایا اور اس کے
بازو پر جہاں گولی لگی تھی اس کے اندر چاقو گھسا دیا اور اسے تیزی سے گھمایا کہ وہ درد
سے بلبلا اٹھا

پھر اس نے کھڑے ہو کر اس کی ٹانگ کے زخم پر اپنے بوٹ کی نوک رکھ کر اس کو زور سے دبا یا۔۔۔۔۔۔ کہ کمرہ اس کی وحشت ناک چیخوں سے گونج اٹھا

تم نے موم کو نشانہ بنا کر اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔ کہتے ساتھ ہی اس نے چاقو سے اس کی گردن کی نس کاٹ دی اور اس کا کام تمام کر دیا اور رامتھ کو پیکٹ اٹھا کر چلنے کا کہا

اور وہ اپنے تمام ساتھیوں ساتھ گاڑیوں میں بیٹھ کر اس مینشن میں بمب فٹ کر کے نکل گئے اور کچھ دور جا کر انھیں بمب پھٹنے کی آواز آئی



مہرماہ کو اپنی فیملی کے ساتھ یہاں آئے ہوئے تقریباً دو ہفتے ہو گئے تھے اور کل شام کو ان کی واپسی کی فلائٹ تھی وہ لوگ ابھی ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے آئے ہوئے تھے اور کھانا کھا رہے تھے کہ باہر سے ایک جیسی آٹھ، دس گاڑیاں گزری

مہرماہ اور باقی سب باہر کی جانب گاڑیوں کو گزرتے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ ویٹرنے انھیں باہر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
یہ یہاں کی مافیا گینگ کی گاڑیاں ہیں وہ جو روز اور گن کا گاڑی پر نشان ہے نہ۔۔۔۔۔

اس نے آخری گاڑی جو اب گزر رہی تھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ دی بلیک کرو س گینگ ہے اور یہاں کی سب سے طاقتور گینگ ہے یہ۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔ اچھا اب آپ ہمارا آرڈر لے لیں۔۔۔ احد صاحب نے ویٹر کی بات مکمل
ہوتے ہی کہا

مہر و آپ نے اگر ایسی کسی گینگ کے شخص کو دیکھا تو اس سے ہی دور رہنا ہے۔۔۔۔

ویٹر کے جانے کے بعد احد صاحب نے مہر سے کہا
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
جی بابا میں ایسے لوگوں سے دور رہوں گی اور اپنا خیال رکھوں گی۔۔۔۔

اس نے ان کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔۔



دو سال بعد:

اٹلی، روم:

مہرماہ جو اپنے بھالو کو پکڑے خوابِ خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔۔۔۔۔ کہ
اچانک اسے اپنے موبائل کی گھنٹی سنائی دی

اس نے اپنے نیند میں ہی اپنے ہاتھ کو بیڈ سائیڈ پر مار کر موبائل ڈھونڈنا چاہا لیکن موبائل
اسے نہ ملا مسلسل بجتی موبائل کی گھنٹی سے بیزار ہو کر وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی اور
آدھی آنکھوں کو کھول کر اپنا موبائل ڈھونڈنے لگی جو اسے اپنے نیچے دبا ہوا ملا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے جلدی سے موبائل دیکھا تو اس پر صوفیہ کی کالز آرہی تھی

اس نے تیزی سے ٹائم دیکھا تو اس کی نیند بھک سے اڑ گئی وہ اپنے کام سے پورا ایک گھنٹہ
لیٹ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے کال اٹھائی

مہرماہ تم ابھی تک آئی نہیں، تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ اور میں کب سے کال کر رہی ہوں اٹھا کیوں نہیں رہی تھی اب بولو بھی خاموش کیوں ہوگی ہوووو۔۔۔۔۔

صوفیہ نے جلدی جلدی اپنی بات مکمل کی اور اس کے ابھی تک کچھ نہ بولنے پر پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صوفیہ میں بس پندرہ منٹ میں آرہی ہوں پلیز تب تک تم سنبھال لینا۔۔ مہرماہ نے جلدی سے اپنے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا اور فریش ہونے چلے گئی

وہ ساری رات دی گڈ ڈاکر کا پورا ایک سیزن نیٹ فلیکس پر دیکھتی رہی اور پھر صبح جا کر سات بجے سوئی اس وجہ سے وہ وقت پر جاگ نہ سکی

ان دو سالوں میں مہرماہ اور حسین ہو گئی تھی اس کے جو بال پہلے کندھوں تک آتے تھے اب کمر تک آنا شروع ہو گئے تھے اور اس کا رنگ مزید صاف و شفاف ہو گیا تھا

ان دو سالوں میں وہ ایک بار بھی گھر واپس نہ جاسکی تھی اس کی وجہ احد صاحب تھے جنہوں نے کبھی اسے گھر آنے کی اجازت نہ دی لیکن اس کی بات ان لوگوں سے روزانہ ہوتی تھی۔۔۔۔۔



جبکہ سعد اور معید کو احد صاحب نے اسی سال یو ایس اے میں اپنے ایک دوست کے پاس تعلیم حاصل کرنے بھیج دیا تھا مہرماہ نے ان کی ایسے باہر کے ملک میں تعلیم حاصل کرنے پر اعتراض کیا کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ پھر احد صاحب اور آرزو بیگم بالکل اکیلے ہو جائیں گے اسے لگا تھا کہ آرزو بیگم اعتراض کریں گی مگر حیرانگی کی بات تو یہ کہ انہوں نے خود یہ مشورہ دیا تھا

اب وہ اکثر گھربات کرتی تو احد صاحب اور آرزو بیگم دونوں پریشان سے نظر آتے اور جب جب اس نے ان سے ہی خود آکر ملنے کی خواہش کی تو وہ لوگ ٹال جاتے اور کہتے اگر تم ایک بار واپس آگئی تو ہمارے لیے واپس بھیجنا مشکل ہوگا اور مہر ماہ ان کی بات مان جاتی۔۔۔۔۔

اس کا یہاں کوئی خاص دوست نہ تھی سوائے صوفیہ کے۔۔۔۔۔ صوفیہ اپنے بابا کے ساتھ بچپن سے ہی اٹلی میں رہتی ہے اور اس کے ساتھ ہی پڑھتی ہے اور دونوں ساتھ ہی ایک کیفے میں پارٹ ٹائم جاب کرتی ہیں لیکن صوفیہ کے بھی کچھ راز ہیں جو کسی کو نہیں پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صوفیہ سفید رنگ، شہد رنگ بال، بڑی بڑی کالی آنکھیں، اور ان پر سایہ فگن پلکوں کی جھالر، تیکھی ناک، باریک ہونٹ، مناسب قد اور خوبصورت خدو خال کی مالک تھی

مہرماہ جلدی سے فریش ہو کر اپنے کپڑے بدلے اور اپنے شوز پہنے، جلدی سے کوٹ پہنا اس میں اپنا موبائل اور پیسے رکھے اور گلے میں مفلر لے کر تیزی سے کیفے کی طرف بڑھ گئی کیفے اس کے فلیٹ سے پانچ منٹ کے فاصلے پر تھا



اسے وقت پر اپنی جاب پر جانے کی عادت تھی۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے کیفے میں داخل ہوئی اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی اس نے جلدی سے اپنا اوور کوٹ اور مفلر اتار کر ایپرن پہن کر صوفیہ سے کہا

Hey sophia 😊-----

صوفیہ نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

Hey mehrma 😊

یار شکر ہے تم آگئی مجھے اکیلے ڈر لگ رہا تھا اور آج تو جو بھی کسٹم آ رہا ہے وہ ٹیبل دیکھ رہی
ہو جو کونز میں ہے ان لوگوں کو بیٹھے دیکھ کر اپنا آرڈر لے کر چلا جاتا ہے یا شاید مجھے ایسا
لگ رہا ہے-----

صوفیہ نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہا

ہم تم فکر مت کرو میں آگئی ہوں نہ اب تم اکیلی نہیں ہو۔۔۔۔

مہرماہ نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا

وہاں کونے میں چار لوگ سوٹ بوٹ پہنے ہوئے کوئی بات کر رہے تھے اور ایک لڑکا
بار بار صوفیہ کو دیکھ رہا تھا



ہم صوفیہ اس لڑکے کو بعد میں دیکھ لینا یہ بتاؤ میز صاف کر دیے یا میں کرو۔۔۔۔

صوفیہ جو مسلسل ایک لڑکے کو گھور رہی تھی مہرماہ نے اس کی توجہ اپنی طرف کرتے
ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

مہر میں نہیں وہ جب سے آیا ہے مجھے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔ اور تمہیں پتا ہے میں ایسے
 ہی کسی آتے جاتے آوارہ لڑکوں کو نہیں تاڑتی۔۔۔۔ اور مہر و آج تم پلیز کر دو کل پکا
 میں کر دو گی

صوفیہ نے پہلے اپنی آنکھوں کو پھیلا کر کہا جب کہ آخری بات اس نے معصومیت سے
 آنکھیں پٹپٹا کر کہا

NEW ERA MAGAZINE.COM
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 ہم۔۔۔۔ ٹھیک ہے اگلے دو دن تم صاف کروں گی۔۔۔۔

مہر ماہ نے بھی اپنا منہ پھلا کر کہا

ہا ہا ہا۔۔۔۔ تھینکس مہر۔۔۔۔ صوفیہ نے اس کا پھلے ہوئے گال کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں اب اگلے دو دن تم ہی کرو گی صاف۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اس کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا اور ٹیبل صاف کرنے کے لیے کپڑا اٹھایا اور ٹیبل
صاف کرنے چل دی

مہرماہ جیسے ہی میز صاف کرنے لگی تو ان چار لوگوں میں سے ایک آدمی جس نے نیوی بلیو
ارمانی کا سوٹ پہنا ہوا تھا مہرماہ کی نظر اس پر گئی تو وہ مہرماہ کو ہی دیکھ رہا تھا
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ ایک پل کیلئے ڈر گی کتنی وحشت تھی اس کی نظروں میں اور سب سے زیادہ ڈر
اسے اس آدمی کی آنکھوں سے لگا

اس کی آنکھوں کے دورنگ تھے اور ان آنکھوں میں دل دہلا دینے والا سرد پن
۔۔۔۔۔ اور اس کے بائیں آنکھ کے اوپر ایک کٹ لگا ہوا جو اس کی شخصیت کو اور

وحشت زدہ بنا رہا تھا

وہ شخص مسلسل اپنا پاؤں جھلا رہا تھا اور اس کا منہ سرخ ہو رہا تھا جیسے وہ اپنا غصہ ضبط کرنے کی ناکام سی کوشش کر رہا تھا

اس شخص کو اپنی طرف دیکھتا پاتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں پھر بھی نا اس آدمی سے ہٹائی



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس شخص نے مہرماہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنی پینٹ میں سے گن نکال کر سامنے والے شخص کے دل میں گولی ماری

ٹھا۔۔۔۔۔

لمحوں کا کھیل تھا اور وہ آدمی زمین پر گر اور اس آدمی کا خون زمین پر پھیلنے لگا

اور کیفے میں خاموشی چھا گئی اس خاموشی میں صوفیہ کی چیخ گونجی -----

اور مہرماہ جس کی آنکھوں میں اس آدمی نے دیکھتے ہوئے کو گولی ماری تھی اسے اس سے
ایک دم ڈر لگنے لگا اور اسے اپنی ٹانگیں کانپتی ہوئی محسوس ہوئیں



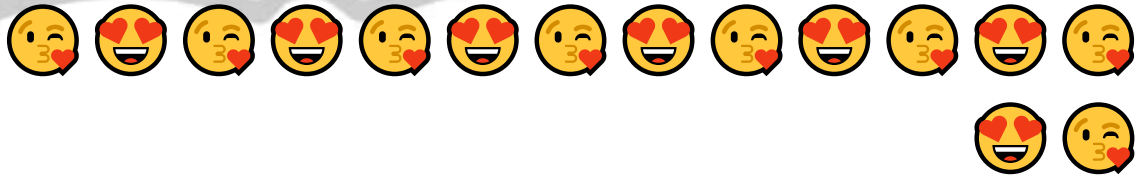
اس شخص نے اپنے ساتھ والے دو آدمیوں کو ان دونوں مہرماہ اور صوفیہ کو پکڑنے اور
ساتھ لے جانے کا کہا

مہرماہ اور صوفیہ نے جب دونوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو باہر کی طرف بھاگنے کا سوچا

شاید وہ شخص ان کا ارادہ جان چکا تھا اسی لیے شیشے کے کاؤنٹر پر گولی چلائی۔۔۔۔۔

ٹھا۔۔۔۔۔

اور وہ جو بھاگنے کا سوچ رہیں تھیں گولی کی آواز سن کر اپنی اپنی جگہ
پر رک گئیں



ضمخام۔۔۔۔۔ وہ لیوک، ڈیرک کارائٹ ہینڈ تم سے دی فلور کیفے میں ملنا چاہتا
ہے۔۔۔ تاکہ تم سے ڈیل کر سکے وہ ہمیں ڈبل کروں کرنا چاہتا ہے جبکہ وہ جانتا تھا کہ
وہ ہماری شپمنٹ تھی پھر بھی اس نے وہ ذیک کو دے دی ہے

رامش نے ضمخام کو تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ وہ ڈیرک اپنا دماغ چلا رہا ہے اسے لگتا ہے کہ ہم لیوک کو پبلک پلیس پر مار نہیں سکتے اور وہ اپنے آدمیوں کو بھی ضرور ساتھ لائے گا اس لیے پہلے ہی اپنے آدمیوں کو کیفے کے ارد گرد پھیلا دیا اور جو لیوک کا آدمی ملے اسے مار دینا۔۔۔۔۔



ضمخام نے اپنی داڑھی پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

دی فلور کیفے:

ضمخام، رامش اور ان کا ایک ساتھی جنکسن ایک ساتھ کیفے میں داخل ہوئے اور کونے میں بیٹھے لیوک کے پاس گئے اور وہ سب سے بڑا بے وقوف تھا کہ اپنے ساتھ کسی کو نہ

لایا تھا

لیوک نے کھڑے ہو کر ان سے ہاتھ ملا یا اور وہ لوگ اس کے ساتھ بیٹھ گئے



ضمحمام کیسے ہو تم؟۔۔۔۔۔ لیوک نے ضمحمام کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ کہا کیونکہ
ضمحمام کی ڈیل جو ان لوگوں نے ذیک کو دے دی تھی جو کہ غیر قانونی اسلحہ کی
تھی۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔ میں کیسا ہوں اس کے بارے میں تمہیں جلد پتا چل جائے گا۔۔۔۔۔

ضمحمام نے ہنستے ہوئے ذومعنی لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

تم جانتے ہو وہ شپمنٹ ہماری تھی ہم نے اس کی ڈیل کی تھی اور ڈیل کے مطابق ہمارے

آدمیوں نے وہ شپمنٹ لینا تھی اور تم لوگوں نے نہ صرف ہماری شپمنٹ ذیک کو دی
بلکہ ہمارے آدمیوں کو بھی نقصان پہنچایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رامش نے لیوک کو سرد آواز میں کہا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ تم لوگوں کے تو آدمی ہی بھیگی بیلی بن کر بھاگ گئے ہم سے مقابلہ نہ
کر سکے۔۔۔۔۔ لیوک نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ضمیمہ جو اس کی بکو اس سن رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر کیفے کے دروازے سے اندر
داخل ہوتی مہرماہ پر پڑی۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اس لڑکی کی طرف دیکھ کر اپنی آنکھوں کا زاویہ بدل کر لیوک کی
طرف کیا جس کی ہنسی اسے اس وقت زہر سے بھی زیادہ بری لگی

تم شاید بھول رہے ہو کہ اس وقت کس کے سامنے بیٹھے ہو اور نہ ہی ہماری شپمنٹ کسی اور کو دینے کی تم نے وجہ بیان کی ہے۔۔۔۔

رامش نے اس کی بات پر اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے پرسکون سے لہجے میں کہا۔۔۔۔

اور سامنے کاؤنٹر پر کھڑی صوفیہ کو دیکھنے لگا جو شاید اب اپنی ساتھی سے کوئی بات کر رہی تھی بار بار رامش کی نظریں بھٹک کر صوفیہ کی طرف جا رہی تھی جو اس کی نظروں سے مسلسل پریشان ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ رامش نے اسے دیکھ کر اپنی نظروں کا زاویہ سامنے بیٹھے شخص کی طرف کیا جو شاید رامش کے مطابق کوئی بکو اس کر رہا تھا۔۔۔۔

ذیک نے ہمیں اس شپمنٹ کے ڈبل پیسے دیے ہیں اس وجہ سے ڈیرک نے وہ ڈیل اسے دے دی اور افسوس کے تمہارے آدمی وہ شپمنٹ بھی ہم سے نہ لے سکے۔۔۔۔

لیوک نے طنزیہ مسکراہٹ سجا کر کہا

تم جانتے ہو کہ ہم تمہیں ابھی ختم کر سکتے ہیں اس وجہ سے زبان سنبھال کر بات کرو

رامش نے اسے دھمکی دی جبکہ دھمکی سن کر اس کے ماتھے پر پسینے کے چھوٹے چھوٹے
قطرے صاف دکھائی دے رہے تھے جو اس کے ڈر کا پتہ دے رہے تھے

ضمخام نے اس کی بات سن کر دوبارہ کیفے میں نظر گھمائی اور اس کی نظریں کانچ سی نیلی
آنکھوں سے ٹکرائیں جبکہ ضمخام کے مہرماہ کو مسلسل دیکھنے سے بھی مہرماہ نے اس سے
اپنی نظروں کا زاویہ نہ بدلا۔

ضمخام لیوک کی باتیں سن کر اپنا ایک پاؤں مسلسل ہلارہا تھا جو اس کے ضبط کو مسلسل

آزماتا تھا

ہاہا۔۔۔۔۔ ضمخام جو اپنی ماں کو نہ بچا سا کا وہ مجھے۔۔۔۔۔

ٹھا۔۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی بات مکمل کر ہی رہا تھا کہ ضمخام نے اپنی گن نکال کر مہرماہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے دل میں گولی ماری وہ جو کب سے اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اپنی موم کے بارے میں ایسے بات کرتا سن کر اس کی برداشت جواب دے گئی۔۔۔۔۔

گولی لگتے ہی لیوک کا مردہ جسم زمین پر گر گیا اور اس کے ارد گرد خون پھیلنے لگا

کیفے کی خاموشی میں اچانک مہرماہ کی چیخ گونجی

ضمخام نے رامش اور جیکسن کو ان دونوں کے پکڑنے کا اشارہ کیا

شاید مہرماہ اور صوفیہ دونوں کو ان کی بات سمجھ آگئی تھی اس لیے بھاگنے کی کوشش
کرنے لگی



کہ ضمخام نے ان کا ارادہ جان کر سامنے بنے شیشے کے کاؤنٹر میں گولی ماری اور وہ دونوں
جو بھاگنے کی ناکام کوشش کرنے والی تھیں اپنی اپنی جگہ جم سی گئیں

جیکسن نے مہرماہ کو اور رامش نے صوفیہ کو پکڑا اور ان دونوں کی مخصوص نس دبا کر
انہیں بے ہوش کر دیا

یہ سب ہمارے آدمیوں سے کہہ کر صاف کروا اور کیفے کی فٹیج بھی اندر اور باہر کی

ڈیلیٹ کر دو اقرلیوک کا گچٹ ڈیرک تک پہنچا دو

ضمخام نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔۔ تم جاو ہم یہاں سب سنبجال لیں گے۔۔۔۔۔



رامش نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو باہر کی جانب جا رہا تھا



ایک گھنٹے بعد:

دی بلیک روز مینشن:

اسے آہستہ آہستہ ہوش آ رہا تھا جب اسے مکمل ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک انجان
کمرے پایا اور اسے سب کچھ یاد آ گیا وہ چاہے جتنی بھی بہادر تھی لیکن اب اسے ان
لوگوں سے خوف محسوس ہو رہا تھا

کمرے میں مکمل اندھیرا تھا اسے صاف کچھ نہ دکھ رہا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا
اور رامش اندر آیا

رامش نے اندر داخل ہو کر اسے اشارے سے اپنے ساتھ چلنے کا کہا۔۔۔

مہرماہ اس کا اشارہ سمجھ چکی تھی اس وجہ سے اٹھ کر آہستہ آہستہ اس کے ساتھ چلنے لگی ڈر

سے تو ویسے ہی اس کی جان ہوا ہور ہی تھی اور اسے ایسا لگ رہا تھا کہ یہ لوگ اسے ابھی
 مار دیں گے اچانک اس کے ذہن میں صوفیہ کا خیال آیا جو اس کے ساتھ نہیں تھی

میری دوست صوفیہ کہاں ہے تم لوگوں نے اسے بھی تو پکڑا تھا؟ مہر ماہ نے اس کے
 ساتھ چلتے ہوئے ٹوٹی پھوٹی اٹالین زبان میں اس سے پوچھا



رامش نے اس کی طرف مرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب میں اپنی دوست کی فکر بھی نہیں کر سکتی گدھے۔۔۔۔

مہرماہ نے اردو میں کہا جو اس کے مطابق رامش کو سمجھ میں نہ آیا

مگر رامش خود کو گدھا کہے جانے پر اپنا غصہ ضبط کر گیا اور ضمنی نام کے بارے میں سوچنے لگا کہ جب یہ لڑکی اس سے بات کرے گی تو پتا نہیں کیا کیا کہے گی جو مہرماہ کے مطابق اسے سمجھ نہیں آئے گا



کیا کہا تم نے؟۔۔۔۔۔ رامش نے اٹالین زبان میں اس سے پوچھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ مہرماہ نے اپنا سرنفی میں ہلایا

رامش ایک کمرے کے آگے رک گیا اور اسے اندر آنے کا کہا وہ چپ چاپ اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئی اور رامش کے اشارہ کرنے پر کرسی پر بیٹھ گئی

ضمخام اس لڑکی کو ہوش آگیا تھا تم نے کہا تھا کہ تم خود بات کرو گے۔۔۔۔۔

رامش نے ضمخام کے قریب جا کر آہستہ آواز میں کہا جو لڑکی کی طرف اپنی پیٹھ کر کے
کھڑا تھا

ہممم۔۔۔۔۔ ضمخام نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور وہ اس کا اشارہ سمجھ کر کمرے سے چلا
گیا
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارا نام کیا ہے؟۔۔۔۔۔ ضمخام نے اس کی طرف اپنا رخ موڑتے ہوئے کہا

مہرماہ نے اپنی نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جس شخص نے کیفے میں دوسرے آدمی
کو مارا تھا اور اب پر سکون سا اس سے سوال جواب کر رہا تھا

ہو گیا

ت۔۔ تمہارا نام کیا؟۔۔۔۔۔ مہرماہ نے جواب اس کا نام پوچھا

تم مجھے سر کہو گی۔۔۔۔۔ ضمخام نے اسے جواب دے کر مزید سوال کیا



تم نے کینے میں کیا دیکھا؟ مہرماہ۔۔۔

میں نے تمہیں ایک آدمی کو قتل کرتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جہاں اب اتنی وحشت اور سرد پن نہ تھا

جتنا کینے میں تھا

تم نے کیا دیکھا۔۔۔؟

اس نے سرد آواز میں دوبارہ سوال کیا



میں نے تمہیں قتل کرتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہر ماہ نے تقریباً چبختے ہوئے کہا

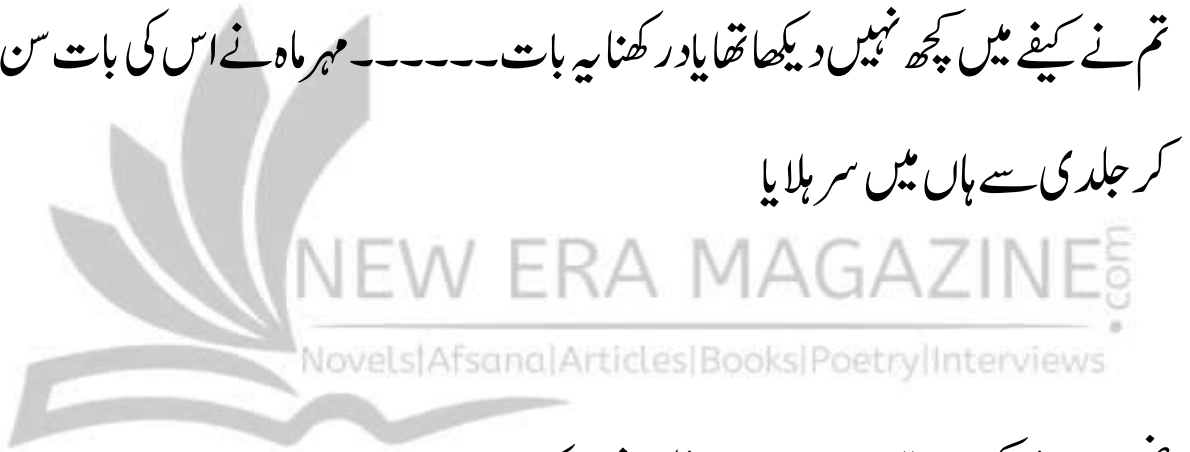
ضمخم نام نے دوبارہ اس کے بالوں میں ہاتھ ڈال کر بال اس بار زیادہ زور سے کھینچے

مجھے اونچی آواز میں بات کرنے والے لوگ بالکل نہیں پسند یاد رکھنا۔۔۔۔۔ ضمخم نام

نے دوسرے ہاتھ سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے اور اس کے بال چھوڑتے ہوئے کہا

مہرماہ نے جلدی سے سرہاں میں ہلایا کہ اسے بات سمجھ آگئی ہے

تم نے کیفے میں کچھ نہیں دیکھا تھا یاد رکھنا یہ بات۔۔۔۔۔ مہرماہ نے اس کی بات سن کر جلدی سے ہاں میں سر ہلایا



ضمخام نے کہتے ساتھ ہی اسے جانے کا اشارہ کیا

ہمم۔۔ گدھے کہیں کے کسے بھول جاؤں کے تم نے ایک شخص کو مارا ہے۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اٹھتے ہوئے اردو میں کہا جو اس کے مطابق ضمخام کو سمجھ نہ آئی تھی لیکن

ضمخام اس کے منہ سے اپنے لیے گدھا لفظ سن کر ہی لال پیلا ہو گیا تھا اور اس کی طرف
 مڑ کر تیزی سے اس کے قریب جا کر اس نے اس کا منہ اپنے ہاتھ میں دبوچتے ہوئے
 اردو میں ہی اس سے کہا۔۔۔۔۔

آئیندہ اگر تمہارے منہ سے اپنے لیے میں نے دوبارہ لفظ سنا تو تمہاری زبان کاٹ دوں
 گا۔۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE.COM
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی بات مکمل کر کے اس نے جھٹکے سے اس کا منہ چھوڑا

اور مہرماہ جو ابھی تک اس کے اردو بولنے پر شاک تھی اس کی بات سن کر جلدی سے اپنا
 سر ہلایا



صوفیہ کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک خوبصورت کمرے میں پایا وہ نیلے اور سلور رنگ کا کمرہ تھا اس میں ہر چیز انتہائی مہنگی اور خوبصورت نظر آرہی تھی وہ اس وقت بیڈ پر موجود تھی۔۔۔۔۔

اس نے ارد گرد اپنی نظریں گھمانا شروع کی تو اپنے دائیں طرف صوفے پر رامش کو بیٹھا دیکھ کر اس کی چیخ نکل گئی اور اسے کیفے کا سارا واقعہ کسی فلم کی طرح اپنے سامنے دکھائی دے رہا تھا

رامش جو اسے کب سے لیٹا ہوا دیکھ رہا تھا اور مسلسل اس کے بارے میں سوچ رہا تھا اسے یہ لڑکی کی کہیں دیکھی ہوئی لگی لیکن کہاں اسے یاد نہیں آ رہا تھا اس کے ہوش آنے اور ارد گرد کا جائزہ لیتے دیکھ وہ خاموش ہی رہا پھر اچانک اسے خود کو دیکھ کر چیخ ماری اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا رنگ زرد سا ہو گیا جیسے اسے سب یاد آ گیا ہو۔۔۔۔۔

اپنا نام بتاؤ لڑکی؟۔۔۔۔ اس نے تھوڑا کرخت لہجے میں اس سے پوچھا جو متغیر رنگت
لیے ساکت سی بیٹھی تھی

ص۔۔۔ صوفیہ نام ہے می۔۔۔ میرا۔۔۔۔۔۔۔۔



ہمم۔۔۔ میں تمہیں آخری بار یہ بات بتا رہا ہوں دھیان سے سننا اور یاد رکھنا کہ تم
نے کیفے میں کچھ نہیں دیکھا اگر پولیس یا کسی اور کو تم اور تمہاری اس دوست نے
ہمارے بارے میں بتانے کی کوشش کی تو تم جانتی ہو ہم تم دونوں کو ایسے غائب کریں
گے جیسے تم لوگوں کا کوئی وجود اس دنیا میں کبھی تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔

رامش نے اس کے چہرے پر جھوٹ کا کوئی آثار نہ پایا تو اسے کرخت لہجے میں کہا جو اس

کی بات سن کر ہلکا ہلکا کانپنے لگی تھی۔۔۔۔۔

می۔۔۔ میں اور مہرماہ۔۔ ہم ک۔۔ کسی کون۔۔ نہیں بتائیں گے پل۔۔۔ پلیز ہمیں
جانے دو اور مہرماہ کہاں ہے۔۔۔ وہ ٹھیک تو ہے؟۔۔۔

صوفیہ نے اٹکتے ہوئے اسے جواب دیا اور مہرماہ کے بارے میں اچانک یاد آنے پر اس
سے پوچھا
NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ٹھیک ہے اور اب ہم تم لوگوں کو جانے دے رہے ہیں اگر کبھی بھی یہ بات باہر نکلی تو
اپنی دوست اور خود کو ہمارے قہر سے بچانہ پاؤ گی اور جلدی سے اٹھو اور میرے ساتھ
چلو۔۔۔۔۔

رامش نے اسے ایک بار پھر دھمکی دیتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی بات سن کر صوفیہ نے اپنا سر جلدی سے ہلایا اور تیزی سے اٹھ کر اس کے پیچھے چلنے لگی لیکن کچھ یاد آنے پر رک سی گئی جو دروازہ کھول کر اس کی طرف سوالیہ دیکھ رہا تھا

کچھ پوچھنا ہے تم نے؟ رامش نے اس سے پوچھا



ت۔۔ تمہارا نام کیا ہے؟ صوفیہ نے اپنی نظریں جھکا کر اس سے پوچھا

تمہارا جاننا ضروری نہیں کہ میرا نام کیا ہے اور میں کون ہو کہاں رہتا ہوں وغیرہ
وغیرہ۔۔۔۔

رامش نے اسے جواب دیا اور فوراً کمرے سے باہر نکل کر اسے بھی چلنے کا کہا۔۔۔۔

اور صوفیہ اپنے سوال کا جواب نہ پا کر مایوس سی ہو گئی اور اس کے پیچھے تیزی سے چلنے لگی

ایک کمرے کے آگے رک کر رامتھ نے ناک کیا اور اندر داخل ہوا اس کے پیچھے ہی

صوفیہ بھی اندر داخل ہو گئی



مہر ماہ ابھی بھی اس کے اردو بولنے پر شوک کی کیفیت میں تھی کیونکہ وہ دیکھنے میں کوئی
اٹالین ہی لگتا تھا کہیں سے بھی وہ اپنی شکل سے پاکستان سے تعلق رکھنے والا نہ لگتا تھا

ابھی وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ رامتھ دروازہ کھول کر صوفیہ کے ساتھ اندر

داخل ہو اور اسے ساتھ چلنے کا کہا۔۔۔۔۔

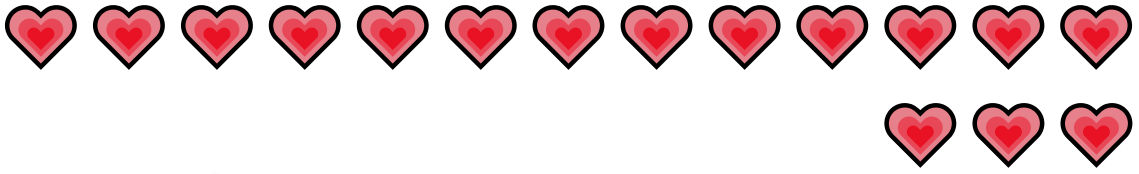
جبکہ ضمنی نام اب اپنا رخ اس سے موڑ کر کھڑا تھا۔۔۔۔۔

صوفیہ کو صحیح دیکھ کر اس نے ایک پرسکون سا سانس لیا اور جلدی سے اٹھ کر اسے اپنے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

اگر یہ جگہ اتنی ہی پسند آگئی ہے تم دونوں کو تو بتادو یہیں رہنے کا انتظام کروادیتا ہوں اگر نہیں رہنا تو پھر جلدی سے میرے ساتھ چلو۔۔۔۔۔

رامش نے ان کو ایک دوسرے کے گلے لگے دیکھ کر بیزار سے لہجے میں کہا جو ہلنے کا نام ہی نہیں لے رہیں تھی۔۔۔۔۔

جبکہ رامش کی بات سن کر وہ دونوں جلدی سے الگ ہوئیں اور اس کے پیچھے چلنے لگیں
جواب دروازے سے باہر نکل رہا تھا



ایک گھنٹے بعد:
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رامش مہر ماہ اور صوفیہ کو چھوڑ کر واپس آ رہا تھا اور اب ضمنیام کے کمرے کی طرف جا رہا
تھا

رامش دروازہ کھول کر ضمنیام کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

ضمخام۔۔ انھیں کینے کے قریب اتار دیا تھا اور آخری بار پھر انھیں بتا دیا تھا کہ اگر کسی کو کچھ بتایا تو ہم انھیں بھی اس آدمی کے ساتھ ہی اوپر پہنچا دیں گے اور میرا نہیں خیال کہ اب وہ کسی کو بتائیں گے

رامش نے اپنی بات مکمل کر کے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مزید کہا جو اب اس کی طرف ہی متوجہ تھا

مجھے لگتا ہے میں نے پہلے بھی اس لڑکی یعنی صوفیہ جسے چھوڑ کر آیا ہوں اسے کہیں دیکھا ہے مگر یاد نہیں آ رہا کہاں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

تم نے شاید پہلے بھی اس لڑکی کو کسی ہوٹل میں دیکھا ہوا اگر تمہیں اس پر شک ہے تو اس کا بیک گراؤنڈ چیک کرو اور پھر دیکھتے ہیں وہ کون ہے اور تم نے ڈیرک کو لیوک کی ڈیڈ باڈی کا گفٹ بھجوا دیا

ضمخام نے اس کی پریشانی کا حل بتا کر اس سے لیوک کے بارے میں پوچھا

ہمم ٹھیک کہہ رہے ہو تم چیک کرو اتنا ہوں میں اس کا بیک گراؤنڈ۔۔۔ اور اب تک تو ڈیرک کو اس کا گفٹ مل بھی گیا ہو گا اور سارے کیمروں کی ویڈیو بھی ڈیلیٹ کر وادی تھی اور اس کیفے کے مالک یعنی مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے میں نے میجر سے کہہ دیا تھا وہ

سب سمجھا لے گا
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت اچھا کیا تم نے اور زیک کی اگلی جو بھی شپمنٹ آئے گی اس پر حملے کے لیے ہمارے آدمیوں کو کہہ دو اور وہ سارا مال مجھے ہمارے پرانے بیسمنٹ میں ملنا چاہیے اس میں غلطی کی کوئی گنجائش نہ ہو سب کو بتا دینا

ضمخام نے اپنی داڑھی پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں بعد میں ملتے ہیں

رامش اس سے کہتا ہوا چلا گیا

پچھلے دو سالوں میں انہوں نے اس شخص کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی جس نے ان کے خلاف البرٹو کو غلط ثبوت دیے تھے مگر وہ شخص ایسے غائب ہو جیسے کبھی تھا ہی نہیں لیکن ابھی بھی اس کو ڈھونڈنے کے لیے ضمناً اپنی پوری کوشش کر رہا تھا



ہائے۔۔۔۔۔ مہرماہ شکر ہے کہ ہم بچ گئے مجھے تو ابھی بھی ڈر لگ رہا ہے دیکھو میرے ہاتھ تب سے کانپ رہے ہیں۔۔۔۔۔

صوفیہ نے اپنے کاپتے ہوئے ہاتھ مہرماہ کے سامنے کرتے ہوئے کہا

ہمم۔۔۔ واقعہ مجھے تو لگ رہا تھا کہ آج ہم زمین کے چھ فٹ نیچے دفن ہوں گے۔۔۔

اس نے معصوم سامنے بنا کر کہا

مہر و سچ مجھے یاد آیا آج ڈیڈ نے دوسرے شہر کام سے جانا ہے تو میں تمہارے ساتھ
 رہوں گی

صوفیہ نے یاد آنے پر مہرماہ سے کہا

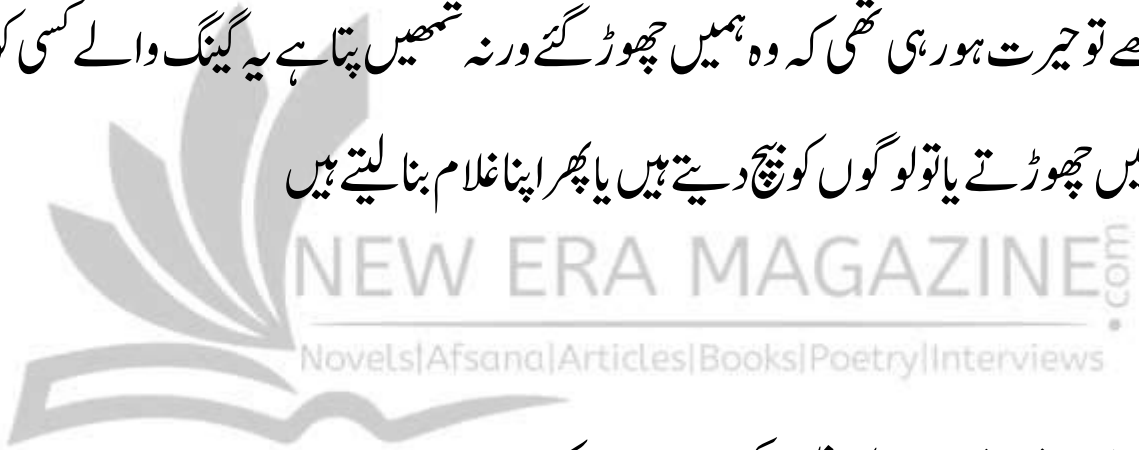
اچھا ہوا میرے ساتھ ہی رہو ویسے بھی آج میں اکیلی نہیں رہنا چاہتی مجھے تو بار بار اس

شخص کی آنکھیں یاد آرہی ہیں کتنی دہشت تھی ان میں -----

مہرماہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا

مجھے تو حیرت ہو رہی تھی کہ وہ ہمیں چھوڑ گئے ورنہ تمہیں پتا ہے یہ گینگ والے کسی کو

نہیں چھوڑتے یا تو لوگوں کو بیچ دیتے ہیں یا پھر اپنا غلام بنا لیتے ہیں



صوفیہ نے اپنی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا

تم بھی ناشکری ہی رہنا شکر ہے انھوں نے ہمیں چھوڑ دیا۔-----

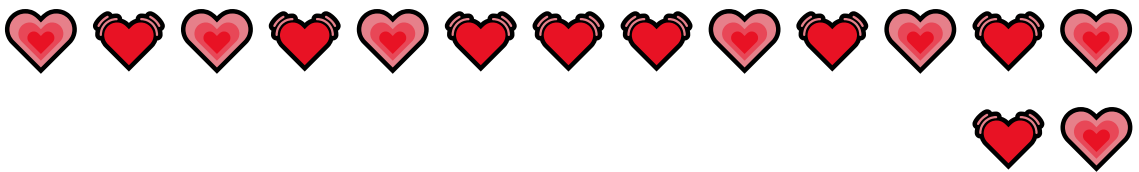
مہرماہ نے اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے کہا

مہر و یار یہ سب چھوڑو مجھے نہ بہت بھوک لگی ہوئی ہے کچھ کھانے کو آرڈر کرو تب تک
میں فریش ہو کر آتی ہوں

صوفیہ نے ہاتھ روم کی طرف جاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے میں پیزا اور برگر آرڈر کرنے لگی ہوں جلدی فریش ہو جاؤ پھر
میں نے بھی فریش ہونا ہے

مہر ماہ نے اپنا فون اٹھاتے ہوئے کہا



یہ ایک کمرے کا منظر تھا کوئی وجود کھڑکی کی طرف منہ کیے کھڑا باہر دیکھ رہا تھا لیکن وہ
حقیقت میں اپنی سوچوں میں گم تھا کمرے میں مکمل خاموشی تھی

ٹھک ٹھک-----

اچانک کمرے کے دروازے پر دستک ہوتی ہے جو کمرے کی خاموش فضا میں ارتعاش
پیدا کرتی ہے اور اس وجود کی سوچوں کا تسلسل توڑتی ہے

آجاؤ-----

وہ وجود اپنی بھاری آواز میں کہتا ہے

اس وجود نے کمرے میں موجود شخص سے کہا



ضمخم نام ذیک کی جو نئی دو شمنٹ آئی تھی وہ ہمارے آدمیوں نے اپنے قبضے میں لے لی
ہیں اور مال اس وقت بیسمنٹ میں موجود ہے دیکھنا چاہو گے بالکل نئے ہتھیار ہیں

رامش نے اپنے موبائل پر کوئی میسج دیکھتے ہوئے ضمخم نام سے کہا ابھی اسے جیکسن کا میسج
ملا تھا جس میں اس نے کامیابی کی خبر دی تھی اور بتایا تھا کہ مال کو بیسمنٹ میں پہنچا دیا
ہے

ہم ٹھیک ہے۔۔۔۔ رہنے دو بعد میں دیکھیں گے اور ڈیرک کی طرف سے کوئی خبر نہیں ملی اس کی خاموشی مجھے طوفان کا پتہ دے رہی ہے اپنے آدمیوں کو ہائی الرٹ ہی رکھو میں چاہتا ہوں وہ پہلے ہم پر حملہ کرے پھر جب ہم اس حملے میں اس کو ختم کریں گے تو کسی کی ہمت نہیں ہوگی ہم پر انگلی اٹھانے کی بھی۔۔۔۔

ضمیمہ نام نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو مجھے بھی یہی لگتا ہے اس کا ایسا حشر کریں گے کہ کوئی ہمیں ڈبل کروں کرنے کی ہمت نہ کرے گا

رامش نے بھی اپنی سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا



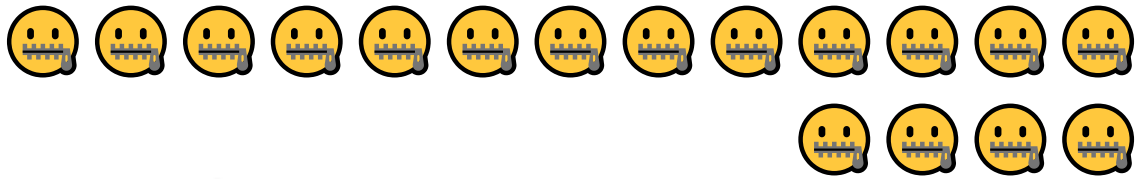


کینے والے حادثے کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا مہرماہ اور صوفیہ سے انھوں نے دوبارہ کوئی
رابطہ نہ کیا تھا اور نہ ہی کوئی انھیں نقصان پہنچایا تھا اس وجہ سے وہ دونوں پر سکون
ہو گئیں تھیں مگر یہ سکون زیادہ دیر نہ رہ سکا۔۔۔

ان کی یونیورسٹی کی کلاس کے ایک لڑکے نے صوفیہ اور مہرماہ کی کچھ
غلط تصویریں ایڈیٹر سے بنائیں تھیں جس سے اس نے صوفیہ اور مہرماہ
دونوں کو بلیک میل کیا اور انھیں فورس کیا اگر وہ تصویریں وائرل نہیں
کروانا چاہتی تو اس سے دی نو سٹرا کو سٹ کلب میں آج رات ملیں

اب وہ دونوں پریشان سی بیٹھی ہوئی رات کے بارے میں سوچ رہی تھیں کہ کیسے اس
لڑکے سے کلب میں ملنے جائیں کیونکہ نہ تو پہلے کبھی صوفیہ کلب گئی تھی اور نہ ہی مہرماہ

لیکن ان دونوں کی مجبوری تھی کہ اگر وہ نہ گئی تو اس لڑکے نے دھمکی دی تھی کہ وہ صبح تک ان کی تصاویر کو وائرل کر دے گا



دی نوسٹرا کوسٹ کلب:
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں ڈرتی ڈرتی کلب آہی گئیں تھیں لیکن جان اب سہی معنوں میں ان کی اٹک چکی تھی کلب کا ماحول ہی کچھ ایسا تھا ہر طرف بے حیائی سرعام تھی آدھے ادھورے کپڑے پہنے لڑکے اور لڑکیاں ناچ رہے تھے تو کچھ شراب پی رہے تھے

وہ دونوں بچتے بچتے اندر داخل ہو ہی گئیں تھیں اب انہیں پرائیویٹ روم میں جانا تھا

تو وہ لوگوں کی بھیڑ سے گزر کر اوپر بنے پرائیویٹ رومز کی طرف جانے لگیں

وہ اوپر پہنچی تو پہلے سے ہی وہ لڑکار روم کے باہر کھڑا ان کا انتظار کر رہا تھا انھیں آتا دیکھ وہ جو شراب پی رہا تھا اور ساتھ سگریٹ سلگا رہا تھا سیدھا کھڑا ہوا اور انھیں اپنے پیچھے اندر داخل ہونے کا کہا

جبکہ مہرماہ اور صوفیہ تو اسے اس حالت میں دیکھ کر ہی ڈر گئیں جس کی آنکھیں شراب پینے سے سرخ ہو رہی تھیں

وہ دونوں ڈرتے ڈرتے اس کے پیچھے اندر داخل ہوئیں جبکہ اندر کا ماحول دیکھ کر انھیں لگا کہ آج وہ یہاں سے زندہ واپس نہ جاسکیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔



وہ دونوں اندر داخل ہوئیں تو اندر کا ماحول دیکھ کر ان کے ہوش ہی اڑ گئے۔۔۔۔۔

کمرے میں پانچ سے چھ لڑکے بیٹھے انھیں اپنی گندی نظروں سے دیکھ رہے تھے وہ دونوں فوراً واپس جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ پیچھے سے آنے والی آواز نے انھیں ان کی جگہ پر روک دیا تھا وہ آواز کسی اور کی نہیں اس لڑکے کی تھی جس کے پاس تصویریں تھیں اس کی آواز میں سانپ کی پھنکار تھی

اگر باہر جانے کی کوشش بھی کی تو میرے ایک بٹن دبانے سے سارے انٹرنیٹ پر تم لوگوں کی تصاویروں کے چرچے ہوں گے اور صبح تک تم دونوں سب سے اپنے آپ کو چھپاتے پھیرو گے اور خود کو شیشے میں دیکھنے لائق بھی نہیں رہو گے اور اسے دھمکی مت سمجھنا یہ میں کر کے دکھاؤں گا

اس کی بات سن کر دونوں کی سانسیں گلے میں اٹک سی گئی تھی آہستہ آہستہ دونوں نے

اپنا رخ اس شیطان صفت شخص کی طرف کیا جس کے دوست اب ان کی حالت سے
لطف اندوز ہو رہے تھے

تم جو کہو گے ہم وہ کریں گے مگر پلیز ہماری تصاویریں ہمیں واپس کر دو۔۔۔۔۔



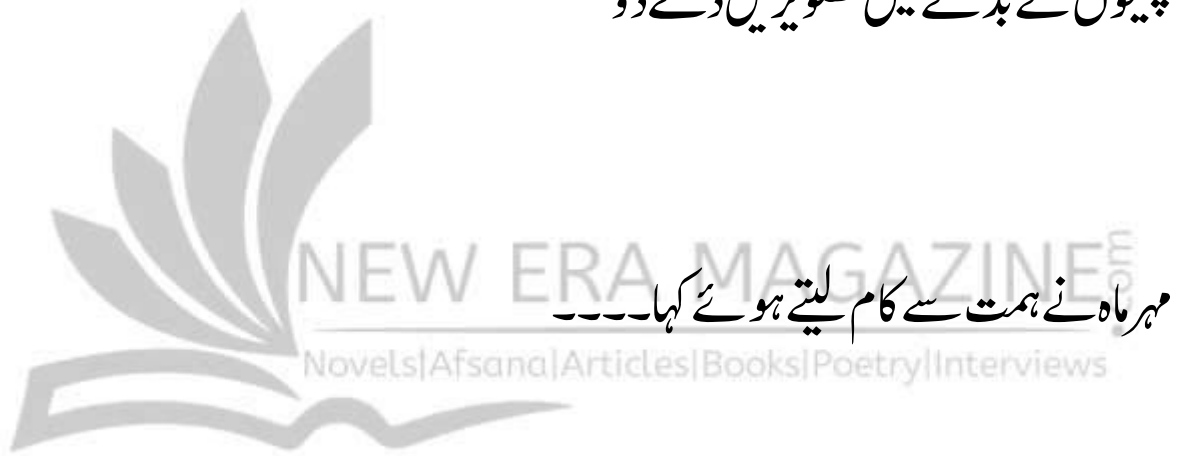
صوفیہ نے دھیمی آواز میں کہا

ہممم۔۔۔۔۔ تو ہم لوگ چاہتے ہیں کہ پہلے تم لوگ وہ جو سامنے سٹیج ہے نہ اس پر پول
ڈانس کر کے دکھاؤ

اس لڑکے کے ایک دوست نے کمرے میں موجود چھوٹے سے سٹیج کی طرف اشارہ کر
کے کہا

اور ان دونوں کو لگا کے آج وہ شرمندگی سے ہی مرجائیں گی کتنا گھٹیا کام وہ ان سے
کرنا چاہتے ہیں

تم لوگوں کو جتنے پیسے چاہیے ہم دینے کو تیار ہیں لیکن پلیز ہم یہ نہیں کر سکتے ہمیں
پیسوں کے بدلے میں تصویریں دے دو

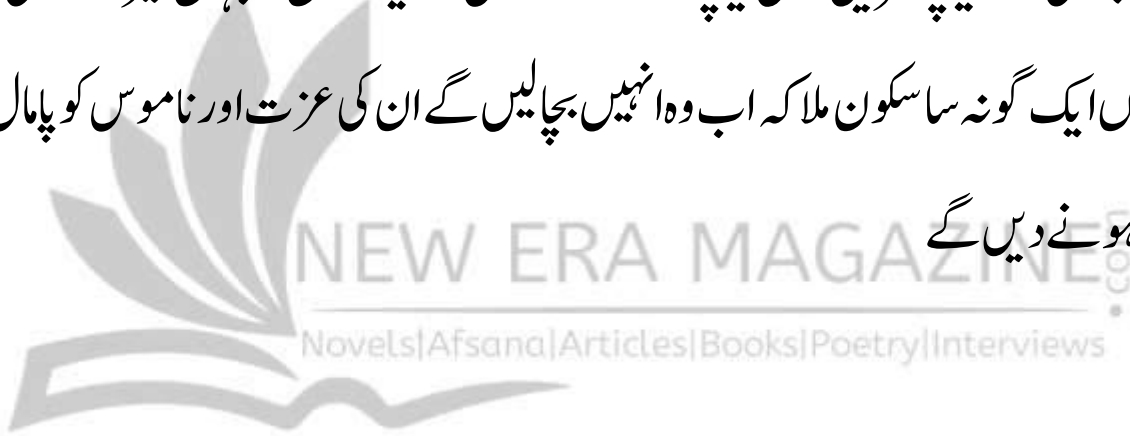


ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ اگر پیسے ہی لینے ہوتے تو تم لوگوں کو یہاں کیوں بلاتے ہم لوگوں نے تو
مزے کرنے ہیں تم دونوں کے ساتھ چلو شہاباش سیٹیج پر جا اور ڈانس شروع کرو ورنہ
جانتی ہونہ۔۔۔۔۔

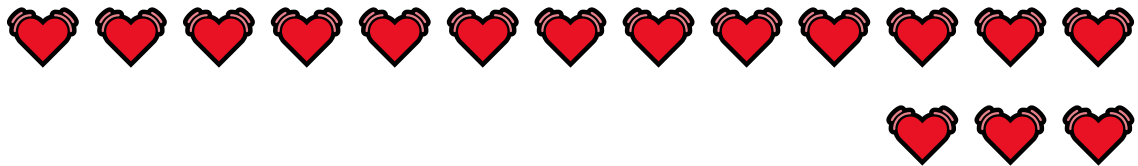
وہ دونوں مردہ قدم اٹھاتی ہوئیں سیٹیج کی طرف بڑھنے لگیں جیسے جیسے وہ قدم بڑھا رہی

تھیں ویسے ویسے ان کی جان ہوا ہو رہی تھی ان کے دل سے بس یہی دعا نکل رہی تھی
 کہ کوئی فرشتہ آکر انھیں ان شیطانوں سے بچالے جو کبھی بھی درندے بن کر ان پر
 ٹوٹ سکتے تھے ابھی وہ سوچ ہی رہی تھیں کہ دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھولا۔۔۔

وہ جلدی سے پیچھے مڑیں لیکن پیچھے موجود دونوں نفوس کو دیکھ کر ان کو جہاں حیرت ہوئی
 وہاں ایک گونہ سا سکون ملا کہ اب وہ انہیں بچالیں گے ان کی عزت اور ناموس کو پامال
 نہ ہونے دیں گے



وہ دونوں نفوس کوئی اور نہیں ضمخام اور راما مش تھے



کچھ دیر پہلے:

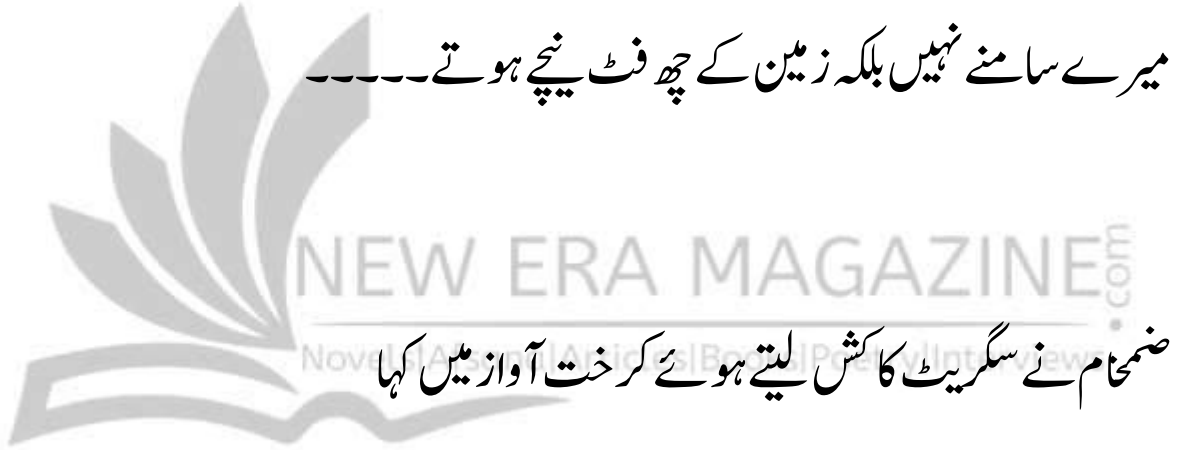
ضمخام اور رامش اس وقت ڈیرک کے ساتھ دی نوسٹرا کوسٹ کلب کے ایک
پرائیویٹ کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے اور اس سے شپمنٹ کے بارے میں بات کر رہے
تھے

تم نے اچھا نہیں کیا ضمخام لیوک کو مار کر وہ میرا رائٹ ہینڈ تھا وہ شپمنٹ اگر تمہیں نہیں
ملی تھی تو اگلی شپمنٹ کا انتظار کر لیتے اسے مارنے کی کیا ضرورت تھی میں اگر شہر میں
نہیں تھا تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ تم میرے آدمیوں کو مارتے پھرو۔۔۔۔

ڈیرک نے سرد آواز میں ضمخام سے کہا

مجھے لگا تھا تمہارے پاس اتنی طاقت اور عقل تو ضرور ہوگی کہ اصل بات کا پتا کروا سکو

مگر۔۔۔ افسوس تمہارے خود کے آدمی ہی تم سے وفادار نہیں ہیں وہ ہماری شپمنٹ
تھی لیوک نے ہمیں ڈبل کروس کیا اس زیک سے ڈبل پیسے لے کر اسے ہماری شپمنٹ
دے دی اور ہمارے جو آدمی شپمنٹ لینے گئے تھے انہیں بھی مارنے کی کوشش کی
میں ہر گز دھوکہ برداشت نہیں کر سکتا خواہ وہ میرا اپنا ہی کیوں نہ ہو وہ تو پھر پرایا تھا ابھی
تو میں نے صرف اسے مارا ہے اگر مجھے معلوم نہ ہوتا کہ تمہیں یہ سب معلوم نہیں تو تم
میرے سامنے نہیں بلکہ زمین کے چھ فٹ نیچے ہوتے۔۔۔۔



ضمحنام نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کراخت آواز میں کہا

مجھے اس سب کے بارے میں معلوم نہیں تھا ضمحنام ورنہ میں خود اسے اپنے ہاتھوں سے
مارتا لیکن تم فکر مت کرو اسی ہفتے کے آخر میں تمہیں تمہاری شپمنٹ مل جائے گی اور
جن لوگوں نے مجھے دھوکہ دیا ہے اسے بھی اچھا سبق سکھاؤں گا کہ دوبارہ کوئی مجھے
دھوکہ دینے کی کوشش نہ کر سکے

ڈیرک نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا جہاں وجشت ہلکورے لے
رہی تھی جسے دیکھ کر وہ ڈر گیا تھا

ابھی ضمنی جواب دینے ہی لگا تھا کہ دروازہ کھول کر جیکسن اندر آیا اور تیزی سے
رامش کی جانب بڑھ کر اس کے کان میں کچھ کہا جسے سن کر رامش نے اپنا سر ہلایا اور
اسے جانے کا کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیکسن نے کیفے والی دونوں لڑکیوں کو پرائیویٹ روم میں جاتے ہوئے تھوڑی دیر پہلے
دیکھا ہے اور اس کے مطابق وہ اندر جانا نہیں چاہتی تھی اور کمرے میں پہلے سے ہی چار
پانچ لڑکے بھی موجود ہیں اور اسے کچھ گڑ بڑ لگ رہی تھی اس لیے اس نے ہمیں بتایا
ہے

رامش نے ضمخام کی طرف جھکتے ہوئے ہلکی آواز میں کہا

ڈیرک ہمیں ہر حالت میں اسی ہفتے شپمنٹ مل جانی چاہیے میں ایک دن بھی اب دیر
پرداشت نہیں کروں گا یاد رکھنا اور اب مجھے ضروری کام ہے پھر ملاقات ہوگی



ضمخام نے اپنی بات مکمل کر کے اٹھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے پھر بعد میں ملیں گے۔۔۔

ڈیرک نے ضمخام اور رامش سے اپنا ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

وہ دونوں باہر آئے تو رامش نے جیکسن سے اس پرائیویٹ روم کا پوچھا جس میں مہرماہ

اور صوفیہ گئی تھیں

وہ دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے اور دونوں کی متلاشی نظریں ان کی طرف گئیں جو سیڑج کی طرف جاتے ہوئے راستے میں دروازہ کھولنے کی وجہ سے رک گئی تھیں اور آہستہ آہستہ سن دونوں کی جانب مڑیں۔۔۔۔۔

ان دونوں کا رنگ اڑا ہوا تھا لیکن ضمخام اور رامش کو دیکھ کر دونوں پر سکون سی ہو گئی جسے ضمخام اور رامش دونوں نے محسوس کیا

کون ہو تم لوگ یہ روم ہم نے بک کر وایا ہے جاؤ یہاں سے ورنہ ہم سکیورٹی کو بلائیں گے تاکہ تم لوگوں کے یہاں سے باہر پھینک سکیں

سن میں سے ایک لڑکے نے ضمخام اور رامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

یہ لوگ ہماری کچھ غلط تصویریں ایڈیٹ کر کے ہمیں بلیک میل کر رہے ہیں ہماری مدد
 کریں پلیز سر-----

مہرماہ نے جلدی سے ضمنحام کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اسے حقیقت سے آگاہ کیا

جبکہ صوفیہ رامش کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے مدد کے لیے خاموش نظروں سے
 التجا کر رہی تھی

جبکہ وہ دونوں تو حقیقت سن کر ہی غصی سے آگ بگولا ہو گئے تھے

ابھی وہ لڑکے کچھ کرتے کہ ضمنحام اور رامش نے آگے بڑھ کر مارنا شروع کیا ایک
 لڑکے کے ضمنحام نے پیٹ میں لات مار کر اس کا سر قریبی دیوار میں مارا جبکہ رامش نے

اگلے لڑکے کے ناک پر زور سے مکامار کر اس کی بائیں بازو جس سے وہ رامش کے پیٹ
میں کہنی مارنے لگا تھا اور باقی تینوں کو بھی مینٹوں میں ڈھیر کر دیا تھا

بلیک میل کونسا لڑکا کر رہا تھا؟ اور تم لوگوں سے کیا کروانا چاہتے تھے یہ لوگ

-----؟

رامش نے صوفیہ اور مہرماہ کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا جبکہ ضمخام خاموش کھڑا نہیں
سرد نظروں سے گھور رہا تھا جو درد سے کرا رہے تھے۔۔۔

وہ جو ریڈ جیکٹ والا لڑکا ہے وہ ہمیں بلیک میل کر رہا ہے اور ہم سے پول ڈانس کروانا

چاہتے تھے اور۔۔۔۔۔۔۔

مہرماہ نے جلدی سے جواب دیتے آخر سے بات ادھوری چھوڑ دی جس کا مطلب وہ

بخوبی سمجھ چکے تھے۔۔۔۔

کہاں ہیں تصویریں جلدی بتاؤ ورنہ زندہ واپس نہیں جاسکو گے ایسے غائب کروں گا کہ
کسی کو کبھی تم لوگوں کا پتا بھی نہیں چلے گا

ضمخام نے کرخت آواز میں اس سے کہا اور ایک لات اس کے پیٹ میں زور سے ماری

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہ۔۔۔ ہم۔۔۔۔ ہمارے پ۔۔۔ پاس ک۔۔۔ کوئی تصویریں نہیں ہیں ہم نے ان
سے ج۔۔۔۔ جھوٹ بول کر انھیں بلایا تھا

اس لڑکے نے درد سے کراہتے ہوئے جلدی سے کہا مبادا کہیں دوبارہ ہی نہ مار دے

ضمخام نے جیکسن سے کہا اور مہرماہ اور صوفیہ کو ساتھ چلنے کا اشارہ جبکہ وہ دونوں چپ

چاپ ان کے پیچھے چلنے لگیں



ضمخام اور رامش کے پیچھے پیچھے وہ باہر تک آگئی تھیں اب وہ گھر کیسے جائیں یہی سوچ

رہیں تھی اور ضمخام اور رامش کے ساتھ وہ جانا نہیں چاہتی تھیں

NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن جب رامش نے انھیں کار کے اندر بیٹھنے کا کہا تو وہ چپ چاپ کار کی پچھلی سیٹ پر

بیٹھ گئیں رامش نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور اس کے ساتھ ہی فرنٹ پر ضمخام بیٹھ

گیا

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی اس خاموشی میں صرف سب کی سانسوں کی ہلکی ہلکی

آوازیں آرہی تھیں جبکہ مہرماہ اور صوفیہ بس اب جلد سے جلد صحیح سلامت اپنے فلیٹ

میں پہنچنا چاہتی تھیں

تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد رامش نے گاڑی مہرماہ کے فلیٹ کے قریب روکی

اس بار جو بے وقوفی کی ہے دوبارہ کرنے کی کوشش مت کرنا ہم دوبارہ تم لوگوں کو بچانے نہیں آئیں گے اور گدھے میں بھی تم سے زیادہ عقل ہوگی مہرماہ۔۔۔۔۔

ضمخام نے پہلے دونوں سے اور آخری بات خاص طور پر مہرماہ سے کہی اور اپنا حساب برابر کیا۔۔۔۔۔

مہرماہ اور صوفیہ جو دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگیں تھیں اس کی بات سن کر رک گئی جبکہ مہرماہ خود کو گدھے سے کم عقل کہے جانے پر اسے اس کی بات کا کرار اجواب دینا چاہتی تھی مگر صوفیہ نے جلدی سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے کچھ بھی کہنے سے باز

رکھا اور مہرماہ کے بولنے سے پہلے ہی بول پڑی

جی ہم آئیندہ دھیان رکھیں گے آپ کا بہت شکریہ آپ نے ہمیں ایک بڑی مصیبت

سے بچا لیا۔۔۔۔

اس دوران رامش فرنٹ مرر سے اسے مسلسل گھوڑ رہا تھا جس سے صوفیہ بخوبی واقف
تھی مگر اسے نظریں اٹھا کر دیکھنے کی ہمت اس میں نہ تھی صوفیہ اپنی بات مکمل کر کے
جلدی سے کار سے باہر نکل گئی اور ساتھ ہی مہرماہ کو بھی کھینچ کر باہر نکالا جو ضمخام کو
مسلسل اپنی گھوڑیوں سے نوازر ہی تھی جبکہ اسے اس کی ان معصوم گھوڑیوں سے کوئی
فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا

صوفیہ نے مہرماہ کو تیزی سے گاڑی سے نکالا اور اس کا ہاتھ سیدھا لیفٹ میں جا کر چھوڑا
جبکہ اپنے پیچھے ضمخام اور رامش کی نظریں دونوں ہی محسوس کر رہی تھیں

فلیٹ کے اندر داخل ہو کر دونوں نے پر سکون سا سانس خارج کیا اور ٹی وی لاؤنچ میں
موجود صوفے پر ڈھیر ہو گئی

مجھے جاتے ہوئے بلکل امید نہ تھی کہ ہم زندہ صحیح سلامت حالت میں بھی واپس آ سکتے
ہیں میں کبھی بھی دوبارہ کسی کے ہاتھوں بے وقوف نہیں بنو گی

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صوفیہ نے مہرماہ کی طرف مڑتے ہوئے معصومیت سے کہا

ہمم۔۔۔ جب انھوں نے ڈانس کرنے کا کہا تھا کیا حالت تھی میری میں کبھی سوچ
بھی نہیں سکتی کتنی سبکی محسوس ہو رہی تھی اگر وہ دونوں نہ آتے تو یقیناً ہم نے ان
بھڑیوں کا ڈنر بننا تھا گھٹیا لوگ گندے گندی نظروں سے گھور رہے تھے اچھا ہوا ان
لوگوں کو مار پڑی اب غلطی سے بھی کسی لڑکی کو بلیک میل کرنے کی کوشش نہیں کریں

گے میرا بھی بڑا دل تھا کہ ایک ایک مکاسب کو جھڑ دوں مگر ہائے رے قسمت ان
لوگوں نے موقع ہی نہ دیا اور ہمیں اپنے ساتھ باہر لے گئے

مہرماہ نے اٹھ کر پانی پیتے ہوئے اس سے کہا اور ساتھ ہی اسے بھی پانی کا گلاس دیا

ہاں واقع تب تمہاری ہوا نکلی ہوئی تھی اور بول بھی مشکل سے رہی تھی اور ویسے میڈم
انہیں مکے مارنا چاہتی تھیں ہنہ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صوفیہ نے پانی پی کر منہ بناتے ہوئے مہرماہ کی بات کا جواب دیا

جبکہ مہرماہ نے صوفیہ پر پڑا تکیہ اٹھا کر اس کے سر پر مارا اور کہا

میں بہت بہادر ہوں اچھے اچھوں کو مزے چکھا دیتی ہوں بس وہ لوگ کہہ رہے تھے کہ
اگر کچھ بھی ہم نے کیا تو تصویریں اپ لوڈ کر دیں گے ہماری اس لیے میں ڈر گئی تھی اور
وہ لوگ تھے بھی پانچ اگر میں کچھ کہہ بھی دیتی تو ان لوگوں نے میرا قیمہ بنا دینا تھا

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ صحیح کہہ رہی ہوں انھوں نے تمہارا قیمہ بنا دینا تھا لیکن شکر کرو کہ تم بچ
گئی۔۔۔۔۔ چلو چھوڑو ان باتوں کو آؤ کوئی فلم دیکھتے ہیں فحالی مجھے نیند نہیں آرہی
صوفیہ نے مہرماہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو اس کی باتیں سن کر برے برے منہ بنا رہی تھی
ملیفیشنٹ مووی لگا لو وہ دیکھنے کا دل کر رہا ہے میرا۔۔۔

مہرماہ نے اسے اپنی پسندیدہ مووی لگانے کا کہا

اچھا ٹھیک ہے لگانے لگی ہوں۔۔۔۔

صوفیہ نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مووی لگادی



میں چاہتا ہوں کہ تم ایک آدمی ان دونوں پر نظر کے لیے رکھو وہ ہمیں ان کی پل پل کی
خبر دے تاکہ کوئی ہماری وجہ سے ہی نہ ان پر حملہ کر دے۔۔۔۔

ضمیمہ نام نے مینشن میں داخل ہوتے ہوئے رامش سے کہا

میں بھی یہی سوچ رہا تھا میں جون کو ان کی حفاظت پر رکھ دیتا ہوں وہ کسی کی بھی
نظروں میں آئے بغیر اپنا کام کر لے گا اور زینق کہہ رہا تھا کہ ابھی وہ واپس نہیں آئے گا
دو مہینوں تک وہ دوسرے شہر میں ہی رہنا چاہتا ہے

رامش نے اسے کہتے ہوئے سگریٹ سلگایا۔۔۔۔

صحیح ہے زینق کو رہنے دو جتنی دیر وہ وہاں رہنا چاہتا ہے اور زینق کی کیا خبر ہے

۔۔۔۔۔؟

ضمخام نے بھی اپنی سگریٹ سلگاتے ہوئے اس سے پوچھا

ہممم۔۔۔ آج کل خاموش ہے کافی۔۔۔ جب سے ہم نے اس کی دونوں شپمنٹ اپنے
قبضے میں لی ہیں تب سے اس نے کوئی بھی حملہ ہم پر کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی مجھے
لگتا ہے وہ ابھی ہمیں یہی ظاہر کر رہا ہے کہ وہ کچھ نہیں کرے گا اور پھر اچانک حملہ

کرے گا۔۔۔۔۔ NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رامش نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بلکل ٹھیک کہہ رہے ہو تم مجھے بھی یہی لگ رہا ہے اسی لیے میں چاہتا ہوں فحالی ہمارے
آدمی الرٹ ہی رہیں تاکہ کوئی اچانک حملہ کر بھی دے تو ہمیں کوئی مسئلہ نہ رہے۔۔۔

ضمخام نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ سب الرٹ ہی ہیں ویسے بھی میں نے کچھ اور آدمی بھجوادے ہیں مال کی حفاظت کے
لیے اس لیے تم فکر مت کرو

رامش نے اپنی سگریٹ کا آخری کش لیتے ہوئے کہا
NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
صحیح ہے پھر باقی باتیں صبح ہوں گی فلحال میں تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

ضمخام نے اپنی سگریٹ ختم کر کے پھینکتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے کی جانب چل پڑا
جب کے ذہن میں ابھی تک مہرماہ کا ہی خیال تھا اسے وہ لڑکی پہلے سمجھدار لگی تھی مگر
آج کی حرکت کے بعد اسے پتا چل گیا تھا وہ لڑکی عقل سے پیدل ہے اسے سوچتے
ہوئے وہ نفی میں اپنا سر ہلاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا اور سوچنے لگا کہ میں کیوں

اس لڑکی کو سوچ رہا ہوں بھاڑ میں جائے اپنے سر کو ہلا کر اس کی سوچوں سے چھٹکارا
پانے کی اس نے اپنی سی کوشش کی۔۔۔

رامش اپنے کمرے میں داخل ہوا اور شاہور لینے چلا گیا جب شاہور لے کر آیا تو اس کی
سوچوں کا رخ صوفیہ کی جانب چلا گیا وہ لڑکی اسے معصوم لگتی تھی مگر ہر معصوم دیکھنے
والی لڑکی معصوم تو نہیں ہوتی اور ویسے بھی اس نے اس کا بیک گراؤنڈ چیک کر دیا تھا جو
کچھ نہیں بلکہ سارا ہی مشکوک تھا وہ تین سال پہلے روم آئی تھی اور اس سے پہلے کہاں
تھی کسی کو نہیں پتا اس وجہ سے رامش نے ابھی بھی اس کے ماضی کا پتا لگانے کے لیے
اپنا آدمی بھیجا ہوا تھا جو اس کے ماضی کے بارے میں جاننے کے لیے سر توڑ کوششیں کر
رہا تھا وہ صوفیہ پر بالکل بھروسہ نہیں کرنا چاہتا تھا اور نہ ہی اس سے دوبارہ ملنا چاہتا تھا
کیوں کے اسے دیکھنے کے بعد اس کا دل باغی ہو جاتا تھا مگر ہائے رے قسمت جو انہیں بار
بار مل رہی تھی





مہرماہ اور صوفیہ دونوں اکٹھے ہی یونیورسٹی میں داخل ہوئے مہرماہ کو صبح سے لگ رہا تھا
جیسے کوئی ان لوگوں کو مسلسل اپنی نظروں کے حصار میں رکھے دیکھ رہا ہے مگر جب
اپنے ارد گرد دیکھتی تو کوئی نظر نہ آتا۔۔۔۔۔



صوفیہ نے ارد گرد اپنی نظریں گھماتے ہوئے کہا وہ اس وقت کینیٹین میں بیٹھے ہوئے
تھے اسے صبح سے لگ رہا تھا کہ کوئی انھیں دیکھ رہا ہے مگر اس نے اپنا وہم سمجھ کر مہرماہ
سے کچھ نہ کہا مگر پتا نہیں اب اسے مسلسل بے چینی ہو رہی تھی اور ڈر بھی لگنے لگا تھا

بہت جلدی جاگ گیس آپ مترمہ مجھے تو صبح سے محسوس ہو رہا ہے کہ کوئی دیکھ رہا ہے

مگر جب بھی اپنے آس پاس دیکھتی ہوں تو کوئی نظر نہیں آتا اس لیے میں سوچ رہی ہوں کہ ہم بس لہج کے بعد آخری کلاس لیں گے اور پھر گھر چلیں گے کیونکہ میں اب بس جلد سے جلد گھر جانا چاہتی ہوں

مہرماہ نے اپنا جوس پیتے ہوئے آہستہ آہستہ آواز میں اسے کہا تاکہ کوئی اور نہ سن سکے جبکہ اس کا آئیڈیا صوفیہ کو بھی بہت اچھا لگا اس وجہ سے اس نے بھی اس کی بات کا جواب دینے کے لیے جلدی سے اپنا سرہاں میں ہلایا



جون جو صبح سے ان کی نظروں میں آئے بغیر ان پر نظر رکھ رہا تھا اسے بھی لگا کہ اس کے علاوہ کوئی انھیں دیکھ رہا ہے لیکن جب وہ ادھر ادھر دیکھتا تو کوئی نظر نہیں آ رہا تھا اسے شک تو ہو گیا تھا کہ اس کے علاوہ بھی کوئی ان پر نظر رکھے ہوئے ہے اب وہ بس

صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا کہ کب وہ یونیورسٹی سے باہر جائیں اور اسے پتا چلے کہ کون انہیں دیکھ رہا ہے کیونکہ یقیناً وہ شخص بھی ضرور ان کے پیچھے جائے گا جو اس کے علاوہ ان کی جاسوسی کر رہا ہے

ایک گھنٹے بعد مہرماہ اور صوفیہ اپنی کلاس لے کر اب واپس گھر جا رہیں تھیں وہ واپس بس میں جاتی تھیں اس وجہ سے وہ بس کا انتظار کر رہی تھیں بس آنے کے بعد اس میں داخل ہو کر مہرماہ اور صوفیہ آخری سیٹ پر بیٹھیں تاکہ دیکھ سکیں کہ اگر کوئی انہیں دیکھ رہا ہے تو ان پر نظر رکھنے کے لیے ان کی طرف پیچھے کو ضرور دیکھے گا۔۔۔۔

جیسن بس میں داخل ہوا اور مہرماہ اور صوفیہ کی اگلی سیٹ پر بیٹھ کر اس نے اپنے کانوں میں ہینڈ فری لگالی اور اپنی آنکھیں آدھی بند کر لی جس سے دیکھنے والے کو وہ سویا ہوا محسوس ہوتا لیکن وہ اپنی آدھ کھولی آنکھوں سے ارد گرد موجود لوگوں پر نظر رکھے ہوئے تھا جس سے اس پر کسی کو شک نہیں ہو رہا تھا کہ وہ سب پر نظر رکھے ہوئے ہے اس کی نظر اچانک کونے میں بیٹھے لڑکے پر پڑی وہ کچھ ایسے بیٹھا تھا کہ کسی کو محسوس

نہیں ہو رہا تھا کہ وہ لڑکا مسلسل مہرماہ اور صوفیہ کو گھوڑ رہا ہے اس نے گرے کلر کی شرٹ اور ساتھ بلیک جیکٹ پہنی ہوئی تھی جیکسن کو یاد آیا کہ اس نے اس لڑکے کو کینیڈین میں بھی انھیں گھوڑتے ہوئے دیکھا تھا مگر اسے لگا وہ کسی اور کو دیکھ رہا ہوگا مگر اب اسے یہ لڑکا مشکوک لگ رہا تھا اب جیکسن بس مہرماہ اور صوفیہ کے اترنے کا انتظار کا انتظار کر رہا تھا تب ہی اسے پتا چلنا تھا کہ وہ لڑکا ان کے پیچھے جاتا ہے یا نہیں۔۔۔۔

مہرماہ اور صوفیہ نے اپنے آس پاس بس میں سب کو دیکھا مگر کوئی بھی ان کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا مگر خود پر کسی کی نظریں وہ اب بھی محسوس کر رہی تھیں۔۔۔۔ جب ان کا سٹوپ آیا تو مہرماہ جلدی سے صوفیہ کو لے کر باہر نکلی اور تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف بھاگنے کے انداز میں چلنے لگیں

جیکسن نے جب اس لڑکے کو ان کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھا تو اس کا شک یقین میں بدل گیا مہرماہ اور صوفیہ کے فلیٹ کی بلڈنگ میں اس وقت رش کم ہی تھا جب مہرماہ اور صوفیہ لیفٹ کے اندر داخل ہو گئیں تو جیکسن نے اس لڑکے پر پیچھے سے حملہ کرتے

ہوئے اس کے ایک لات ماری جس کے لیے وہ لڑکا تیار نہ تھا اس لیے لڑکھڑا کر نیچے گڑا
 اس نے اس لڑکے کو اٹھا کر بلڈنگ کے واشروم کی طرف لے گیا اور زور سے ایک مکا
 اس کی ناک پر مارا جبکہ لڑکے کا ہر حملہ جیکسن ناکام بنا رہا تھا مسلسل اسے مارنے اور اس
 کی حالت بگاڑنے کے بعد جیکسن نے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

کس نے تمہیں بھیجا ہے؟ جلدی بولو ورنہ زندہ نہیں چھوڑوں گا تمہیں۔۔۔۔۔

مجھے زیک نے بھیجا تھا ایک لڑکی پر نظر رکھنے کے لیے کہ وہ پورا دن کیا کرتی ہے کہاں
 رہتی ہے کس کے ساتھ رہتی ہے۔۔۔۔۔

اس لڑکے نے درد سے کراہتے ہوئے کہا اور ایک تصویر اپنی جیب سے نکال کر جیکسن
 کو دیتے ہوئے مزید کہا

اس تصویر میں موجود لڑکی پر مجھے نظر رکھنے کا کہا گیا تھا یہ تصویر رات کو ہی کسی نے
 زیک کو دی تھی بس مجھے اتنا ہی پتا ہے۔۔۔۔

جیکسن نے ایک نظر اس لڑکے کو دیکھا اور اسے اپنے ساتھ کھڑا کر کے لے جاتے
 ہوئے کہا

چپ چاپ میرے ساتھ چلتے جاؤ بھاگنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ یہی مار کر پھینک
 دوگا

م۔۔ میں نے سب بتا تو دیا ہے اب مجھے جانے دو۔۔۔۔ اس لڑکے نے درد سے
 مسلسل کراہتے ہوئے کہا

جیکسن اسے بلڈنگ سے تھوڑی دور کھڑی اپنی کار کے پاس لے کر گیا اور اس کے گلے

کی مخصوص نس دبا کر اسے بے ہوش کر دیا اور اپنی گاڑی میں ڈال کر اسے مینشن کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔۔۔



ضمخام اپنے پالتو کتے جیکی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس کے سر پر ہلکا ہلکا ہاتھ پھیر رہا تھا جب رامش اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے پاس آیا اور ضمخام اچھے سے جانتا تھا جب رامش ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرتا ہے تو اس نے یقیناً کوئی غلطی کی ہوتی ہے یا پھر تو وہ نروس ہوتا ہے

ضمخام ایک پرو بلم ہو گی ہے زیک نے اپنا ایک آدمی رات کو ہماری جاسوسی کے لیے بھیجا تھا اس نے زیک کو کچھ تصویریں دی ہیں ہماری کلب سے باہر نکلتے ہوئے

رامش نے اس کے سامنے تصویر کرتے ہوئے کہا

کہاں مرے ہوئے تھے سب جب اس نے ہماری تصویریں لی اور یہ تصویر کہاں سے ملی

ضمخام نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے سرد آواز میں رامتش سے پوچھا وہ تو تصویر دیکھ کر ہی غصے سے پاگل ہونے کو تھا وہ تصویر اس کی اور مہرماہ کی تھی جب وہ کلب سے باہر نکل رہے تھے وہ کچھ اس انداز سے لی گئی تھی کہ صرف مہرماہ اور ضمخام ہی دکھ رہے تھے وہ جانتا تھا کہ اس کی ایک غلطی کی وجہ سے اب مہرماہ کی جان خطرے میں تھی کیونکہ اب تک سب گینگ تک زیک نے یہ تصویریں بھیج دی ہوں گی یہ کہہ کر کہ مہرماہ ضمخام کی کمزوری ہے اور اب جن جن لوگوں کی اس سے دو شمنی ہے وہ مہرماہ کو ہی اپنا ٹارگٹ بنائیں گے

میں جانتا ہوں ہمارے آدمیوں کی ہی غلطی ہے انہیں ارد گرد کا خیال رکھنا چاہیے تھا

لیکن تم جانتے ہو کلب میں اور اس کے باہر رش تھا اس وجہ سے جس نے تصویریں کھینچی اس نے نظروں میں آئے بغیر کھینچی ہیں اور دوسری بات یہ کہ ایک لڑکا صبح سے مہرماہ اور صوفیہ کو فالو کر رہا تھا جیکسن نے اس لڑکے کو ان کی فلیٹ والی بلڈنگ کے سامنے پکڑا تھا اور پھر اسے مارنے کے بعد اس نے بتایا تھا کہ زیک نے مہرماہ پر اسے نظر رکھنے کو کہا تھا کہ وہ سارا دن کیا کرتی ہے اور اس کی ساری ڈیٹلز اور روٹین۔۔۔۔۔



رامش نے اس کو تفصیل سے آگاہ کیا

جیکسن کہاں ہے؟ مہرماہ کے فلیٹ کے باہر ہی نہ؟ اور ہم ابھی اور اسی وقت مہرماہ کے فلیٹ پر جا رہے ہیں اور مجھے پورا یقین ہے کہ آج رات مہرماہ کے فلیٹ پر حملہ ہوگا۔۔۔

ضمخام نے رامش سے پوچھا اور مزید کہا اور اس کے ساتھ باہر کی جانب جانے لگتا کہ وہ دونوں مہرماہ کے فلیٹ پر جا سکیں۔۔۔۔۔

ہاں جیکسن اور اس کے ساتھ دو آدمی ان پر نظر رکھے ہوئے ہیں وہ محفوظ ہی ہیں تم فکر
مت کرو۔۔۔۔۔

رامش نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو خود کو ویسے تو بظاہر بے زار دکھا رہا تھا مگر
اندر سے مہرماہ کے لیے پریشان تھا رامش جانتا تھا کہ وہ ابھی تک اپنی موم کونہ بچانے کا
زمہ دار خود کو سمجھتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رامش نے اس کی بات سن کر ہلکا سا اپنا سر ہلایا

رامش نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر ضمنی نام بیٹھ گیا





وہ مسلسل بھاگ رہی تھی کچھ لوگ اس کا پیچھا کر رہے تھے اور اس پر گولیاں چلا رہے تھے ایک گولی اس کے بازو پر لگتی ہے درد کی شدت سے اس کے منہ سے آہ نکلتی ہے اور کوئی شخص پیچھے سے آکر اس کو بالوں سے زور سے پکڑتا ہے اور سنسان سڑک پر گھسیٹنا شروع کرتا ہے



NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بچاؤ پلیز کوئی بچاؤ۔۔۔۔۔

صوفیہ۔۔۔ اٹھو صوفیہ سب ٹھیک ہے تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا دیکھو تم ٹھیک ہو تم میرے ساتھ گھر میں موجود ہو وہ صرف خواب تھا۔۔۔۔۔

مہرماہ نے صوفیہ کو ہوش کی دنیا میں لاتے ہوئے اس سے کہا وہ جو آج پھر وہی خواب

دیکھ رہی تھی جو کبھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا تھا پچھلے تین سالوں سے بہت کم ہی ایسا
ہوتا تھا کہ اسے یہ خواب نہ آئے۔۔۔۔

وہ یونیورسٹی سے آکر تھوڑی دیر کے لیے ہی سوئی تھی لیکن وہ بھول گئی تھی کہ جب وہ
زیادہ پریشان ہوتی ہے تو یہ خواب اسے ضرور آتا تھا۔۔۔۔

صوفیہ کہ جب مکمل حواس بحال ہوئے تو اس نے خود کو مہرماہ کی باہوں میں پایا جو اسے
پچکار رہی تھی

میں ٹھیک ہوں مہرماہ شکریہ تمہارا۔۔۔۔۔

صوفیہ نے مہرماہ سے الگ ہوتے ہوئے کہا ابھی مہرماہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ اسے باہر
کچھ گرنے کی آواز آئی جو صوفیہ کو بھی صاف سنائی دی۔۔۔۔

صوفی لگتا ہے گھر میں کوئی ہے خاموش رہنا آواز مت نکالنا میں آہستہ سے جا کر کمرے کا دروازہ لاک کرتی ہوں اور تم یہ لیمپ بند کرو۔۔۔

مہرماہ آہستہ سے اپنے قدموں کی آواز پیدا کیے بغیر دروازے تک جاتی ہے اور اسے لاک کر دیتی ہے اور اشارہ سے صوفیہ کو اٹھنے کا کہتی ہے صوفیہ آواز پیدا کیے بغیر آہستہ سے اٹھتی ہے اور مہرماہ جلدی سے واشروم کی لائٹ اون کر کے دروازے کو بند کر کے اپنے پاس موجود چابی سے واشروم کا دروازہ لاک کرتی ہے جبکہ صوفیہ اس کے قریب خاموش کھڑی تھی مہرماہ نے صوفیہ کا ہاتھ پکڑا اور الماری کا دروازہ کھول کر اسے اندر بیٹھنے کا کہا اور ساتھ ہی ایک دراز سے پیپر سپرے نکال کر خود بھی الماری میں بیٹھ کر اپنے آگے کپڑے کر کے الماری بند کر دی جبکہ اب انھیں باہر سے صاف آوازیں سنائی دین رہی تھیں

مہروم۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ صوفیہ نے ہلکی آواز میں صوفیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جبکہ مہرماہ کے ہاتھ خود ہولے ہولے کانپ رہے تھے

مجھے بھی لگ رہا ہے شش۔۔۔۔۔ اف میرا فون کیچن میں ہے میں کھانا بنا رہی تھی جب تمہاری آوازیں سنائی دیں تمہارا فون کدھر ہے صوفیہ جلدی بناؤ ہم پولیس کو کال کر سکتے ہیں

بات کرتے ہوئے مہرماہ کے ذہن میں جھماکہ ہوا کہ وہ پولیس کو فون کر کے بلا سکتی ہے لیکن اس کا فون تو کیچن میں تھا اس لیے اس نے صوفیہ سے پوچھا

و۔۔۔ وہ میرے بیگ میں ہے اس کی چارجنگ نہیں تھی اس لیے بیگ میں رکھا تھا بعد میں ٹینشن اتنی تھی کہ اسے چارجنگ پر لگانا یاد نہیں رہا

صوفیہ نے آہستہ آواز میں اسے تفصیل سے آگاہ کیا

اچھا ہم اسے چارج کر کے اون کر لیتے ہیں مگر تمہارا بیگ کہاں ہے جس میں فون ہے



مہر ماہ نے اس سے ہلکی آواز میں پوچھا

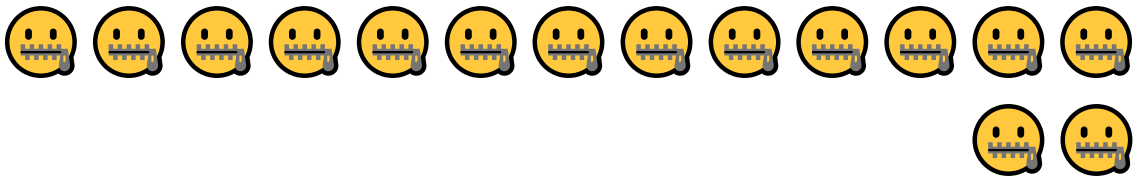
وہ بیگ باہر صوفیہ پر رکھا تھا میں نے۔۔۔۔

صوفیہ نے یاد کرتے ہوئے مہر کو جواب دیا

اف۔۔۔۔ چلو چھوڑو جو ہو گا دیکھا جائے گا اب خاموش ہی رہنا۔۔۔۔

مہرماہ نے اس کا جواب سن کر مایوسی سے کہا

اب کوئی ان کا دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہا تھا اور مسلسل انھیں دروازہ کھولنے کا کہہ رہا تھا وہ دونوں ہلکے ہلکے کانپ رہی تھیں اچانک دروازہ کے لاک ٹوٹ کر گرا اور کوئی آدمی اندر داخل ہوا اور واٹر روم کی طرف گیا جہاں سے روشنی آرہی تھی اور واٹر روم کا دروازہ توڑنے لگا کہ اچانک باہر سے اس آدمی کو گولیاں چلانے کی آواز سنائی دی جبکہ مہرماہ اور صوفیہ گولیاں چلنے کی آواز سن کر ہی بے ہوش ہونے والی تھی ان کا نازک سا دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا اور ڈر سے ان کے پسینے چھوٹ رہے تھے



ضمخام اور رامش جب مہرماہ کے فلیٹ کے باہر پہنچے تو انھیں جیکسن اور کوئی آدمی دکھائی
 نہ دیا جس سے ان کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا اور یہ شک یقین میں تب بدلایا جب انھیں
 مہرماہ کے فلیٹ کا دروازہ کھولا ہوا ملا

ضمخام نے پہلے آہستہ سے دروازہ تھوڑا اور کھول کر دیکھا تو اسے دو آدمی دکھائی دیے
 جبکہ رامش فلیٹ کے ارد گرد جگہوں کو دیکھ رہا تھا کہ وہاں کوئی چھپا ہوا تو نہیں

رامش کو آخری فلیٹ کے پاس جیکسن اور اس کے دو ساتھی پڑے ہوئے ملے اس نے
 قریب جا کر چیک کیا تو سب کی سانسیں چل رہی تھیں لیکن وہ بے ہوش تھے رامش
 انھیں وہی چھوڑ کر واپس ساری جگہوں کو دیکھ کر ضمخام کے لاس گیا اور اسے ان کے
 بارے میں بتایا

جیکسن اور اس کے ساتھی بے ہوش آخری فلیٹ کے قریب سڑھیوں کے پاس پڑے

ہیں اور باقی سارا ایریا صاف ہے۔۔۔

اندر دو آدمی ہیں اور مہر ماہ اور صوفیہ کہیں دکھائی نہیں دے رہی لگتا ہے وہ کہیں چھپی ہوئی ہیں اس لیے اب ہم ڈائریکٹ حملہ کریں گے تاکہ اگر کوئی ان کا ساتھی اندران لوگوں کو ڈھونڈ رہا ہو تو وہ بھی ہم سے مقابلہ کرنے کے لیے باہر آجائے گا

ضمخام نے اسے اپنا پلان بتایا جسے سن کر رامش نے اپنا سر ہلایا مطلب صاف تھا کہ اسے بھی یہ پلان پسند آیا ہے

ضمخام نے پہلے داخل ہو کر صوفیہ کے قریب آدمی کو نشانہ لیا جس سے وہ وہی گر گیا جبکہ اس کے پیچھے ہی رامش نے داخل ہو کر اوپن کچن کے قریب شخص کے ہاتھ پر گولی ماری جو ضمخام پر نشانہ لینے لگا تھا اور ساتھ ہی بنا دیر کیے اس نے آدمی بے سر پر گولی ماری جو ضمخام چاروں طرف دیکھ رہا تھا جب ایک کمرے سے ایک آدمی باہر آیا اور

رامش پر نشانہ لگایا جبکہ رامش بروقت پیچھے ہٹ گیا تھا ضمخام نے اس آدمی کی ٹانگ پر
فائر کیا جس سے وہ زمین پر گر گیا پھر اس نے اس کے دل کا نشانہ لیا اور وہ وہی ڈھیر ہو گیا

ضمخام اس کمرے میں وہ ہوں گی کیونکہ باقی کمرے بکھرے ہوئے ہیں اور ان میں کوئی
موجود نہیں۔۔۔۔

رامش نے باقی کمرے چیک کر کے آخری کمرے کی طرف اشارہ کیا جہاں سے وہ آدمی
باہر آیا تھا

ضمخام اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا جبکہ رامش اس کے ساتھ ہی چل رہا تھا

وہ کمرے میں داخل ہوئے تو انھیں واشر روم کی لائٹ اون ملی ضمخام واشر روم کے

دروازے کے قریب گیا اور انھیں باہر بلانے لگا

مہرماہ تم محفوظ ہو اب باہر آسکتی ہو۔۔۔

مہرماہ اور صوفیہ جو الماری میں دہکی بیٹھی تھیں انھیں کسی کی آواز سنائی دی جو مہرماہ کو پکار رہی تھی مہرماہ کو وہ آواز جانی پہچانی لگی اس لیے وہ الماری کھول کر باہر آنے لگی کہ صوفیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نفی میں سر ہلایا جبکہ مہرماہ نے صوفیہ کا وہی ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہلکا سا دبا کر اسے تسلی دی اور الماری آہستہ سے کھولی

ضمخام اور رامش جو واشروم کے دروازے کے قریب کھڑے مہرماہ کا دروازہ کھولنے کا انتظار کر رہے تھے کہ اپنے پیچھے سے الماری کھلنے کی آواز پر فوراً مڑے

مہرماہ آہستہ سے الماری کھول کر باہر آئی جبکہ اس کے پیچھے ہی صوفیہ بھی الماری سے باہر نکل آئی مہرماہ اور صوفیہ نے ان دونوں کو دیکھ کر ایک پر سکون سانس خارج کیا

ضمخام اور رامش نے انہیں الماری سے باہر نکلتے دکھا تو ایک پل کے لیے ان کی
سمجھداری پر حیران رہ گئے جو الماری میں چھپ کر یہ ظاہر کروا رہی تھیں کہ وہ واشروم
میں ہیں



مہرماہ نے اپنے ہاتھ میں موجود سپرے پھینک کر صوفیہ کو گلے لگایا جو ابھی بھی ہولے
ہولے کانپ رہی تھی صوفیہ نے بھی مہرماہ کو زور سے گلے لگایا

اگر یہ میلوڈرامہ ختم ہو گیا ہو تو چلیں یا کسی اور کا انتظار تم دونوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔

ضمخام جو ان کو کافی دیر سے ایک دوسرے کے گلے لگا دیکھ رہا تھا اس نے اکتا کر ان سے
پوچھا جبکہ رامش نے ایک نظر صوفیہ کو دیکھ کر اپنی نظریں پھیر لیں

ضمخام کی بات سن کر مہرماہ نے صوفیہ سے الگ ہو کر اسے خونخوار نظروں سے دیکھا

اب کیا نظروں سے قتل کرنے کا ارادہ ہے اور اپنے پیروں کو اب حرکت بھی دے لویا
جب تمھاری بارات آئے گی تب چلو گی



ضمخام نے اسے اپنی طرف خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے طنزیہ کہا

جی بلکل میں انتظار کر رہی ہوں کہ کوئی شاہی بگی آئے اور میں اس میں بیٹھ کر جاؤ ویسے
مجھے یاد آیا یہ تم لوگ ہمارے گھر کیوں آئے اور میرے اپارٹمنٹ میں کن لوگوں نے
حملہ کیا ہے۔۔۔

مہرماہ نے بھی اس کی بات کا جواب دے کر اس سے پوچھا۔۔۔

تمہیں شکر کرنا چاہیے کہ ہم نے تم لوگوں کو بچا لیا ورنہ اگر ہم نہ آتے تو تم نہ زمین کے نیچے موجود کیڑوں کو گن رہے ہونا تھا تمہارا تو پتا بھی نہیں شاید ان کیڑوں کو کھا بھی جاتی دیکھنے میں ہی ندیدی لگتی ہو اور وہ کون لوگ تھے ہمیں خود نہیں پتا ہمارا ایک آدمی اس بلڈنگ میں رہتا ہے اس نے کچھ لوگوں کو تمہارے فلیٹ کے اندر لاک توڑ کر داخل ہوتے دیکھا تھا تو ہمیں بتا دیا اور ہم آگئے تم لوگوں کو بچانے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

ضمخام نے مہرماہ کو پہلے اپنی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے کہا اور پھر اس کی بات کا

جواب دیا۔۔۔۔

جبکہ مہرماہ تو خود کو زمین کے اندر کیڑوں کو گننے اور کھانے کا سوچ کر ہی جھڑ جھڑی لے کر رہ گئی اور غصہ سے لال پیلی ہوتی پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔۔۔

تم ہو گے ندیدے بھو کر خود کھاؤ کیڑے۔۔۔۔۔ ہنہ

اچھا ٹھیک ہے اب تم دونوں اپنا کچھ سامان پیک کر لو اور تم لوگوں کو صوفیہ کے گھر ہم
ڈراپ کر دیں گے کیونکہ مجھے یقین ہے تم لوگ اب یہاں رہنا نہیں چاہو گے اس لیے
جلدی کرو ورنہ ایسا نہ ہو کہ تم دونوں کو یہی چھوڑ کر ہم واپس چلیں جائیں

رامش ان دونوں کی باتیں سن کر اکتا کر بولا جبکہ صوفیہ ان دونوں کی لڑائی دیکھ کر اپنی
ہنسی روک رہی تھی

رامش کی بات سن کر صوفیہ اور مہر ماہ نے جلدی سے اپنا اپنا ایک بیگ نکالا اور اس میں
اپنی چیزیں رکھنی شروع کیں

و۔۔۔ ویسے تم لوگوں کے نام کیا ہیں ہم تین بار اب تک مل چکے ہیں مگر ہمیں تم لوگوں

کے ابھی تک نام نہیں پتا۔۔۔۔

صوفیہ نے ہچکچاتے ہوئے ضمخام کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا وہ رامش سے پوچھ کر اپنی
بستی نہیں کروانا چاہتی تھی۔۔۔



ہاں تم لوگوں کو ہمارے نام تو پتا ہے اور خود کے بتاتے نہیں ہو۔۔۔۔ ہنہ

مہرماہ نے منہ بناتے ہوئے کہا

میں رامش اور یہ ضمخام ہے۔۔

رامش نے صوفیہ کو دیکھتے ہوئے جواب دیا اسے صوفیہ کا خود کو اگنور کرنا بالکل پسند نہ آیا

تھا

صوفیہ نے رامش کا نام زیر لب دہرایا اور رامش کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کو اپنی طرف دیکھتا پا کر صوفیہ نے اپنی نظریں پھیر لیں اور جلدی جلدی پیکنگ کرنے لگی جبکہ اس کے اس طرح نظریں پھیر لینے سے رامش نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی اور اپنی نظروں کا زاویہ بھی بدل لیا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
ضمخام "یہ کیسا عجیب سا نام ہے اور کتنا مشکل ہے۔۔۔"

مہرماہ نے منہ بناتے ہوئے اس کا نام لیا جبکہ اس کی بات سن کر ضمخام نے سرد نظروں سے گھوڑا اسے خود کو گھوڑتے ہوئے دیکھ کر مہرماہ جو کچھ الٹا سیدھا کہنے لگی تھی اس نے فوراً اپنی بات منہ میں ہی دبالی اور جلدی جلدی اپنی چیزیں بیگ میں رکھنے لگی۔۔۔۔۔



ضمخام اور رامش انھیں صوفیہ کے گھر لے کر جا رہے تھے صوفیہ کے گھر سے تھوڑے
 فاصلے پر جا کر رامش نے گاڑی روکی تو صوفیہ کے ساتھ مہرماہ بھی باہر نکلنے لگی کہ ضمخام
 نے اس کا بازو پکڑ لیا اور رامش سے کہا

رامش جاؤ صوفیہ کو اس کے گھر کے اندر چھوڑ کر آؤ اور اسے اچھی طرح سمجھا بھی دینا

اور صوفیہ جو ان کو مہرماہ کو چھوڑنے کا کہنا لگی تھی کہ رامش نے باہر نکل کر اس کا ہاتھ
 تھاما اور تقریباً سے کھینچتے ہوئے اس کے گھر کی طرف جانے لگا جبکہ صوفیہ کٹی پتنگ کی
 کی طرح اس کے ساتھ چل رہی تھی

چھوڑو میرا بازو تم گنڈے کہیں کے مجھے جانے کیوں نہیں دے رہے۔۔۔۔۔

مہرماہ نے چیختے ہوئے ضمخام سے کہا جبکہ ضمخام نے اس کے بازو پر اپنی گرفت کم کرنے کی بجائے اور مضبوط کر دی

شش۔۔۔ مجھے چیختی چلاتی لڑکیاں بلکل نہیں پسندتا گردو بارہ چیختی تو منہ پر ٹیپ لگا دوں گا اور تمہیں نہ جانے دینے کی وجہ یہ ہے کہ تم میرے ساتھ اب سے رہو گی یہ بات اپنے چھوٹے سے دماغ میں اچھے سے بٹھالو۔۔۔

مہرماہ نے اس کی بات سن کر بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا اور اپنا دماغ چلانا شروع کیا کہ کیسے اس کی گرفت سے اپنا بازو نکلوائے اور اس گاڑی سے بھاگ جائے۔۔۔

مہرماہ نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کے ہاتھ پر ناخن مارنا شروع

کیے تاکہ وہ اس کا بازو چھوڑ دے مگر ضمخام نے اس کے بازو پر اپنی
گرفت اور مضبوط کر دی

میشن جا کر سب سے پہلے تمہارے ان لمبے ناخنوں کو کٹواؤں گا کہ دوبارہ تم مجھ پر
استعمال نہ کر سکو۔۔۔۔



جبکہ مہرماہ اپنے ناخنوں کو کٹوانے کا سن کر ضمخام کے ہاتھ پر ناخن مارنا رک گئی اُس کے
ناخن مشکل سے ہی بڑے ہوتے تھے ورنہ بڑے ہونے سے پہلے ٹوٹ جاتے تھے
چاہے جتنی مرضی احتیاط کر لے اس لیے اپنے ناخنوں کے بارے میں سن کر اسے تو
صدمہ ہی لگ گیا تھا

تم مزاق کر رہے ہونہ میرے ناخن بہت مشکل سے بڑے ہوتے تم انھیں اتنی آسانی سے کاٹنے کا کیسے کہہ سکتے اور مجھے نہیں جانا تمہارے مینشن مجھے صوفیہ کے ساتھ رہنا ہے آہ۔۔۔ میرا بازو چھوڑو مجھے تکلیف ہو رہی ضمخام۔۔۔۔۔

مہرماہ جو ابھی اس سے بات کر رہی تھی کہ اپنے بازو میں اسے ضمخام کی انگلیاں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تو اس نے درد کو برداشت کرتے ہوئے ضمخام کو اپنا بازو چھوڑنے کا



جبکہ اس کو تکلیف میں دیکھ کر ضمخام نے اس کے بازو پر گرفت ہلکی کر دی مگر بازو چھوڑا نہیں اور اس سے اپنی سرد آواز میں کہا

تمہیں لگ رہا ہے کہ میں مزاق کر رہا ہوں؟ فکر مت کرو میں خود اپنے ہاتھوں سے تمہارے ان پیارے سے ناخنوں کو کاٹوں گا کہ دوبارہ تم انھیں مجھ پر استعمال نہ کر سکو

اور اپنے کٹے ہوئے ناخنوں کی ٹینشن تو بالکل بھی مت لو وہ ناخن میں تمہیں دیں دوں گا
 تاکہ تم ان پر آران سے بیٹھ کر ماتم کر سکو اور صوفیہ کے ساتھ رہنے کی بات جو تم کہہ
 رہی ہو یہ ممکن نہیں اب تم میرے ساتھ میرے مینشن میں ہی رہو گی اس لیے اب اپنا
 منہ بند کر لو ورنہ سب سے پہلے تمہاری زبان کاٹوں گا

مہر ماہ اس کی سرد آواز میں دی گئی دھمکی سن کر خاموش ہو گئی اور دل ہی دل میں اس کو
 برا بھلا کہنے لگی۔۔



رامش جب صوفیہ کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو اس کا ہاتھ جو ابھی بھی صوفیہ کے ہاتھ
 میں تھا اس سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئی لٹوں
 کو پیچھے کرتے ہوئے کہا

اگر اپنی دوست کی زندگی پیاری ہے تو پولیس کے پاس جانے کی کوشش بھی مت کرنا

اور مجھے یقین ہے تم میری بات ضرور مانو گی ورنہ اپنی دوست کی موت کی زمدار تم خود
ہو گی

صوفیہ اس کے ہاتھ کا لمس اپنے بالوں پر محسوس کر کے کانپ سی گئی جسے رامش نے
بھی محسوس کیا اور ہلکی سی مسکان نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا جسے صوفیہ کے دیکھنے سے
پہلے ہی اس نے چھپالی

ل۔۔ لیکن اس نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے جو تم لوگ اسے میرے ساتھ آنے نہیں
دے رہے اور کی۔۔۔ کیا گارنٹی ہے کہ وہ تم لوگوں کے ساتھ محفوظ رہے گی مجھے تو
یہ بھی نہیں پتا تم لوگ کہاں رہتے ہو میں کیسے مہر سے ملوں گی؟

صوفیہ نے خود کی حالت پر قابو پاتے ہوئے کانپتی سی آواز میں اس سے پوچھا وہ ان پر
اندھا اعتماد کر کے اپنی دوست کو کیسے ان کے حوالے کر سکتی ہے اور ان کے نام کے

علاوہ اسے کچھ معلوم بھی نہیں تھا

بس تمہارے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہی محفوظ ہے اور کل تمہیں
میں لینے آؤں گا تو میرے ساتھ چل کر اپنی دوست سے مل لینا اور دیکھ لینا سے اور ہاں
بھروسہ تو تمہیں مجھ پر ہے نہیں اس لیے اگر کل میں نہ آیا تو اگلے دن پولیس میں خبر
کر دینا



رامش نے اس کی بات سن کر اس کے ہاتھ کو ہلکا سا دبایا اور اس سے گویا ہوا تھا

صوفیہ نے اس کی بات سن کر ہلکا سا اپنا سر ہلایا تو رامش نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا جب
صوفیہ اندر جانے لگی تو پیچھے سے اسے رامش کی آواز سنائی دی

میرے علاوہ اگر کوئی اور تمہیں لینے آئے اور کہے کہ میں نے بھیجا ہے تو یقین مت کرنا

میں خود آؤں گا یاد رکھنا



بلیک روز مینشن پہنچ کر ضمخام گاڑی سے مہرماہ کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا جس کا گاڑی سے نکلنے کا بلکل ارادہ نہیں تھا آخر تنگ آ کر ضمخام نے اسے باہر کھینچ کر نکالا اور بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا

تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو لیکن اب مجھے اچھے سے سمجھ آ گیا ہے تم کسی نرمی کے قابل ہو ہی نہیں اور یہاں سے بھاگنے کا سوچنا بھی مت ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری

ضمخام اسے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے کرخت آواز میں بولا وہ جانتا تھا کہ باہر اس کے لیے کتنا خطرہ ہے اور اٹے دماغ کی مالک مہرماہ بھاگنے کی کوشش ضرور کرے گی اس لیے اس

نے رامش سے کہہ کر سکیورٹی ڈبل کروای تھی تاکہ وہ یہاں سے بھاگ نہ
سکے۔۔۔۔

اس نے مہرماہ کو تصویر اور سارے معاملے سے اس لیے دور رکھا تھا
کہ اگر اس کو معلوم ہو گیا تو وہ ضرور پریشانی اور ڈر سے یقیناً مشکل
میں ہی پھنسے گی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
وحشی جنگلی انسان چھوڑ مجھے تم خود کو سمجھتے کیا ہوا ایک بار یہاں سے نکلنے دو دیکھنا سب
سے پہلے پولیس کے پاس جاؤ گی اور تمہیں پکڑاؤں گی

مہرماہ خود کو گھسیٹے جانے پر تقریباً غصے سے چیختے ہوئے بولی

ہممم۔۔۔۔ پہلے یہاں سے نکل کر دیکھا و پھر پولیس کے پاس بھی چلی جانا

ضمخام نے اسے ایک کمرے میں لا کر چھوڑتے ہوئے طنزیہ کہا اور بنا اس کی بات سننے
 باہر چلا گیا اور دروازے کو باہر سے لاک لگا دیا جب مہرماہ نے دروازے کو لاک لگاتے
 سنا تو جلدی سے دروازہ کی طرف گی اور چیختے ہوئے ضمخام کو کہنے لگی

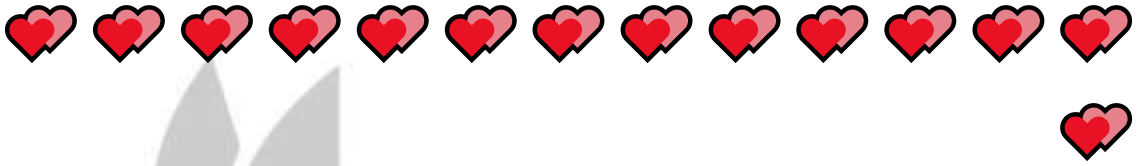
ضمخام دروازہ کھولو میں یہاں تمہیں قیدی نہیں ہوں جسے تم نے بند کر دیا ہے ایک بار
 نکلنے دو تمہارے سارے بال مینے کھینچ کھینچ کر اتار دینے ہیں کمینے انسان۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام نے اس کی بات ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دی اور اپنے
 کمرے کی طرف چل پڑا

ضمخام کو برا بھلا کہہ کر جب مہرماہ کے کلیجے کو ٹھنڈ پڑی تو اٹھ کر کمرے کا جائزہ لینے لگا
 کمرانارمل سائز کا تھا اور سارا کمر اسفید رنگ کا تھا کمرے بے درمیان میں کنگ سائز بیڈ

اور اسکے ساتھ صوفہ اور ٹیبل جبکہ اس کے ساتھ ڈریسنگ روم اور پھر واش روم تھا سارا
 کمرادیکھ مہرماہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھکن سے اسے نیند آنا شروع ہو گئی تھی اس لیے اس نے صبح
 یہاں سے بھاگنے کا سوچا۔۔ اور بیڈ پر لیٹ کر سو گئی



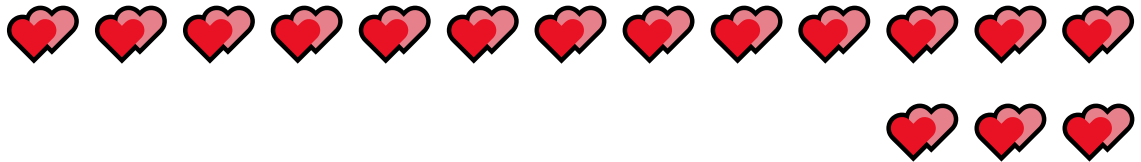
رامش اپنے کمرے میں لیٹا سگریٹ پی رہا تھا لیکن اس کی سوچوں کا مرکز صوفیہ تھی اس
 کو وہ نازک سی لڑکی بہت اچھی لگتی تھی جب وہ اس کا لمس محسوس کر کانپ سی جاتی تھی
 اور اس کے ڈر سے جب اس کے منہ سے اٹکتے ہوئے الفاظ نکلتے تو اس میں رامش کا دل
 اٹک سا جاتا تھا

جب سے رامش نے اسے دیکھا تھا تب سے اس کی سوچوں اور خوابوں میں صرف
 صوفیہ ہی نظر آتی تھی۔۔۔ وہ کالی آنکھوں والی لڑکی (صوفیہ) نے اس کی نیند حرام کر

دی تھی

اب صرف رامش کو ایک ہی پریشانی تھی کہ کوئی مہرماہ کے بارے میں جاننے کے لیے صوفیہ پر ہی حملہ نہ کر دے اور وہ تو اتنی چالاک اور ہوشیار بھی نہیں تھی کہ خود کا دفاع کر سکے مگر اسے یہ بھی سکون تھا کہ کسی کو اسکا نہیں پتا اور نہ ہی تصویر میں صوفیہ نظر آئی تھی۔۔۔۔۔

رامش نے صوفیہ کے بارے میں سوچنے کے بعد اپنی سگریٹ بجھا کر لیپ او ف کیا اور سونے کو لیٹ گیا



ضمخام مہر ماہ کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر اپنے کمرے میں آیا اور فریش ہو کر نکلا تو اس کے فون پر شیر زیاں کی کال آرہی تھی اس نے کال ٹھاتے ہوئے کہا

ہیلو ڈیڈ۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ کیسے ہو ضمخام؟۔۔۔۔ شیر زیاں نے اپنی بھاری آواز میں ضمخام سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟ اور کب واپس آنا ہے اپنے؟ موم کے بعد تو اپنے خود کو اتنا مصروف کر لیا ہے کہ میں نے آپ کو چھ مہینوں سے دیکھا بھی نہیں۔۔۔۔

ضمخام نے اپنے ڈیڈ کو جواب دیتے ہی ان سے پوچھا اور آخر پر شکوہ بھی کر دیا

میں بھی ٹھیک ہوں اور اگلے مہینے واپس آ رہا ہوں ویسے ہی یہاں کام بہت تھا اس وجہ سے چھ مہینوں سے واپس نہ آسکا اور کل بات کروں گا تم سے دوبارہ ایک ضروری کام آگیا ہے اور اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔

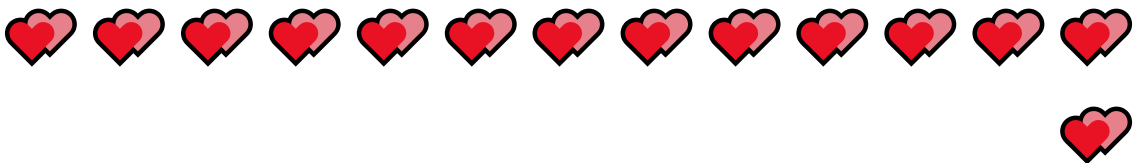
شیرزیاں نے ضمنحام کو جواب دیا جبکہ ضمنحام کو بھی فون سے کسی کی آواز سنائی دے رہی تھی



NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے ڈیڈ کل بات کریں گے۔۔۔

ضمنحام نے کہا اور کال بند کر کے کافی بنانے کے لیے کیچن میں چلا گیا



صوفیہ دروازہ کھول کر اپنے گھر کے اندر داخل ہوئی اور آہستہ سے اپنا بیگ ٹی وی لاؤنچ
میں رکھا تو اسے اس کے پاپا کیچن میں کافی بناتے ہوئے نظر آئے

ڈیڈی۔۔۔۔ آپ کب آئے گھر آپ نے بتایا بھی نہیں۔۔



صوفیہ نے پیچھے سے اپنے بابا کو گلے لگاتے ہوئے کہا

سام (صوفیہ کے ڈیڈ) نے پیچھے مڑ کر صوفیہ کو گلے سے لگا کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا
اور اسے ساتھ لگاتے کافی کا کپ پکڑے ٹی وی لاؤنچ کے صوفے پر بیٹھ کر صوفیہ کو
جواب دیا۔۔۔۔

میں تو تھوڑی دیر پہلے ہی آیا ہوں بیٹا اور آپ اتنی رات کو گھر کیوں آئے ہو آپ تو اپنی

دوست کے گھر تھیں

صوفیہ ان کی بات سن کر گڑ بڑا سی گئی مگر اپنی حالت پر قابو پاتے ہوئے جلدی سے کہا

ڈیڈی مہرماہ کے فلیٹ کی واٹر سپلائی میں پر اہلم ہوگی تھی اس وجہ سے وہ مجھے گھر چھوڑ کر اپنے انکل کے گھر گئی ہے اس کے انکل تھوڑے دن پہلے ہی روم شفٹ ہوئے ہیں میں نے اسے کہا بھی تھا کہ میرے ساتھ رک جاؤ مگر اس نے کہا کہ اس نے اپنے انکل کو فون کر کے اپنے آنے کا بتا دیا ہے اگر وہ نہ گئی تو برامان جاتے۔۔۔۔۔

صحیح ہے پھر آپ تھک گئی ہوں گی جاؤ آرام کر لو صبح بات کریں گے

سام نے صوفیہ کی بات سن کر اسے کہا جو اپنی جمائیاں روکنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی

ٹھیک ہے ڈیڈی صبح بات کریں گے۔۔۔

صوفیہ نے جمائی لیتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے کی طرف سونے چل دی

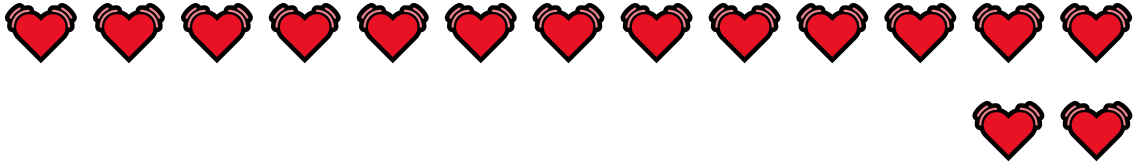


صبح مہر ماہ اٹھی تو خود کو اپنے کمرے کے علاوہ کہیں اور پایا تو اس کی نیند بھک سے اڑ گئی اور ساتھ ہی سب کچھ یاد آ گیا وہ اٹھی اور واش روم سے فریش ہو کر نکلی تو اس کے پیٹ سے بھوک کی وجہ سے عجیب عجیب آوازیں آرہی تھی ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کل اس نے دوپہر میں یونیورسٹی سے جو س کے علاوہ کچھ کھایا پیا نہیں تھا اور جو شام کو کھانا بنایا تھا وہ تو اب تک کیچن میں ہی پڑا سڑ چکا ہوگا

ابھی وہ اپنی سوچوں میں ہی گم تھی کہ کوئی عورت کمرے میں داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی جسے دیکھ کر ہی مہرماہ کے منہ میں پانی آگیا وہ عورت کمرے میں موجود ٹیبل پر کھانے کی ٹرے رکھ کر مہرماہ کے بلانے سے پہلے ہی کمرے سے باہر چلی گئی اور دوبارہ کمرے کو لاک لگا دیا

NEW ERA MAGAZINE.com
 Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews
 مہرماہ کو اس عورت پر غصہ تو بہت آیا جو اس کی بات سنے بغیر چلی گئی تھی مگر اپنی بھوک کا سوچ کر جلدی سے کھانا کھانے لگی اور ساتھ ساتھ اپنا دماغ چلانے لگی کہ کیسے یہاں سے نکلے۔۔۔۔

لیکن مسئلہ تو یہ تھا کہ اس کا بیگ اور فون بھی ضحمام کے پاس ہی تھا جو اس نے کار میں ہی اس سے چھین کر اپنے پاس رکھ لیا تھا



یہ کسی ہو اسپتال کے ایک کمرے کا منظر تھا ایک وجود مشینوں میں جھکڑا ہوش و حواس
 کی دنیا سے بہت دور تھا اس کے پاس ایک شخص بیٹھا ٹنگی باندھے اسے دیکھ رہا تھا اور
 اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگائے وہ شخص اپنی سوچوں کی دنیا میں گم تھا لیکن سوچیں بھی
 اسی وجود کے متعلق تھی مگر آنکھیں ہنوز اس وجود پر ہی ٹکی تھیں

اس کی سوچوں میں خلل موبائل پر آنے والی کال نے ڈالا اس نے اپنی جیب سے
 موبائل نکالا اور اس پر آنے والی کال دیکھ کر اس کے ماتھے پر لکریں نمودار ہوئیں اس
 نے اس وجود کا ہاتھ آرام سے بیڈ پر رکھا اور اٹھ کر بیڈ سے کچھ فاصلے پر جا کر کال اٹینڈ کی

دوسری جانب سے کچھ کہا گیا جو اس وجود کو ناگوار گزرا جو اس کے چہرے کے تاثرات
سے صاف ظاہر ہو رہا تھا

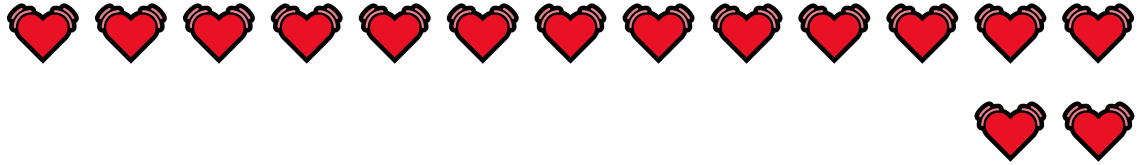
مجھے تم نے بہت مایوس کیا ہے ایم تمہیں ایک کام دیا تھا تم وہ بھی نہ کر سکتے

اس شخص نے فون پر موجود شخص سے سرد آواز میں کہا فون کی دوسری جانب سے پھر
کچھ کہا گیا جسے سن کر اس شخص نے مزید کہا

یہ آخری موقعہ ہے ایم اگر تم نے میرا کام نہ کیا تو اس کے بعد تمہیں میں زندہ رہنے کے
قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔

اپنی بات مکمل کر کے دوسری جانب سے کچھ بھی سننے بغیر اس نے فون بند کر دیا اور بیڈ

پر موجود وجود کے سر پر بوسہ دے کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا



صوفیہ صبح اٹھی اور سب سے پہلے اپنے موبائل کو بیگ سے نکال کر چارج پر لگایا اور فریش ہو کر اپنے کمرے سے نکل کر سیدھا کیچن میں گئی اس نے بھی کل سے کچھ نہ کھایا تھا اور رات کو تھکاوٹ اتنی تھی کہ بھوک کا احساس ہی نہ ہوا تھا اسے جب کیچن میں داخل ہوئی تو اس کو فریج پر نوٹ لگا ملا جو اس کے بابا کا تھا جس میں لکھا تھا کہ:

ناشتہ تیار کر دیا ہے کھا لینا اور مجھے ضروری کام کی وجہ سے "

" دوسرے شہر جانا پڑا ہے دو تین دن تک آجاؤ گا اور اپنا خیال رکھنا

صوفیہ نے منہ بناتے ہوئے نوٹ پڑھا اور اسے پھینک دیا اسے اکیلے رہنا اور کھانا پینا
بلکل نہیں پسند تھا اس نے مایوسی سے ناشتہ گرم کیا اور ٹی وی لاؤنچ میں لے جا کر ٹی وی
اون کرتی ناشتہ کرنے لگی

اس نے ناشتہ کر کے برتن دھوئے اور اپنے کمرے میں آ کر مہرماہ کو فون کرنے کا سوچا
اس نے اپنا فون اٹھایا اور مہرماہ کو کال ملائی اس کے فون پر کال تو جا رہی تھی مگر کوئی اٹھا
نہیں رہا تھا

وہ جانتی تھی کہ رامش پر اندھا اعتماد کرنا اس کی سب سے بڑی غلطی بھی ہو سکتی ہے مگر
وہ اس پر اعتبار کرنا چاہتی تھی وہ جب بھی رامش کو دیکھتی تو اس کی دھڑکنیں الگ لے
پر دھڑکتی۔۔۔۔

وہ اسے پسند کرنے لگی تھی مگر خود سے بھی چھپاتی پھرتی تھی کہ شاید

شاید اسے پسند نہ کرتا ہو اگر اسے پتا چلا گیا تو کیا ہو گا ----

اور جب بھی وہ سامنے ہوتا تو اس سے بولا نہیں جاتا تھا پتا نہیں کیوں
جب بھی اس سے بات کرتی تو سانس سینے میں اٹک سی جاتی ----

ابھی وہ اس بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ اس کے فون کی گھنٹی بجی جو اس کو سوچوں
کی دنیا سے باہر لائی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے فون دیکھا تو مہرماہ کے بابا کا تھا یقیناً انھوں نے مہرماہ کو کال
کی ہوگی اور اس نے اٹھائی نہیں ہوگی اب وہ جلدی جلدی سوچنے لگی کہ
کیا بہانہ بنائے

اسلام و علیکم صوفیہ بیٹا کیسے ہو آپ؟

فون کی دوسری جانب سے احد صاحب کی آواز کمرے کی خاموشی میں گونجی

و علیکم السلام انکل میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں اور آنٹی کیسی ہیں؟



صوفیہ نے احد صاحب سے اپنی دھیمی آواز میں پوچھا

میں بھی ٹھیک ہوں اور آپ کی آنٹی بھی بالکل ٹھیک ہیں صوفیہ بیٹا دراصل مہرماہ فون

نہیں اٹھا رہی اپنا سب خیریت تو ہے۔۔۔۔۔

احد صاحب نے پریشان سے لہجے میں پوچھا

جی انکل وہ بلکل ٹھیک ہے اصل میں اس کا موبائل جو ہے نہ وہ کل سے مل نہیں رہا وہ کہیں رکھ کر بھول گئی ہے اور اوپر سے موبائل بھی سائلیٹ پر تھا مہر ماہ کا میں نے بھی کال کر کے دیکھا اس کا فون کہیں ملا نہیں آپ ٹینشن نہ لیں وہ بلکل ٹھیک ہے

صوفیہ نے صفائی سے جھوٹ بولا جسے بولتے اس کا دل باہر آنے کو تھا



اچھا ٹھیک ہے بیٹا آپ اپنے فون سے بات کروا دیجیے گا
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احد صاحب نے صوفیہ کی بات سنتے ہی کہا

انکل میں کل ہی اس کے گھر سے آئی ہوں دراصل ڈیڈی کی طبیعت نہیں ٹھیک اس وجہ سے میں انھیں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا رہی میں آپ کی بات دو تین دن تک نہیں کروا سکتی انکل اور میں نے یونی سے بھی چھوٹیاں لی ہیں

صحیح بیٹا پھر آپ دو تین بعد کروادتیجیے گا میری بات مہرماہ سے اور آپ کے بابا اب کیسے
ہیں؟

احد صاحب فون کی دوسری جانب سے بولے



انکل اب ٹھیک ہیں ڈیڈی سو رہے ہیں۔۔۔۔۔

صوفیہ نے جلدی سے جواب دیا

ہمم۔۔۔ ٹھیک اللہ انھیں صحت دے اور اپنا خیال رکھنا بعد میں بات کرتے ہیں اللہ

حافظ بیٹا

احد صاحب بولے

امین انکل اللہ حافظ۔۔۔۔

صوفیہ نے بولتے ہی فون بند کیا اور ایک گہرا سانس خارج کیا اسے جھوٹ بولتے بلکل
 اچھا نہیں لگا تھا اگر وہ مہرماہ کے بارے میں بتا دیتی کہ وہ کہاں ہیں تو یقیناً وہ پریشان ہو
 جاتے اور مہرماہ نے بتایا تھا کہ اس کے بابا کی صحت ٹھیک نہیں ہے اس لیے اس نے
 جھوٹ بولنے کو ترجیح دی۔۔۔۔۔



ضمحمام نے سوچتے ہوئے پوچھا پلین تو اسے بھی اچھا لگا تھا مگر وہ کبھی بھی مانے گی نہیں
لیکن اسے اپنی بات منوانا اچھے سے آتا ہے۔۔۔۔۔

رامش میں چاہتا ہوں تم اس کی ساری انفارمیشن نکالو اس کے گھر والوں کی بھی کہ اس
وقت وہ کہاں ہیں کیا کر رہے ہیں سب کچھ مجھے رات تک پتا چل جانا چاہیے
اب یہ ہی ایک رستہ ہے اسے منانے کا اور تم جانتے ہو کہ جو کام میں ایک بار سوچ لوں
تو وہ کر کے ہی رہتا ہوں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمحمام رامش سے مزید بولا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تمہیں رات کو اس کی ساری انفارمیشن مل جائے گی اور اس کی دوست صوفیہ
سے میں نے کہا تھا کہ میں اس کو مہر ماہ سے آج ملوادوں گا کیونکہ وہ کہ رہی تھی کہ اگر
اسے نہ ملوایا تو وہ پھر پولیس کے پاس چلی جائے گی۔۔۔۔۔

رامش ضمخام سے بولا

ہمم۔۔۔ رامش اسے کہو کہ تم صوفیہ سے ملنا چاہتے ہو کیونکہ مجھے یقین ہے تم نے ہی
اسے کہا ہو گا کہ تم اسے لینے خود آؤ گے اور مہرماہ سے ملو آؤ گے

ضمخام سگریٹ سلگاتے ہوئے رامش سے بولا جس کو دیکھ کر صاف محسوس ہو رہا تھا کہ
وہ صوفیہ کو پسند کرتا ہے اور اس سے ملنے کے لیے مہرماہ کا بہانہ بنا رہا ہے تاکہ ایک تیر
سے دو نشانے لگ جائیں صوفیہ مہرماہ سے مل لے گی اور رامش صوفیہ سے۔۔۔۔۔

جبکہ اس کی بات سن کر رامش گڑ بڑا گیا پھر جلدی سے خود پر قابو پاتے اس نے بھی اپنا
سیگریٹ سلگایا اور ایک کش لیتے ہوئے بولا

تم جانتے ہو شروع سے میں نے کبھی لڑکی میں دلچسپی نہیں لی اور نہ ہی کبھی کوئی
 لڑکی مجھے اٹریکٹ کی ہے مگر جب سے اسے دیکھا ہے نہ دل کرتا ہے بس اس کے بارے
 میں سوچوں اور اسے دیکھتا رہوں مگر۔۔۔

مجھے ڈر ہے کہ لوگ اسے میری کمزوری سمجھ کر اپنا نشانہ نہ بنا لیں
 اسی لیے اس سے خود کو دور رکھنے کی کوشش کرتا ہوں مگر یہ جو دل
 ہے نہ اس سے دور جانے کو راضی نہیں اور جب اسے پتا چلے گا کہ
 مجھے تو یہ تک پتا نہیں میرا باپ کون ہے تمہیں لگتا ہے وہ مجھے چاہے
 گی یا میرے ساتھ رہنا بھی چاہے گی۔۔۔۔

رامش نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے آخر میں تلخ لہجے میں کہا۔۔۔

کتنی بار تمہیں منا کیا ہے یہ بکو اس باتیں مت سوچا کرو لگتا ہے تمہارے پاس فالٹو ٹائم

بہت ہے جو اپنے دماغ میں یہ خرافات بھرتے رہتے ہو تم میرے بھائی ہو یہی تمہاری
 پہچان ہے اور اگر وہ بھی تمہیں چاہتی ہوئی تو اسے تمہاری ان بکو اس باتوں سے بالکل
 فرق نہیں پڑے گا اور اب دفع ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تمہارا چہرہ بگاڑا دو۔۔۔۔۔

ضمخام نے رامش کے چہرے پر غصے سے مکا مارتے ہوئے کہا

آہ۔۔۔۔۔ اچھا اچھا بکو اس کر رہا تھا یا تو ناراض مت ہو کر دیکھ اب یہ تیرا بھائی کبھی بھی
 اسی بکو اس بات نہیں کرے گا اور اب تو تو نے مجھے مکا بھی مار دیا ہے

رامش نے ضمخام کو گلے لگاتے ہوئے کہا وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی انھیں باتوں سے کبھی
 کبھار ضمخام کو دکھ پہنچاتا ہے اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا ضمخام سے مار کھا کر اس کا دماغ اپنی
 جگہ پے آجاتا تھا



مہرماہ کمرے میں بیٹھی کب سے اپنا دماغ چلا رہی تھی کہ کیسے باہر نکلے ایک تو کمرے میں
کھڑکی بھی نہیں تھی اور دوسرا صبح سے کوئی دروازہ بھی نہیں کھول رہا تھا اس کے ناشتے
کے برتن بھی ویسے ہی پڑے تھے اب اسے غصہ آنے لگا تھا وہ غصے سے صوفے سے
اٹھی تھی



لیکن صوفے کے قریب موجود ٹیبل سے اس کے پاؤں پر زور سے
ٹھوکر لگی اور وہ اوندھے منہ فرش پر گری اور کمرے میں اس کی چیخ
گونجی۔۔

مہرماہ کو اپنے پاؤں پر درد محسوس ہوا تو اس نے اپنا پاؤں دیکھا جس کے ناخن سے خون
نکل رہا تھا اس کے انگھوٹے کا ایک طرف سے ٹوٹ گیا تھا جس کی وجہ سے خون نکل رہا

تھا اس کی کوہنی میں بھی ہلکا ہلکا درد ہو رہا تھا

ابھی مہرماہ نے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ کر اپنا پاؤں دیکھا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھول کر صبح والی عورت کمرے میں آئی اور اسے پاؤں پکڑا دیکھ کر اس کے قریب گئی

اس کے پاؤں کو دیکھا اور کہا میں ابھی واشروم سے فرسٹ ایڈ باکس لے کر آتی ہوں ہلنا مت جبکہ مہرماہ نے اس کی بات سن کر اپنے عقل کے گھوڑے دوڑائے اور دروازے کی طرف دیکھا جو کھولا ہوا تھا

اس عورت نے مہرماہ کی پٹی کر کے جب فرسٹ ایڈ باکس واپس واشروم میں گئی تو مہرماہ اپنے پاؤں کی تکلیف کو نظر انداز کر کے جلدی سے واشروم کے قریب گئی اور اسے بند کر کے باہر سے لاک لگا دیا

وہ عورت جو فرسٹ ایڈ باکس رکھ کر اپنے ہاتھ دھور ہی تھی کہ مہرماہ کو واشروم کا
دروازہ بند کر کے لاک لگاتے دیکھا تو جلدی سے دروازہ کھولنے کا کہا۔۔۔۔

مگر مہرماہ نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے جلدی سے کمرے سے نکل کر کمرے کو بند
کر دیا اور ادھر ادھر دیکھ کر باہر جانے کا راستہ ڈھونڈنے لگی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنے دھیان میں پیچھے اور ارد گرد کی طرف دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی کہ اپنے
سامنے موجود دیوار سے اس کا سر زور سے ٹکرایا

ہائے میرا سر۔۔۔۔ اس نے اپنا سر پکڑتے ہوئے سامنے دیکھا تو اپنا سر بھول کر سامنے
موجود دیوار کی جگہ ضمخام کو کھڑا دیکھا تو اپنا سانس ہی روک لیا اور پیچھے کی طرف قدم
اٹھانے لگی



ضمخام جو اپنے سٹڈی میں موجود کرسی پر بیٹھا کوئی فائل دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر کمپیوٹر کی سکرین پر پڑی جس میں مہرماہ اپنے کمرے سے نکل کر راہداری کے دائیں طرف جاتی ہوئی دکھی جسے دیکھ کر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکان نے احاطہ کیا۔۔۔۔۔

وہ ضمخام کے سٹڈی روم کی طرف ہی آرہی تھی وہ اپنی کرسی سے اٹھا اور سٹڈی سے باہر نکل کر راہداری میں کھڑا ہو گیا مہرماہ جو اپنے دھیان سے آرہی تھی اس کا سر زور سے ضمخام میں لگا تو مہرماہ کو ایسا محسوس ہوا جسے دیوار میں اس کا سر لگا ہو مہرماہ نے اپنا سر اٹھایا اور ضمخام کو دیکھتے ہوئے اپنے قدم پیچھے کو اٹھانے لگی

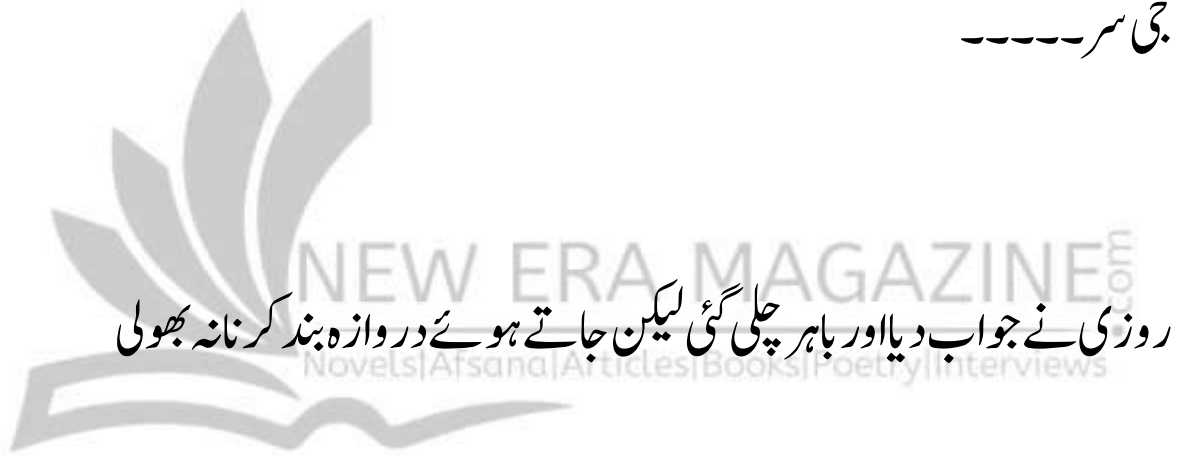
مہرماہ جو ضمخام کو اپنے سامنے دیکھ کر ایک پل کو ڈر گئی تھی لیکن جلدی خود پر قابو پاتے ہوئے آہستہ آہستہ اپنے قدم پیچھے کو لے کر بھاگنے کا سوچنے لگی وہ جو بھاگنے لگی تھی ضمخام نے اس کی سوچ پڑھتے ہوئے اس کا بازو کو جکڑا اور اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا

چھوڑو مجھے جنگلی انسان مجھے اپنے گھر جانا ہے تم یہاں مجھے قید نہیں کر سکتے میں دوبارہ کوشش کروں گی تب تک کوشش کروں گی جب تک یہاں سے بھاگ نہ جاؤں اور پولیس کے پاس جا کر سب سے پہلے تمہارے بارے میں بتاؤں گی کہ تم نے مجھے یہاں قید کیا ہوا ہے دیکھنا پھر تم بھی جیل کی سیر کرو گے تو تمہیں پتا چلے گا کہ قید ہونا کسے کہتے ہیں

مہرماہ چیختے ہوئے اس سے بول رہی تھی جو اس کی بات پر کان دھڑے بغیر اس کو کمرے میں لایا اور اسے بیڈ پر پھینکتے ہوئے واشر و م کا دروازہ کھول کر جس عورت کو مہرماہ نے بند کیا تھا اسے نکالا اور اس سے بولا

روزی جاو یہاں سے میں تم سے بعد میں بات کروں گا اور جاتے ہوئے دروازہ بند کر
جانا۔۔

جی سر۔۔۔۔

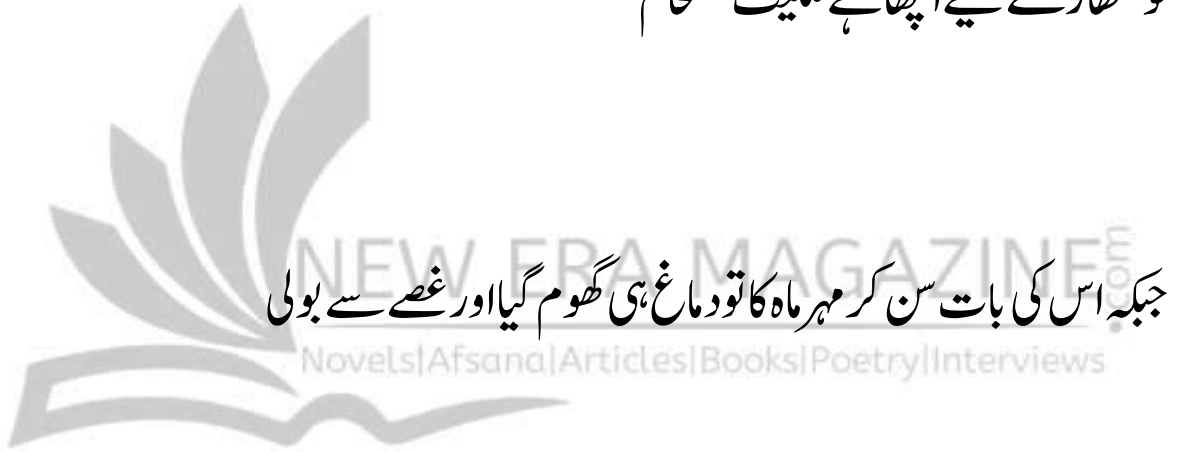


روزی نے جواب دیا اور باہر چلی گئی لیکن جاتے ہوئے دروازہ بند کرنا نہ بھولی

مہرماہ جو بیڈ سے اترنے لگی تھی ضمخام کو اپنی جانب آتا دیکھ اپنی جگہ پر جم گئی

ضمخام اس کے پاس آیا اور بیڈ پر جھکتے ہوئے اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لیا اور اس
کا چہرہ اپنے چہرے کے سامنے کرتے ہوئے سرد لہجے میں بولا

تم ضمخام شیرزیاں کی ملکیت ہو میری اجازت کے بغیر یہاں سے قدم"
 تو کیا ہل بھی نہیں سکو گی تم سانس بھی میری مرضی سے لوگی تم
 میری ملکیت ہو جتنا جلدی جان
 لو تمہارے لیے اچھا ہے ملکیت ضمخام"



میں کوئی تمہاری ملکیت نہیں سنا تم نے اور نہ ہی تمہاری کوئی زر خرید غلام تم پاگل
 انسان ہو جس نے میری مرضی کے بغیر مجھے یہاں اس کمرے میں قید کیا ہوا ہے جا کر
 اپنے دماغ کا علاج کرواؤ۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔۔

وہ جو اونچی آواز میں ضمخام سے بات کر رہی تھی اپنے بالوں پر اس کی گرفت مضبوط

ہوتی دیکھ اس کی زبان کو بریک لگی

شش۔۔۔ مجھے اونچی آواز سننا بلکل پسند نہیں اور ہاں تم اس دن سے میری ملکیت ہو
جس دن میں نے خود تمہیں آزاد کیا اور شاید تم بھول رہی ہو کلب میں اور تمہارے
فلیٹ پر بھی میں نے تمہیں بچایا اور اب سے تم یہاں ہی رہو گی چاہے تمہاری مرضی ہو
یا نہ ہو۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام اپنے دوسرے ہاتھ کے انگھوٹے سے اس کا نچلا ہونٹ آہستہ آہستہ سہلاتے
ہوئے بولا

جبکہ اس کا انگھوٹا اپنے ہونٹ پر محسوس کر کے مہرماہ کی دل کی دھڑکن تیز ہو گئی اور وہ
سانس بھی تیز تیز لینے لگی جیسے آکسیجن کی کمی ہو گی ہو اسے۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اپنے ہاتھ سے اس کے انگھوٹے کو اپنے ہونٹ سے ہٹایا اس کی حالت دیکھتے ہوئے ضمخام نے بھی اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا مہرماہ نے خود پر قابو پاتے ہمت سے کہا

م۔۔ مگر میں نے تو تمہیں مجھے بچانے کے لیے نہیں بلایا تھا تم خود آئے تھے۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ کہہ تو سہی رہی ہو لیکن بچایا تو میں نے ہی ہے نہ اس لیے اب تم میرے پاس ہی رہو گی اور اب آتے ہیں تمہارے بھاگنے کی سزا کی طرف تو تمہیں بہت شوق ہے نہ روزی کو واشروم میں بند کرنے کا اب تمہیں کھانا بلکل نہیں ملے گا ایسے ہی بھوکے رہو گی جب تمہاری عقل ٹھکانے آئے گی تب میں تمہیں کچھ کھانے کو دینے کا سوچوں گا

ضمخام نے اس کے بالوں کو چھوڑتے ہوئے کہا اور اس کی بات سنے بغیر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد بھی مہر ماہ اپنے ہونٹوں پر اس کے ہاتھ کا لمس محسوس کر رہی
تھی

رامش صوفیہ کو لینے کے لیے اس کے گھر پہنچا اور گاڑی سے نکل کر اس کے دروازے
کی بل بجائی

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صوفیہ جو ابھی شاور لے کر نکلی تھی اور اس کے بال بھی بھگے ہوئے تھے جلدی سے
تو لیے سے اپنے بال ہلکے ہلکے صاف کیے اور دروازہ کھولنے چلی گئی

صوفیہ نے دروازہ کھولا تو سامنے رامش کو کھڑا پایا

آ۔۔ آپ نے بتایا نہیں تھا کہ کب آئیں گے اس لیے میں ابھی تک تیار نہیں

ہوئی۔۔۔

رامش کو دیکھتے ہوئے صوفیہ نے معصومیت سے کہا جبکہ رامش کی نظریں اس کے حویلی کی طرف تھی جو کھولے ٹراؤز اور شرٹ میں بھینگے بالوں سے اس کے لیے سراپ امتحان بنی کھڑی تھی اس کے بالوں سے پانی کے قطرے نکل کر اس کی سفید شرٹ کو بھگا رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رامش نے ایک گہرا سانس لے کر اپنے جزبات پر قابو پایا اور گھمبیر لہجے میں بولا

ہمم۔۔۔ تم تیار ہو جاؤ میں اتنی دیر انتظار کر لیتا ہوں۔۔۔

ٹھ۔۔ ٹھیک ہے آپ ان۔۔۔ اندر آ جائیں اور ٹی وی لاؤنچ میں میرا انتظار کریں میں

جلدی سے تیار ہو جاتی ہوں۔۔۔

صوفیہ نے جھجکتے ہوئے اس سے کہا اور دروازے سے ہٹ گئی تاکہ رامش اندر آسکے
 رامش نے اس کی بات سن کر اپنا سر ہلایا اور گھر کے اندر داخل ہو کر صوفیہ کے پیچھے ٹی
 وی لائونچ میں گیا اور وہاں موجود صوفیہ پر بیٹھ گیا۔۔۔

صوفیہ جو اپنے کمرے میں چینج کرنے جانے لگی تھی کچھ یاد آنے پر
 اس کی جانب پلٹی اس سے پوچھا

۔۔۔ رامش آپ کافی پیسے گے یا جو س پینا پسند کریں گے

رامش جو اپنا موبائل نکال کر استعمال کرنے لگا تھا اس کے منہ سے اپنا نام سن کر اس
 کے دل نے ایک بیٹ مس کی اور اس کو دیکھا جو اپنی انگلیوں کو مڑوڑتی ہوئی اس سے

پوچھ رہی تھی

رامش نے اس کی بات سن کر اپنا موبائل جیب میں ڈالا اور صوفیہ سے اٹھ کر اس کی جانب بڑھنے لگا اسے خود کی طرف آتا دیکھ صوفیہ اپنے قدم پیچھے کو لینے لگی۔۔۔۔

جیسے جیسے رامش اس کے قریب آ رہا تھا وہ ویسے ویسے پیچھے ہو رہی تھی یہاں تک کہ اس کو اپنے پیچھے دیوار محسوس ہونے لگی۔۔۔۔

رامش نے اس کے ارد گرد موجود دیوار پر اپنے ہاتھ رکھے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے

جزبات سے چور لہجے میں بولا

کیا چاہتی ہو کہ جو اپنے جزبات پر قابو کر کے بیٹھا ہوں اس کا بند توڑ دوں، ہم بولو

۔۔۔۔

اس کی بات سن کر صوفیہ کا پورا چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا تھا اور وہ اپنی انگلیوں کو مڑوڑنے لگی

رامش نے اسے انگلیاں مڑوڑتے دیکھا تو اس کا ہاتھ تھا مگر اس کی انگلیوں پر اپنے
ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا جبکہ صوفیہ نے اسے ایسا کرتا دیکھا تو اس کی ٹانگیں کانپنے
لگیں۔۔۔۔۔

رامش نے اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے اپنا دوسرا بازو اس کی کمر میں ڈال کر اسے اپنے
قریب کرتے ہوئے اس کے ماتھے سے بال ہٹائے اور اس پر بوسہ دیا اور اس کی
حالت کو دیکھتے ہوئے اسے چھوڑ کر کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا

صوفیہ نے جیسے اسے خود کو چھوڑتے دیکھا تو دیوار کے ساتھ لگ کر گہرے سانس لینے
لگی مگر جب رامش کی نظریں خود پر محسوس کیں تو کانپتی ٹانگوں سے جلدی سے اپنے

کمرے کی طرف بھاگی اپنے کمرے میں آکر اس نے دروازہ بند کیا اور اس کے ساتھ لگ
کرایک گہرا سانس لیا۔۔۔۔۔

جبکہ رامش کا لمس اپنے ہاتھ کی انگلیوں اور ماتھے پر محسوس کر کے اس
کے ہونٹوں پر میٹھی سی مسکراہٹ رقصاں ہوئی

رامش نے اسے ایسے بھاگتے دیکھا تو ہلکا سا قہقہہ لگایا اور واپس صوفیہ پر جا کر بیٹھ
گیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب صوفیہ کپڑے بدل کر آئی تو رامش اپنے موبائل میں مصروف تھا

۔۔۔۔۔ رامش چ۔۔۔ چلیں میں تیار ہوں

صوفیہ نے اٹکتے ہوئے رامش سے کہا جو موبائل میں مصروف تھا
 رامش نے صوفیہ کی آواز سن کر اس کی جانب دیکھا تو وہ تیار کھڑی اسی
 نظریں جھکائے کھڑی تھی

رامش نے اپنا موبائل جیب میں ڈال کر اٹھتے ہوئے اسے ساتھ چلنے کا کہا صوفیہ اس
 کے پیچھے پیچھے چھوٹے دم اٹھاتی چل رہی تھی وہ گاڑی میں بیٹھی تو رامش نے گاڑی
 سٹارٹ کرنے سے پہلے اس کی طرف دیکھا جو اپنے گود میں رکھے ہاتھوں کو گھور رہی
 تھی جبکہ چہرے میں ہلکی ہلکی سرخیاں گھلی ہوئیں تھیں

آئندہ کے بعد اپنا حولیہ درست کر کے دروازہ کھولنا اور پوچھ کر دروازہ کھولا کروا کر
 کبھی میں نے تمہیں دوبارہ اس حولیے میں کسی کے سامنے دیکھا تو تمہارے لیے اچھا
 نہیں ہوگا

رامش نے اسے تھوڑا سخت لہجے میں کہا کیونکہ اسے صوفیہ کا اپنا حولیہ دیکھے بغیر دروازہ
کھولنا بلکل بھی پسند نہ آیا تھا۔۔۔۔۔

ج۔۔۔ جی آئندہ دھیان رکھوں گی



صوفیہ نے اس کی آواز میں سختی محسوس کر کے ہلکی آواز میں کہا
رامش نے صوفیہ سے موبائل مانگا جو اس نے فوراً نکال کر دے دیا رامش نے اس میں
اپنا نمبر سیو کر کے اسے موبائل واپس کیا اور بولا

میں نے اپنا نمبر سیو کر دیا ہے جب بھی کوئی پریشانی ہو یا تمہیں لگے کہ کوئی تمہارا پیچھا
کر رہا ہے تو فوراً مجھے کال کرو گی

صوفیہ نے اس کی بات سن کر جلدی سے اپنا سر ہلایا اور اپنا موبائل واپس بیگ میں ڈال دیا۔
دیار امش نے اس کو سر ہلاتے دیکھا تو گاڑی سٹارٹ کی اور بلیک روز ویلا کی طرف چل دیا

رامش اور صوفیہ جب بلیک روز ویلا پہنچے تو رامش اسے مہرماہ کے کمرے کی طرف لے گیا مگر اسے آخری بار سمجھانا نہیں بھولا

صوفیہ یاد رکھنا مہرماہ ہمارے ساتھ ہی یہاں پر سیو ہے باہر اسے خطرہ ہے کچھ لوگ اسے مارنا چاہتے ہیں وہ تمہیں مدد کرنے کو کہے گی مگر یہ مت بھولنا اگر تم نے اس کی مدد کی تو وہ زندہ نہ رہ سکے گی

رامش کی بات سن کر صوفیہ نے اسے ایک نظر دیکھا اور اس کے چہرے پر جھوٹ کا کوئی تاثر نہ پا کر اپنا سر ہلایا تو رامش نے دروازہ کھول کر اسے اندر جانے کا کہا صوفیہ اس

پر آخری نظر ڈال کر کمرے کے اندر چلی گئی

جہاں مہرماہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے دروازہ
کی جانب دیکھا تو صوفیہ کو کھڑے دیکھ کر جلدی سے اس کے گلے جا لگی
اور جلدی سے بولی



مہرماہ کی بات سن کر صوفیہ بے بسی سے بولی

مہروس۔۔۔ سوری یار مگر میں تمہاری مدد نہیں کر سکتی انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ
تمہاری جان کو خطرہ ہے اور اس دن بھی جو لوگ تمہارے فلیٹ پر آئے تھے وہ تمہیں
مارنے آئے تھے تم صرف یہاں ہی محفوظ ہو۔۔۔۔۔

کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم کوئی اور بات کرتے ہیں۔۔۔

مہر ماہ صوفیہ کو بیڈ پر اپنے ساتھ بیٹھاتے ہوئے بولی مہر ماہ کی بات سن کر صوفیہ تھوڑا پر سکون ہوئی اور اپنے آنسوؤں کو روک کر اپنا چہرہ صاف کیا اور اس کے بابا کی کال کے بارے میں بتانے لگی

مہر و تمہارے بابا کا فون آیا تھا وہ تم سے بات کرنا چاہتے تھے میں نے انہیں کہا تھا کہ تمہارا موبائل نہیں مل رہا اس وجہ سے تم کال نہیں اٹھا رہی انہوں نے تمہارے بارے میں پوچھا تھا میں نے بتا دیا تھا کہ تم ٹھیک ہو وہ کہہ رہے تھے کہ بعد میں کال کر کے تم سے بات کریں گے

شکر ہے تم نے میرے بارے میں انہیں کچھ نہیں بتایا ورنہ وہ پریشان ہو جاتے

مہرماہ نے صوفیہ کی بات سن کر کہا وہ ابھی اپنے بابا کو کوئی ٹینشن نہیں دینا چاہتی
تھی۔۔۔۔

یہ تمہارے پاؤں پر کیا ہوا ہے مہر۔۔۔۔



صوفیہ نے اس کے پاؤں پر موجود پیٹی دیکھ کر پوچھا
کچھ نہیں یہاں میز سے ٹکرا کر گر گئی تھی اور پاؤں پر چوٹ لگ گئی اب تو ٹھیک ہے بس
ہلکا ہلکا سادہ دھوتا ہے جب کھڑی ہوتی ہوں

مہرماہ اپنے پاؤں کو ہلا کر بولی

ابھی صوفیہ مہرماہ سے کوئی اور بات کرنے ہی لگی تھی کہ رامش دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور صوفیہ کو چلنے کا کہا جبکہ رامش کی بات سن کر مہرماہ فوراً بولی

مگر ابھی تو یہ آئی ہے اتنی جلدی آپ اسے واپس لے جا رہے ہیں تھوڑی دیر بیٹھنے تو دیں

ضمخام نے کہا ہے یہ تمہاری سزا ہے کہ جب تک وہ نہ کہے تو کوئی تم سے نہیں ملے گا اور نہ ہی تمہیں کسی سے ملنے کی اجازت ہے



رامش نے مہرماہ کو جواب دیتے ہوئے صوفیہ کی طرف دیکھا تو وہ جلدی سے اٹھ کر مہرماہ کے گلے لگی اور بولی کوئی بات نہیں ہے صوفیہ میں تم سے دوبارہ ملنے آؤ گی

اس زکام (ضمخام) کو تو میں دیکھ لوں گی کمینہ انسان میری دوست کو بھی مجھ سے تھوڑی دیر ملنے نہیں دے رہا۔۔۔۔۔۔۔۔

صوفیہ کی بات سن کر مہرماہ بولی جبکہ اس کے ضمخام کو زکام کہنے پر رامتش نے اپنی ہنسی
دبائی اور صوفیہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی

جب رامتش صوفیہ کے گھر پہنچا اور صوفیہ گاڑی سے باہر نکلنے لگی تو رامتش نے اس کا ہاتھ
پکڑ کا اسے روکا اور اس کا رخ اپنی جانب کر کے اس کا چہرہ دیکھا جہاں آنسوؤں کے ہلکے
ہلکے نشان دکھ رہے تھے رامتش نے ان نشانوں پر اپنا انگھوٹا پھیرا اور صوفیہ سے پوچھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم روئی تھی؟

ہاں۔۔۔ وہ مہرماہ سے جب ملی تب روئی تھی

صوفیہ نے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹھاتے ہوئے کہا جب کہ اس کی یہ حرکت

رامش کو سخت ناگوار گزری اس لیے اسے بنا کچھ کہے رامش نے اس کا بازو چھوڑ دیا اور
سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

صوفیہ نے اس کا موڈ بدلتا دیکھا تو کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ رامش نے اسے کچھ بھی کہنے کا
موقع نہیں دیا اور اسے جانے کا کہا جبکہ اس کی بات سن کر صوفیہ تیزی سے گاڑی سے
باہر نکلی اور گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا تب ایک آنسو اس کی
آنکھ سے گرا بھی وہ زور و شور سے رونے ہی والی تھی کی اس کو اپنے ڈیڈ کی آواز سنائی
دی جو پوچھ رہے تھے کہ

صوفیہ تم آگئی ہو بیٹا۔۔۔۔

جی ڈیڈی آگئی ہوں میں اور آپ کی تو فلائٹ

تھی نہ آج ڈیڈی۔۔۔۔ صوفیہ نے جلدی سے اپنا چہرہ صاف کیا اور ٹی وی لاؤنچ میں

داخل ہوتے بولی

وہ میری فلائٹ کینسل ہو گئی تھی صوفیہ اس وجہ سے واپس آیا ہوں اب میری کل کی
فلائٹ ہے اور بیٹا میرا دو مہینوں کا ٹریپ ہے مجھے میرے بوس ایک پروجیکٹ کے
سلسلے میں بھیج رہے ہیں میں جانا تو نہیں چاہتا تھا مگر یہ پروجیکٹ میں نے ہی ڈیزائن کیا

ہے۔۔۔۔



کوئی بات نہیں بابا میں بیچ کر لوں گی اور آپ نے کیا کھانا ہے بتادیں میں فریش ہو کر بنا
دیتی ہوں۔۔۔۔

صوفیہ نے آہستہ آواز میں کہا

کچھ بھی بنا دو میں کھا لو گا میری چھوٹی سی جان۔۔۔۔۔

انہوں نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا جبکہ ان کی بات سن کر صوفیہ فریش
ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔



نکاح سپیشل ♥

رامش ضمخام کو مہرماہ کے متعلق ساری معلومات دے چکا تھا جسے ضمخام نے اچھے سے
دیکھ اور پڑھ لیا تھا تاکہ وقت پڑنے پر مہرماہ کو بلیک میل کر سکے

ضمحمام جو ابھی کانفرنس کال سے فارغ ہوا تھا کہ رامش اس کے سٹڈی میں داخل ہوا اور
اس کے پاس بیٹھ کر ہچکچاتے ہوئے بولا

مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ میں بھی صوفیہ سے
کل نکاح کر لوں۔۔۔۔

رامش نے یہ فیصلہ بڑا سوچ سمجھ کے کیا تھا اسے پہلی دفعہ کوئی لڑکی اپنے دل کے
قریب لگی

رامش کی بات سن کر ضمحمام اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

ویسے تجھے شرم نہیں آتی مجھ سے ایسی بات کرتے ہوئے تجھے تو ڈیڈ
سے بات کرنا چاہیے تھی تاکہ وہ تیری یہ خواہش پوری کر سکے ویسے

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن کیا دوسری پارٹی (صوفیہ) راضی ہے ---

ہمم وہ راضی ہے تم اپنی بات کر دو گے نہ میرا ساتھ جیسے میں دے رہا ہوں ورنہ ماسٹر کو پتا چل گیا کہ تم کیا کر رہے ہو ان کی پیٹھ پیچھے تو --- آگے تم خود جانتے ہو



ر ا م ش نے اسے شیر زیاں کے نام سے دھمکایا
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کی بات سن کر ضمخام قہقہ لگا کر گویا ہوا

لیکن تم یہ بتانا مت بھولنا کہ یہ نایاب آئیڈیا آپ کا ہی ہے۔۔۔ اور ویسے بھی ہم دونوں نے ہر کام ساتھ کیا ہے تو یہ کام بھی ساتھ کریں گے

رامش نے اس کا جواب سن کر پر سکون سانس خارج کیا اسے امید تھی کی ضمنیام کبھی
بھی اسے ناامید نہیں کرے گا

ان سب کی گینگ کارول تھا کہ جب بھی گینگ کا سربراہ کسی لڑکی سے شادی کرتا ہے تو
اسے ایک خاص بریسلٹ دیا جاتا تھا جب بھی کوئی اس بریسلٹ کو دیکھتا تو جان جاتا کہ یہ
کسی گینگ کے سربراہ کی بیوی ہے پھر اگر کوئی بھی گینگ اس کو نقصان پہنچائے گا تو اس
گینگ کو ختم کر دیا جائے گا جیسے البرٹونے شیرزیاں کی بیوی کو قتل کیا تو ان کے پورے
گینگ کو ختم کر دیا گیا

مہرماہ کی حفاظت کی وجہ سے رامش نے ضمنیام کو مہرماہ سے نکاح کرنے کا آئیڈیا دیا جو
کے کارآمد بھی تھا کہ کوئی بھی اسے نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرے گا

مہرماہ اٹھی تو اس کے پیٹ سے بھوک کی وجہ سے آوازیں آرہی تھیں اس نے صرف کل صبح کا ناشتہ کیا تھا وہ براسا منہ بناتی اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی جب واپس آئی تو بھوک سے نڈھال وہ بیڈ پر گرنے کے انداز سے لیٹی اور دوبارہ یہاں سے نکلنے کا کوئی نیا طریقہ سوچنے لگی مگر بھوک کی وجہ سے اس سے کچھ سوچا نہیں جا رہا تھا

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کل والی عورت یعنی روزی اندر آئی جبکہ اس کے ہاتھ میں مہرماہ کا بیگ تھا وہ مہرماہ کا بیگ سائیڈ پر رکھتی بولی

سرنے کہا ہے آپ فریش ہو کر کپڑے بدل لیں وہ تھوڑی دیر میں آپ سے ملنے آئیں گے

روزی نے اپنی بات مکمل کی اور ساتھ ہی واپس چلی گئی

مہرماہ نے جلدی سے اٹھ کر بیگ کھولا اور اس میں سے ایک ڈریس نکالا اور شاور لینے
چلے گی اُسے ویسے بھی کل کے موجود کپڑوں سے الجھن ہو رہی تھی

صوفیہ جو ابھی سوئی ہوئی ہی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا اس نے کالر آئی ڈی دیکھے بغیر
فون اپنے کان سے لگایا اور نیند میں ڈوبی آواز سے پوچھا



رامش بات کر رہا ہوں تیار ہو جاؤ ایک گھنٹے بعد میں تمہیں تمہارے گھر سے پک کر
لوں گا۔۔۔

فون کی دوسری جانب سے رامش کی آواز گونجی تو اس کی نیند بھک سے اڑ گئی اور وہ
جلدی سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

میں تیار تو ہو جاؤں گی م۔۔۔ مگر جانا کہاں ہے؟

مہرماہ سے ملوانے لانا ہے فکر مت کرو کھا نہیں جاؤ گا تمہیں۔۔۔۔۔



رامش نے جواب دیا

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

صوفیہ نے جواب دیا تو رامش نے اس کا جواب سن کر کال کاٹ دی جبکہ اس کے اسے کال کاٹنے پر اس نے برا سامنہ بنایا اور جلدی سے اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی اس کے ڈیٹی تو صبح پانچ بجے کی فلائٹ سے جا چکے تھے اور اب وہ گھر میں اکیلی ہی تھی

صوفیہ جو کب سے رامش کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا کہ اچانک گھر کی گھنٹی بجی تو وہ تیزی سے دروازہ کھولنے بڑھی اس نے دروازہ کھولا تو سامنے رامش نہیں کوئی اور شخص کھڑا تھا اس نے اپنے کان سے موبائل لگایا ہوا تھا جو اس نے صوفیہ کو پکڑا یا صوفیہ نے فون کان سے لگایا تو دوسری جانب سے رامش کی آواز گونجی

مجھے ایک ضروری کام کرنا ہے تم جیکسن کے ساتھ آ جاؤ میں تم سے وہاں ہی ملوں گا اور اگر تمہیں کوئی پرولم ہے تو بتا دو۔۔۔۔

نہیں ٹھیک ہے میں جیکسن کے ساتھ ہی آ جاؤں گی

صوفیہ نے دھیمی آواز میں جواب دیا

ہمم۔۔۔۔ صحیح جیکسن کو فون دو

رامش نے کہا تو صوفیہ نے فون جیکسن کو دے دیا رامش نے جیکسن سے کچھ کہا اور فون بند کر دیا جیکسن کے ساتھ وہ گاڑی میں بیٹھی اور وہ لوگ بلیک روز مینشن روانہ ہو گئے

مہر ماہ جو کب سے کمرے میں بیٹھی زکام (اوہ سوری ضمنام) کا انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ اس سے بات کر سکے اور کھانے کو کچھ مانگ سکے لیکن وہ تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر دروازہ ناک کرنے ہی والی تھی کہ ضمنام دروازہ کھول کر اندر آیا اور اسے ساتھ چلنے کا کہا جب وہ اپنی جگہ سے نہ ہلی تو ضمنام اس کا بازو پکڑ کر ساتھ گھسیٹنے ہی لگا

تھا کہ وہ اس کا ارادہ جان کر جلدی سے اس کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔

ہم کہاں جا رہے ہیں؟ کہیں تم مجھے قتل تو نہیں کرنے لگے اگر ایسا سوچ رہے ہونہ تو دیکھنا میں بھوت بن کر تمہارے پیچھے پڑ جاؤں گی اور تمہیں بھی اپنے ساتھ بھوت بناؤں گی۔۔۔



اگر تم نہیں چاہتی کہ میں تمہاری زبان کاٹ دوں تو منہ بند کر کے چلو اور ہم کہاں جا رہے ہیں یہ ابھی تمہیں پتا چل جائے گا۔۔۔۔۔

ضمخام اسے کرخت آواز میں بولا تو وہ چپ چاپ اس کے پیچھے جانے لگی وہ راہداری سے گزر کر دائیں طرف موجود تیسرے کمرے میں داخل ہوئے تو اندر رامتش اور اس کے

ساتھ پانچ چھ اور لوگ موجود تھے

یہاں بیٹھو ضمنحام نے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کا کہا اور مولوی سے نکاح شروع کرنے کا کہا
جبکہ مہر ماہ تو نکاح کا سن کر ہی بدک کر اٹھنے لگی کہ ضمنحام نے اس کا ارادہ جان کر اس کا
بازو پکڑ لیا تاکہ وہ اٹھ نہ سکے

میں تم سے بالکل بھی نکاح نہیں کروں گی ضمنحام اور جانے دو مجھے تم جتنی مرضی
کوشش کر لو میں تم سے کبھی بھی نکاح نہیں کروں گی

مہر ماہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو ضمنحام نے اس کے بازو پر گرفت مضبوط کر کے اپنا
غصہ ضبط کیا اور اپنی جیب سے موبائل نکالا اور مہر ماہ کو دکھایا

جبکہ مہر ماہ تو اس کے موبائل میں اپنے بھائیوں کی تصویر دیکھ کر ہی ساکت رہ گئی وہ سعد

اور معید کی تصویر تھی جس میں وہ ہائی سکول میں موجود اپنے دوستوں کے ساتھ کلاس
میں بیٹھے تھے

تمہارے پاس یہ تصویر کہاں سے آئی۔۔۔۔۔

مہرماہ نے پوچھا لیکن اگلے ہی پل اس کے ذہن میں جھماکہ ہوا اور وہ غصے سے کانپتی ہوئی
آواز میں بولی



تم نے اگر انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی تو میں تمہارا قتل کر دوں گی گھٹیا
انسان۔۔۔۔۔

ضمخام نے اس کی بات سن کر غصے سے دھاڑا

بکو اس بند کرو اپنی اگر چپ چاپ ابھی نکاح نہ کیا تم نے تو تمہارے بھائیوں کو ایسی جگہ
غائب کروں گا کہ دوبارہ تم ان کی شکل بھی نہ دیکھ سکو گی اگر ان کی سلامتی چاہتی ہو تو
چپ چاپ جو ہو رہا ہے ہونے دو۔۔۔۔۔

مہر ماہ اس کی بات سن کر ڈر گی اور جلدی سے سر ہلایا اسے اپنے بھائی اپنی جان سے زیادہ
عزیز تھے وہ کیسے ان کی جان اپنی وجہ سے مشکل میں ڈال دیتی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمیمہ نام نے دوبارہ نکاح شروع کروایا تو مہر ماہ نے کڑوا گھونٹ پی کر نکاح قبول کر ہی لیا
جب نکاح مکمل ہو گیا تو ضمیمہ نام راہ مش کے گلے ملا

جبکہ مہر ماہ مسلسل زمین کو گھور رہی تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر اس
نے دروازہ کی طرف دیکھا تو وہاں صوفیہ کو کھڑے پایا مگر وہ اپنی جگہ
سے اٹھی نہیں ویسے ہی اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

صوفیہ اس کے قریب آنے ہی لگی تھی کہ رامش نے اس کا ہاتھ پکڑا اور کمرے سے باہر لے گیا مہر ماہ انھیں کمرے سے باہر جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی کہ ضمنحام کی دھیمی آواز اسے اپنے کان کے قریب سنائی دی۔۔۔۔

کیسا محسوس ہو رہا ہے مسز ضمنحام شیر زیاں؟ ویسے تم خاموش زیادہ اچھی لگ رہی ہو اور ابھی ایک اور سرپرائز باقی ہے تمہارے لیے۔۔۔۔

مہر ماہ نے اس کی بات سنی تو کچھ سوچ کر اس کی طرف دیکھ کر بولی۔۔۔۔

تمہاری بیوی بن کر مجھے زکام ہو رہا ہے ضمنحام اور ہنہ۔۔۔ مجھے پتا ہے تمہارا سرپرائز کیا ہے اب تمہارا وہ چمچا رامش میری دوست کو فورس کر کے اس سے نکاح کرے گا تبھی وہ اسے باہر لے کر گیا ہے تاکہ اسے بھی دھمکا سکے تم سب ایک جیسے ہو گھٹیا

پہلی بات تو ضمخام کو کچھ خاص سمجھ نہ ئی جبکہ اس کی دوسری بات سن کر ضمخام قہقہہ لگا
 کر اس سے بولا جواب اسے گھور رہی تھی

ویسے سمجھدار تو کافی ہو تم لیکن سارا سر پر اتر تم نے خراب کر دیا اور جو تم ہمیں گھٹیا کہہ
 رہی ہو ابھی تم نے گھٹیا پن دیکھا نہیں ہے اس لیے دوبارہ یہ لفظ بولنے سے پہلے سو بار
 سوچنا ورنہ تمہیں اپنا گھٹیا پن دکھانے میں دیر نہیں کروں گا

اس کی بات سن کر مہر ماہ خاموشی سے دوبارہ سے زمین کو گھورنے لگی اور ضمخام
 دوسرے آدمیوں سے باتیں کرنے لگ پڑا

رامش صوفیہ کو باہر لایا اور ساتھ والے کمرے میں لے جا کر اس کا ہاتھ چھوڑا تو صوفیہ

نے فوراً اس سے پوچھا

مہر ماہ اس کمرے میں کیا کر رہی ہے رامش؟۔۔۔

اس کا نکاح ضمخام سے ہوا ہے ابھی وہ اس کی حفاظت کے لیے کیا گیا ہے تاکہ کوئی اسے نقصان نہ پہنچائے فلحال اس بات کو چھوڑو اور میری بات سنو میں تم سے ابھی نکاح کرنا چاہتا ہوں امید ہے تمہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی وہ جو مہر ماہ کے نکاح کا سن کر نہیں سمجھلی تھی کہ اس کی اگلی بات سن کر تو وہ

ساکت ہی رہ گئی اور کانپتی ہوئی آواز میں گویا ہوئی

میں یہ کیسے کر سکتی ہوں رامش وہ بھی ڈیڈی کے بغیر اتنا بڑا فیصلہ۔۔۔۔

یہ فیصلہ تمہارا ہے صوفیہ نکاح ابھی یا تو پھر کبھی نہیں ہوگا اگر تمہارا انکار ہوا تو میں
دوبارہ کبھی تم سے نہیں ملوں گا

رامش جو ایسی ہی بات کی توقع کر رہا تھا اس کی طرف دیکھتے ہوئے سرد آواز میں بولا
جبکہ اس کی بات سن کر صوفیہ نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھا اور کچھ بولنے ہی لگی
تھی کہ رامش نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی صوفیہ صرف ہاں یا نہ میں جواب دو کہ ابھی مجھ سے
نکاح کرو گی یا نہیں۔۔۔۔

صوفیہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور کچھ سوچتے ہوئے ہاں میں جواب دے دیا رامش کا
خود سے دور جانے کا سوچنا ہی اس کے لیے سوہانے روح تھا اور اسے امید تھی کہ وہ
اپنے ڈیڈ کو منالے گی

رامش نے اس کا جواب سن کر پر سکون سانس خارج کیا اور اسے اپنے ساتھ دوسرے
کمرے میں لے گیا جہاں سب کی موجودگی میں دونوں کا نکاح ہو گیا۔۔۔۔



مہر ماہ اٹھوا اور میرے ساتھ چلو ورنہ مجھے تمہیں دوبارہ گھسیٹ کر لے جانے میں کوئی
پرولم نہیں۔۔۔۔



ضمخام جو سب کے کمرے سے جانے کے بعد مہر ماہ کو اٹھنے کا دوبار کہہ چکا تھا مگر وہ تھی
کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی مسلسل زمین کو ہی گھور رہی تھی ضمخام نے اب کی
بار اس کا بازو پکڑ کر کہا مگر جیسے ہی اس نے مہر ماہ کا بازو پکڑا تو مہر ماہ کے منہ سے درد سے
کراہ نکلی

آہ۔۔۔۔ چھوڑو میرے بازو کو پہلے ہی تمہاری وحشی گرفت سے اس میں درد ہو رہی
اور تم دیکھ نہیں سکتے میرے پاؤں پر کل چوٹ لگی تھی درد ہو رہا ہے مجھ سے چلا نہیں
جائے گا جاؤں یہاں سے مجھے تھوڑی دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔۔۔

مہر ماہ درد سے کراہتے ہوئے ضمخام سے بولی۔۔۔۔۔

ضمخام نے اس کی بات سن کر ایک نظر اس کے پاؤں کو دیکھا جہاں پٹی میں سے ہی
خون نظر آ رہا تھا اور ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے آگے بڑھ کر اسے اپنی باہوں میں اٹھ لیا

جبکہ اس کے اس طرح اچانک اٹھانے پر مہر ماہ کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی اور اس نے جلدی
سے ضمخام کی گردن میں اپنا ایک بازو حائل کر کے دوسرے ہاتھ سے اس کی شرٹ کا
کالر اپنے ہاتھ میں دبوج لیا

تم نہایت ہی کوئی پہنچے ہوئے کمینے انسان ہو اتارو مجھے نیچے میں خود چل کر جاؤں گی لیکن
ایسے تو بالکل بھی تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی

مہرماہ جیسے ہی بولی ضمخام نے اسے ڈرانے کے لیے اس پر اپنی گرفت ہلکی کر دی اس
کے ایسا کرنے سے مہرماہ نے اپنے بازو کی گرفت اس کی گردن کے گرد مضبوط کر دی



ضمخام اپنے گلے پر اس کی گرفت مضبوط ہوتے دیکھ کر بولا

ہنہ۔۔۔ برائی دنیا سے جلدی ختم نہیں ہوتی اور میری اتنی نازک گرفت سے تو تم کبھی
بھی مر نہیں سکتے۔۔۔ چلو اب تم نے مجھے اٹھا ہی لیا ہے تو مجھے میرے کمرے تک بھی
لے جاؤ

اس نے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے کہا جبکہ اس کی باتیں سن کر ضمخام کا
دل تو کیا کہ اسے یہاں ہی گرا دے مگر اس کا معصوم سا چہرہ دیکھ کر اسے اٹھا کر وہ اپنے
کمرے میں لے گیا

یہ وہ کمر تو نہیں ہے جس میں میں پہلے تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہر و کمرے کے دیکھتے ہوئے بولی جو کالے اور سفید رنگ سے رنگا ہوا تھا اور نہایت ہی
نفاست سے ہر چیز کو اس کی جگہ پر سیٹ کیا گیا تھا

ہممم۔۔۔۔ یہ میرا کمر ہے اب سے تم یہاں ہی رہو گی میرے ساتھ۔۔۔۔

وہ جو ابھی بول ہی رہا تھا کہ مہر ماہ اس کی بات بچ میں کاٹے ہوئے چیخنی

کبھی بھی نہیں میں تمہارے ساتھ اس کمرے میں رہوں گی دوسرے کمرے میں ہی
رہوں گی میں اور اسی کمرے میں مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔۔

ابھی اس نے اپنی بات مکمل بھی نہ کی تھی ضمخام نے اس کے باقی کے الفاظ اپنے
ہونٹوں میں قید کر لیے۔۔۔۔۔

جبکہ اس کی حرکت پر مہر ماہ ساکت رہ گئی اور جلدی سے ہوش میں آتے ضمخام کے
کندھے پر مکہ مارنے لگی ضمخام نے اس کے ہونٹوں کو آزاد کر کے اسے چھوڑ دیا مہر ماہ جو
اس سب کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی سیدھا بیڈ پر گری اور بے ساختہ ہی اس کے
منہ سے چیخ نکل گی

تم گندے انسان میرے ساتھ یہ گھٹیا حرکت دوبارہ کرنے کی کوشش کی تو میں تمہارا

چہرہ نوج لوں کی----

خود کو بیڈپر محسوس کرنے کے بعد وہ اپنے ہونٹوں کو ایک ہاتھ سے رگڑتے ہوئے بولی

تم نے بہت اچھا کیا جو مجھے یاد دلادیا بھی تمہارے ناخن میں خود کا ٹٹا ہوں اور مجھے بالکل
بھی امید نہیں تھی کہ تمہارے سڑے ہوئے منہ کا اتنا اچھا ذائقہ ہوگا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام اس کی بات سن کر الماری کی طرف جاتا ہوا بولا

جب کہ اس کی بات سن کر اس کا چہرہ شرمندگی اور غصے سے سرخ پڑ گیا

تمہارا منہ ہوگا سڑا ہوا ز کام کی دکان-----ہنہ

وہ منہ بناتے ہوئے اس سے بولی۔۔۔

جبکہ خود کو ز کام بلانے پر ضمخام جو الماری میں سے کچھ نکال رہا تھا اس کی طرف مڑتے ہوئے اسے ایک گھوری سے نوازا اور جلدی سے الماری بند کر کے اس کی طرف آیا اور اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا



اپنا منہ بند کر کے میری بات غور سے سنو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اس کے قریب بیٹھنے پر مہرماہ اس کی بات پر دھیان دیے بغیر پیچھے کو کھسکنے لگی

ضمخام نے جب اسے اپنی بات پر دھیان نہ دیتے اور پیچھے کھسکتے دیکھا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا اور بولا

میری بات غور سے سنو بعد میں پیچھے ہٹنا میں فلحال کچھ بھی نہیں کروں گا اس لیے
میری بات کی طرف دھیان دو

مہرماہ جو اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی اس کی بات سن کر رک گئی اور اس
کی بات سننے لگی

ضمخام نے ایک بریسلٹ نکالا اور اس کی دائیں کلائی پکڑ کر اس میں پہنانے لگا اور ساتھ
ہی مہرماہ سے بولا

یہ جو بریسلٹ ہے تم کبھی بھی نہیں اتارو گی یہ مصیبت کے وقت تمہارے کام آئے گا
اور کیسے کام آئے گا یہ وقت آنے پر تمہیں پتا چل جائے گا

مہرماہ نے اس کی بات سن کر اپنا سر ہلایا اور بریسلیٹ کو دیکھنے لگی جس میں لال رنگ کے بڑے پتھر جڑے تھے اور اس کے ساتھ گولڈن رنگ کے چھوٹی موتی تھے مکمل طور پر وہ بریسلیٹ خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا وہ بریسلیٹ دیکھنے میں ہی کافی مہنگا لگتا تھا

لیکن یہ بریسلیٹ تو کافی مہنگا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
مہرماہ ہلکی آواز میں منمنائی
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں یہ زیادہ مہنگا نہیں ہے تم بس اسے اتارو گی نہیں اور اب سے تم اس پورے مینشن میں گھوم سکتی ہو تمہیں ایک کمرے میں بند نہیں رہنا ہوگا

اس نے مہرماہ کو بولتے ہوئے اس کی کلائی پر اپنے لب رکھے اور مہرماہ کے سمجھنے سے پہلے ہی اس کی کلائی چھوڑ کر جلدی سے کھڑا ہو کر واشر روم کی طرف بڑھ گیا جبکہ مہرماہ جو

ابھی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ ہوا کیا ہے جب سمجھ آئی تو اسے خونخوار نظروں
سے دیکھا جو واشر روم کی طرف جا رہا تھا

ضمخام فرسٹ ایڈکٹ لایا اور مہرماہ کے پاس بیٹھ ہی تھا کہ مہرماہ فوراً پیچھے ہو گی اور اسے
خونخوار نظروں سے گھورنے لگی

اپنا پاؤں آگے کروپیٹی کرنی ہے جلدی کرو میرے پاس وقت نہیں ہے مجھے ضروری
کام سے جانا بھی ہے

ضمخام اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی مسکراہٹ چھپا کر بولا مہرماہ نے اس کی بات سن
کر منہ بناتے ہوئے اپنا پاؤں آگے کیا ضمخام نے اس کے پیٹی کرنے کے بعد اسے اپنا بازو
دیکھانے کا کہا۔۔۔

تو اس کی بات سن کر مہرماہ بدک کر پیچھے ہونے لگی جبکہ ضمخام نے اسے زبردستی پکڑتے ہوئے اس کے بازو سے شرٹ اوپر کی تو وہاں پر اپنی انگلیوں کے نشان دیکھ کر اسے افسوس ہوا ایسا کرنے پر اس نے مہرماہ کی مزاحمت کو نظر انداز کر کے وہاں پر اپنے لب رکھے جیسے اپنی طرف سے دی گئی تکلیف کا ازالہ کر رہا ہو۔۔۔۔۔

جبکہ مہرماہ اسے ایسا کرتے دیکھ گہرے گہرے سانس لینے لگی جانتی تھی اسے چھوڑنے کا کہنا بے کار ہے وہ اپنی مرضی سے ہی اس کو چھوڑے گا ضمخام نے اپنے لب وہاں سے ہٹا کر دوائی لگائی اور اسے آرام کرنے کا کہہ کر کمرے سے چلا گیا جبکہ مہرماہ کو اس کا لمس ابھی تک اپنے بازو پر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

نکاح کے بعد رامش صوفیہ کو اپنے کمرے میں چھوڑ کر اسے ضروری کام کا کہہ کر چلا گیا صوفیہ صوفیہ پر بیٹھے اس کا انتظار کرتے ہوئے اپنی ہی سوچوں میں گم تھی اس نے یہ قدم اٹھا تو لیا تھا مگر اب اسے ٹینشن ہو رہی تھی کہ وہ کیسے اپنے ڈیڈ کو بتائے گی مگر یہ

سوچ کر تھوڑا پر سکون ہو گئی کہ جب وہ دو مہینے بعد آئیں گے تو وہ انھیں خود بتا دے گی

رامش اپنا کام کر کے جب کمرے میں داخل ہوا تو صوفیہ کو سوچوں میں گم پایا تو وہ چلتا
ہوا اس کے پاس آیا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا

اپنے ساتھ کسی کی موجودگی کو محسوس کر کے صوفیہ نے ساتھ دیکھا تو
رامش کو دیکھ کر اس کی چیخ نکل گئی اسے ڈرتا دیکھ کر رامش ہلکا سا
مسکرایا اور اس کا ہاتھ پکڑا اسے اپنے قریب کیا اور آہستہ سے اس ماتھے
پر لب رکھتا بولا

نکاح مبارک مسز۔۔۔۔۔

آپ کو بھی مبارک ہو۔۔۔۔۔ صوفیہ نے اس کی بات سن کر میٹھی سی مسکان سجا کر

کہا

رامش نے اپنی جیب سے ایک لاکٹ نکالا اور صوفیہ کا رخ موڑ کر اس کے بال ایک طرف کر کے اس نے ایک خوبصورت لاکٹ جس کے درمیان میں ایک چھوٹا سا پھول بنا ہوا تھا اسے پہنایا اور اس کی گردن پر بوسہ دیا تو اس کے لب اپنی گردن پر محسوس کر کے صوفیہ کانپ گئی جسے محسوس کر کے رامش نے مسکرا کر اپنے لب ہٹا لیے مگر اس کی مسکراہٹ تب سمٹی جب اس نے اس کی گردن سے نیچے ایک کٹ کا نشان دیکھا اس نے اپنی انگلی اس کے کٹ پر پھیری تو صوفیہ ہلکا ہلکا کپکپانے لگی

یہ کٹ کیسے لگا تمہیں صوفیہ۔۔۔۔۔۔ رامش نے ہلکی آواز میں پوچھا

و۔۔ وہ تین سال پ۔۔ پہلے میرا ایکسڈنٹ ہوا تھا تو اس میں یہ کٹ لگا تھا کیا آپ کو اس سے کوئی مسئلہ ہے کہ میرے کٹ کا نشان ہے۔۔۔۔۔۔

صوفیہ نے اسے بتاتے ہوئے آخر میں کانپتی آواز میں ہلکا سا منمناتے ہوئے پوچھا

بلکل بھی نہیں یہ نشان تو تمھاری ہمت و حوصلہ ظاہر کرتا ہے کہ کیسے بہادری سے تم نے اپنی تکلیف برداشت کی۔۔۔ اور یہ تمھیں اور خوبصورت بناتے ہیں

اس کی بات سن کر رامتش اس کٹ پر بوسہ دے کر بولا اور اسے اپنے حصار میں لے لیا
صوفیہ اس کا جواب سن کر پر سکون سی اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند گئی



میلان، اٹلی:

یہ ایک کلب کا منظر تھا وہاں ایک کونے کے بنے میز پر بیٹھا زینق ہاتھ میں سگریٹ

پکڑے اپنے دائیں پیر کو مسلسل ہلاتے سامنے سٹیج پر موجود لڑکی پر اپنی نظریں گاڑے
 بیٹھا تھا جو ڈانس کر رہی تھی اس لڑکی کے ڈانس مکمل کر کے سٹیج سے جانے کے بعد وہ
 اپنی جگہ سے اٹھا اور کلب سے باہر نکل گیا

کلب سے باہر آ کر وہ گہرے گہرے سانس لینے لگا جسے کلب کی فضا اس کے لیے گھٹن کا
 باعث ہو وہ کلب کی پچھلی سائیڈ پر دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا

کلب سے باہر وہی ڈانس والی لڑکی آئی اور اپنے راستے چلنے لگی زینق نے اسے اتنا دیکھا تو
 سگریٹ کا آخری کش لے کر اس نے سگریٹ زمین پر پھینک کر اپنے پاؤں سے مسل
 دی اور آہستہ آہستہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا وہ لڑکی آرام سے اپنے راستے جا رہی تھی
 جیسے اس کے پیچھے آنے سے کوئی فرق نہ پڑتا ہو یا پھر اسے زینق کی روزانہ اپنے پیچھے
 آنے کی عادت ہو چکی تھی

وہ جیسے ہی اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی اسے داخل ہوتے دیکھ کر زینق واپس چلا گیا

روم، اٹلی:

رامش نے صوفیہ کو جیکسن کے ساتھ اس کے گھر بھجوادیا تھا وہ اسے بھیجنا تو نہیں چاہتا تھا مگر اس کی ضد کی وجہ سے اسے بھیج دیا اب وہ اور ضمخام ایک ڈیل کے سلسلے میں جانے والے تھے وہ گاڑی کے قریب کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا جب اسے ضمخام آتا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دکھائی دیا

اسے آتا دیکھ کر رامش گاڑی میں بیٹھا اور ضمخام کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کی

زیک کی کوئی خبر ملی؟ آج کل بڑا خاموش ہے جو مجھے کچھ ہضم نہیں ہو رہا۔۔۔۔ اور
گودام کی سکیورٹی آج کل الرٹ ہی رکھو میں نہیں چاہتا ہم زرا بھی لا پرواہ ہوں اور وہ ہم

پر حملہ کر دے۔۔۔

ضمخام اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے رامش سے بولا

مجھے بھی یہی لگ رہا ہے کہ وہ موقع کی تلاش میں ہے کہ ہم کوئی غلطی کریں اور وہ اس سے فائدہ اٹھا سکے ویسے میں نے سکیورٹی ڈبل کروادی ہے



رامش ڈرائیو کرتا ہوا اس سے بولا

زینق کی کچھ خبر کہ کہاں ہے آج کل اور واپس کیوں نہیں آ رہا وہ؟

ضمخام نے زینق کا پوچھا

کل ہمارے ایک آدمی کا فون آیا تھا اس نے بتایا کہ وہ ہر روز ایک کلب میں جاتا ہے اور
دو گھنٹے بیٹھ کر واپس آ جاتا ہے۔۔۔۔۔

رامش ضمخام سے بولا

ہمم۔۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے کسی لڑکی کی وجہ سے وہ کلب جاتا ہے ورنہ وہ کلب جانے کا اتنا
شوقین تو نہیں اگر وہ کسی لڑکی کی وجہ سے جا رہا ہے تو اس کا پتا کرواؤ۔۔۔۔۔

رامش نے اس کی بات سن کر مسکرا کر اسے دیکھا اور بولا

بلکل ٹھیک اندازہ لگایا ہے تم نے وہ ایک لڑکی کی وجہ سے ہی جاتا ہے وہ وہاں ڈانس کرتی
ہے وہ شاید اس لڑکی کو پسند کرتا ہے

ہممم۔۔۔۔ وہ جو کر رہا ہے اسے کرنے دو فلحال اسے وہاں ہی رہنے دو اس کی یہاں
ابھی ویسے بھی ضرورت نہیں۔۔۔۔

ضمخام نے بات مکمل کر کے سیٹ سے ٹیک لگا اپنی آنکھیں موند لیں اور اپنے ماتھے کو
ہاتھ سے ہلکا ہلکا مسلنے لگا جسے سر میں درد ہو۔۔۔۔۔

رامش نے گاڑی ایک پرانی بلڈنگ سے کچھ فاصلے پر روکی وہ دونوں باہر نکلے اور بلڈنگ
کی طرف چل پڑے اس کے اندر کے اندر داخل ہوئے اور ایک کمرے میں جا کر پرانی
سی الماری کے سائیڈ پر موجود ایک بٹن دبایا تو ایک مشین سامنے آئی جس میں ضمخام
نے اپنی گینگ کا مخصوص کوڈ لکھا تو الماری ایک سائیڈ پر ہٹ گئی اور ایک لفٹ سامنے
آئی وہ دونوں اس میں داخل ہوئے جب لفٹ رکی تو دونوں باہر نکلے سامنے طویل
راہداری تھی وہ راہداری سے گزر کر ایک کمرے کے اندر داخل ہوئے جہاں ایک

باڈی گارڈ کھڑا تھا ان دونوں کو پہچان کر اس نے کمرے میں موجود ہی ایک کمرے کا
دروازہ کھولا اور وہ دونوں اندر داخل ہوئے

اندر کا منظر کسی بھی طرح اس پرانی بلڈنگ کا حصہ نہیں لگ رہا تھا وہ تو کسی مہنگے کلب کا
منظر لگ رہا تھا تیز میوزک چل رہا تھا سامنے سٹیج پر لڑکیاں ڈانس کر رہی تھی کچھ لوگ
بار پر بیٹھے شراب پیتے ہوئے انھیں دیکھ رہے تھے اور اکثر لوگ ٹیبلوں پر موجود شراب
پیتے ہوئے اپنی باتیں کر رہے تھے اور ساتھ لڑکیوں کو بھی دیکھ رہے تھے

یہ ایک ایسا انڈر گراؤنڈ کلب تھا جو بہت سے گینگ لیڈر استعمال کرتے تھے زیادہ تر اس
کلب میں ضروری ڈیلز کی جاتی تھی یہاں ڈرگزمگلنگ، ہتھیاروں کی سمگلنگ، ہیومن
ٹریفکنگ وغیرہ کی ڈیلز کی جاتی اور سب سے بڑی بات عام کلبز کی طرح یہاں کوئی بھی
کیمرہ وغیرہ نہ تھا اور فل سکیورٹی اور پرائیوسی بھی یہاں ملتی تھی

وہ دونوں ایک ٹیبل کی طرف بڑھے اور وہاں پہلے سے موجود تین لوگوں کے ساتھ بیٹھے ان سے مل کر ضمنیام اور راما مش اپنی ڈیل ڈسکس کرنے لگے جب ان لوگوں نے ڈیل کر لی تو وہ لوگ واپس جانے لگے واپس جاتے ہوئے لفٹ سے اترے تو سامنے ہی زیک اپنے ایک آدمی کے ساتھ کھڑا لفٹ کا انتظار کر رہا تھا

ضمنیام اور راما مش نے جب اسے سامنے دیکھا تو ضمنیام لفٹ سے نکل کر کچھ بولا زیک جو لفٹ میں داخل ہونے لگا تھا ضمنیام کی بات سن کر رک گیا

بہت افسوس ہوا تمہارے نقصان کا سن کر ویسے فکر مت کرو ہم " نے وہ شپمنٹ سنبھال کر اپنے پاس رکھی ہے

تم یاد رکھنا بہت جلد وہ شپمنٹ میرے پاس ہوگی اور تیار رہو کسی بھی وقت تمہاری گرل فرینڈ پر حملہ ہو سکتا ہے ویسے ہے بڑی خوبصورت وہ کیا نام ہے بھلا اس کا

ہم۔۔۔۔۔ میر۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ مہر ماہ۔۔۔۔۔ ویسے اب تک تو تمہارے
 سب دشمنوں کو مینے اس کی تصویر بھجوا دی ہے لیکن پھر بھی میرے پاس کافی
 تصویریں موجود ہیں چاہیے تو بتا دینا پارسل کر دوں گا

ضمخام کی بات سن کر زیک اس کی جانب مڑ کر پہلے غصے سے اور آخر میں جتانے والے
 انداز میں بولا

زیک کی بات سن ضمخام نے اپنا غصہ کنٹرول کیا اور اس کی طرف دیکھتے ہو طنزیہ مسکرایا
 اور سرد آواز میں بولا

تم ایک بہت ضروری بات بھول رہے ہو تم صرف تب ہی حملہ کر سکتے تھے جب وہ
 میری گرل فرینڈ ہوتی مگر افسوس تم نے دیر کر دی اب وہ میری بیوی ہے تم اس پر حملہ
 کرنے کی کوشش بھی کرو گے تو تمہاری پوری گینگ کو ختم کر دوں گا اور البرٹو کا انجام تو

تمہیں یاد ہی ہوگا

اس کی بات سن کر زیک کے مسکراتے لب سکڑ گئے وہ کیسے بھول گیا کہ ان کا اصول ہے کہ کسی بھی دوسری گینگ کے سربراہ کی بیوی پر اگر کوئی بھی گینگ حملہ کرے گی تو اس گینگ کو ختم کر دیا جاتا ہے لیکن کچھ سوچتے ہوئے دوبارہ مسکرا کر زیک نے کہا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضروری تو نہیں حملہ کر کے ہی مارا جائے وہ چھت سے گر کر مر سکتی ہے اسے فوڈ پوائزنگ ہو سکتی اسے سانپ کاٹ سکتا ہے اور اسے آکسیجن کی بھی کمی ہو سکتی ہے

جبکہ اس کی بات سن کر ضمخام نے غصے سے اپنی مٹھیاں بچینچی اور مسکرا کر اس کو بولا

ویسے یہ سب تمہارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے تمہاری گاڑی حادثے کا شکار ہو سکتی ہے

تمہیں ہارٹ اٹیک ہو سکتا ہے تمہیں بچھو کاٹ سکتا ہے کوئی تمہیں زہر دے سکتا ہے

اس کی بات سن کر زیک نے اپنے دانت کچکچائے اور اس کو بنا جواب دیے لفٹ میں
داخل ہو گیا

ضمخام اور راما مش واپس بلیک روز مینشن جارہے تھے جب راما مش ضمخام سے بولا

NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرے خیال سے ہمیں گھر کے ملازموں پر ڈبل چیک کر لینا چاہیے کوئی بھی زیک کے
ساتھ ملا ہو سکتا ہے

اچھا آئیڈیا ہے اور ویسے بھی ہم کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتے پہلے ہم موم کی حفاظت
نہیں کر سکے میں نہیں چاہتا کہ اب مہر ماہ پر میری وجہ سے حملہ ہو۔۔۔۔

وہ دونوں گاڑی سے نکل کر اپنے اپنے کمروں کی طرف چلے گئے

ضمخام کے جانے کے بعد روزی مہرماہ کو کھانا دے گی تھی پیٹ بھر کر کھانے کے بعد
اسے نیند آنے لگی تھی تو صبح مینش کو دیکھنے کا سوچ کر وہ بیڈ پر لیٹ کر سو گئی۔۔۔

ضمخام کمرے میں داخل ہوا تو مہرماہ کو بیڈ پر سویا پایا سے مہرماہ کو اپنے بیڈ پر سوتا دیکھ کر
تھوڑا عجیب لگا کیونکہ وہ جب بھی اپنے کمرے میں داخل ہوتا تو کمر خالی ہی ہوتا تھا اسے
ایک نظر دیکھ کر وہ الماری سے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلا گیا فریش ہو کر وہ اس
کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا اسے بیڈ پر اکیلا سونے کی
عادت تھی مسلسل کروٹیں بدلنے کے بعد آخر اس پر نیند مہرماہ ہو ہی گئی۔۔۔

ضمخام صبح اٹھا تو خود کے گرد مہرماہ کے بازو لپٹے پائے وہ اسے پکڑے سو رہی تھی اس
نے مہرماہ کے بازو اپنے گرد سے ہٹائے اور ٹائم دیکھا تو سات بج رہے تھے وہ اٹھا اور

فریش ہونے چلا گیا جب وہ فریش ہو کر آیا تو مہرماہ اٹھ کر بیٹھی ہوئی تھی اسے آتا دیکھ
 مہرماہ بیڈ سے اٹھی اور اس کے قریب سے گزر کر واشر روم چلی گئی مگر جاتے ہوئے
 ضمخام کے اپنا کندھا زور سے مارنا نہ بھولی جبکہ اس کی حرکت کا ضمخام پر کوئی اثر نہ پڑا

مہرماہ کے فریش ہو کر آنے سے پہلے ضمخام نے اپنے بال ڈرائے کر کے تیار کھڑا تھا
 جب مہرماہ فریش ہو کر آئی اور بیڈ کی طرف جانے لگی تو ضمخام اس کے قریب سے گزرا
 اور اپنا کندھا اس میں مارا مہرماہ جو اس سب کے لیے تیار نہ تھی ضمخام کے ایسا کرنے پر
 سیدھا کمر کے بل قالین پر گری

زکام میں تمہارا کندھا تو ڈوگی موٹے کہیں کے اتنی زور سے مارا ہے مجھے میرے
 کندھے میں درد شروع ہو گیا ہے

ضمخام جو اسے نیچے گرا دیکھ کر اپنی مسکراہٹ چھپا کر جانے لگا تھا اس

کے منہ سے اپنا غلط نام سن کر اس کے قریب گیا اور پنچوں کے بل بیٹھا اور اس کا منہ اپنے ہاتھوں میں دبوج کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا وہ جو اپنے کندھے کو سہلاتے ہوئے بنا سے دیکھے بول رہی تھی ضمخام کے قریب بیٹھنے اور منہ دبوجنے پر اس کی طرف دیکھا

اگر آئندہ میں نے تمہارے منہ سے اپنا غلط نام سنا تو یاد رکھنا پہلے تو ایک دن کمرے میں بنا کھانے کے بند کر کے رکھا تھا پھر پورا ہفتہ بند رکھوں گا اور میں مزاق بلکل نہیں کر رہا میری نرمی کا تم نا جائز فائدہ اٹھاؤ یہ مجھے قطعی منظور نہیں

ضمخام کی سرد آواز میں کہی گئی بات پر اس نے جلدی سے اپنا سر ہاں میں ہلایا سے سر ہلاتا دیکھ کر ضمخام بولا

سر مت ہلاؤ اپنے الفاظ استعمال کرو اور میرا صحیح نام لے کر مجھ سے معافی مانگو۔۔۔۔۔

جلدی بولو

اسے بولتا نہ دیکھ کر ضمخام آخر میں غصے سے بولا

س۔۔۔ سوری ضمخام اب تمہارا غلط نام نہیں پکاروں گی۔۔۔۔۔

اس کے غصے سے بھرپور آواز سن کر مہرماہ دھیمی آواز میں بولی۔۔۔۔۔

اس دفعہ معاف کر دیا ہے میں نے مگر آئندہ کیا تو سزا کے لیے تیار رہنا

ضمخام نے اپنی بات مکمل کر کے اس کی ناک کو ہلکا سا اپنے دانتوں سے کاٹا جس سے
مہرماہ کی کراہ نکل گئی ضمخام اس کا چہرہ چھوڑ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر کمرے

سے چلا گیا



ضمخام کے جانے کے بعد مہرماہ منہ بناتی زمین سے اٹھی ہی تھی کہ روزی دروازہ ناک
کر کے اندر آئی اس نے اپنے ہاتھ میں موجود مہرماہ کا بیگ کمرے میں الماری کے پاس
رکھا اور کمرے سے چلی گئی

مہرماہ نے جلدی سے اپنا بیگ کھول کر اس میں سے ایک اچھا سا ڈریس نکالا اور شاہور لینے
چلی گئی شاہور لے کر آئی تو ڈریسنگ روم میں اپنے بال ڈرائے کرنے کے بعد اس نے اپنا
سٹالر گلے میں ڈالا اور مینشن دیکھنے کے لیے نکل گئی تاکہ پلین کر سکے کہ وہ یہاں سے
کیسے بھاگے گی

اپنے کمرے سے نکل کر وہ راہداری سے ہوتی لاؤنچ میں آئی وہاں سے سیدھا گئی تو

سامنے ایک بڑا سا کچن تھا جس میں روزی کے ساتھ اور دو عورتیں کام کر رہی تھیں وہ
کچن کو ایک نظر دیکھ کر وہاں سے نکل کر بائیں جانب بنی راہداری کی طرف جانے لگی
کہ وہاں سے رامش آتا دکھائی دیا

مہرماہ نے رامش کو آتے دیکھا تو اس کو پکارتے ہوئے بولی

رامش بات سنو میری۔۔۔۔۔ (واہ کیا انداز تھا جیسے اس جگہ کی مالکن ہو۔۔۔۔۔ ویسے
اب بن تو گئی تھی)

رامش اس کی طرف مڑا تو مہرماہ اسے متوجہ پا کر مزید گویا ہوئی

مجھے پورا یقین ہے تم نے میری معصوم دوست کو پہلے اپنی محبت کا جھانسا دے کر پھسایا
ہوگا اور پھر اسے چھوڑ کر جانے کی دھمکی دے کر اسے نکاح کے لیے رازی کیا ہوگا ورنہ

صوفی کبھی نہ مانتی۔۔۔۔۔

اس کے سہی انداز الگانے پر رامتش ایک پل کو حیران رہ گیا وہ ضمخام کی کاپی ہی لگ رہی
تھی اپنا دماغ تیزی سے چلانے والی لوگوں سے نہ ڈرنے والی۔۔۔۔۔ چھوٹی ڈون
۔۔۔۔۔ اس نے جلدی سے خود پر قابو پایا اور اس کو دیکھتے ہوئے بولا

مہر ماہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تبھی اس سے نکاح کیا ہے اور تم فکر مت کرو میں اکیلا
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
ہی نہیں تمھاری دوست بھی مجھے پسند کرتی ہے اور میں نے اسے کوئی دھمکی نہیں دی
تھی صرف بات کی تھی

ہنہ۔۔۔۔۔ جیسے تو میں تم لوگوں کو جانتی نہیں ہو مجھے مکمل یقین تم نے بات کم اور
دھمکی کے انداز میں زیادہ کہا ہو گا میری معصوم صورت پر جا کر مجھے بے وقوف بنانے کا
سوچنا بھی مت میں مہر و ہوں صوفیہ نہیں اور مجھے ہتا ہے تم جتنے خاموش دکھتے ہونہ

اتنے ہی گھنے میسنے ہو۔۔۔

مہرماہ منہ بناتے ہوئے بولی

م۔۔ میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں ابھی مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے

اس کی باتیں سن کر رامش نے یہاں سے جانے میں ہی عافیت جانی اس لیے مہرماہ سے
بول کر لمے لمبے ڈھگ بھرتا مہرماہ کا جواب سنے بغیر چلا گیا

مہرماہ جو ابھی مزید اسے رگڑنا چاہتی تھی تاکہ یہاں پر رہنے کا غصہ نکال سکے مگر رامش
کے جانے سے سخت بد مزہ ہوئی اور راہداری میں موجود ارد گرد بنے ہوئے کمروں کو
کھول کر دیکھنے لگی ایک کمرہ کھولا تو اس میں ضمخام موجود تھا

ضمحمام کرسی پر بیٹھالیپ ٹاپ کھولے کوئی کام کر رہا تھا ساتھ میں سگریٹ بھی پی رہا تھا
لیکن جب اس نے دروازہ کھول کر مہرماہ کو اندر آتے دیکھا تو اس نے اپنی سگریٹ ایش
ٹرے میں مسل دی ویسے بھی وہ کسی لڑکی کے سامنے سگریٹ نہیں پیتا تھا

مہرماہ نے جب ضمحمام کو سگریٹ مسئلے دیکھا تو اپنا تیز دماغ چلاتے ہوئے اسے تنگ
کرنے کا سوچا اور اس کے قریب جا کر چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے بولی

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمحمام پلیز ایک سگریٹ مجھے بھی دو جب سے یہاں آئی ہوں میں نے تو پی ہی نہیں ہے
ورنہ اپنے گھر میں تو میں روز ایک سگریٹ پی کر ہی سوتی ہوں اور تم نے مجھے دیکھ کر
سگریٹ کیوں بھادی دونوں مل کر پیتے چلو کوئی نہیں تم دوبارہ سلگالو اور ایک مجھے بھی
دے دو ساتھ مل کر پیے گیں۔۔۔۔۔

ضمحمام نے اس تیکھی مرچی کی جھوٹی بات سن کر اسے مزا چکھانے کا سوچا اور اپنا لیپ

ٹاپ بند کر کے اس کی طرف متوجہ ہوا اور اپنی جیب میں سے سگریٹ نکال کر اسے دیکھتے ہوئے سلگائی جیسے اپنی نظروں سے کہہ رہا ہو تمہیں بھی ایسے ہی سلگاؤں گا

مگر مہرماہ نے جب اسے حیران ہونے کی بجائے جیب سے سگریٹ نکال کر سلگاتے دیکھا تو اس کی نظروں کا مفہوم نہ جان سکی مگر اسے سگریٹ کے کش لیتے دیکھ پریشان ضرور ہو گئی اس کی یہ سوچ کر جان نکل رہی تھی کہ اگر ضمخام نے اسے سگریٹ پینے کا کہہ دیا تو وہ کیسے پیئے گی مگر اپنے چہرے پر پریشانی واضح نہ ہونے دے رہی تھی

ضمخام نے ایک کش سگریٹ کالے کر اس کے آگے سگریٹ کرنے لگا تو اس کا ارادہ جان کر مہرماہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی اور وہ جلدی سے بولی

مجھے ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے میں بعد میں تم سے لے کر پیوں گی۔۔۔۔۔

اپنی بات مکمل کر کے وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی مگر اسے اپنے پیچھے ضمخام کا
 قہقہہ سنائی دیا جس کی وجہ سے وہ غصے سے پیر پٹکھتی دوبارہ مینشن دیکھنے لگی

ضمخام نے جب اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی دیکھی اور اس کو تیزی سے باہر نکلتے
 دیکھا تو وہ جو کب سے اپنا قہقہہ روکنے کی کوشش کر رہا تھا اس کے ایسے جانے سے اس
 نے ایک جان دار قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میلان، اٹلی:

سر آپ کا کام ہو گیا ہے وہ مجھے چاہنے لگا ہے۔۔۔۔۔

ایک لڑکی نے کال پر کہا۔۔۔۔۔

فون کی دوسری جانب سے کچھ کہا گیا جس کو سن کر اس کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے

آپ نے صرف یہ کہاں تھا کہ بس تھوڑے دنوں کے لیے مجھے یہ کام کرنا ہو گا اس کے
بعد آپ مجھے بتادیں گے جو میں نے آپ سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

فون کی دوسری جانب سے پھر کچھ کہا گیا جس کے جواب میں اس نے اپنا غصہ ضبط
کرتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے میں یہ کام کر دوں گی۔۔۔۔۔

اس نے فون بند کیا اور کلب جانے کے لیے تیار ہونے لگی اگر اس کی مجبوری نہ ہوتی تو
وہ کبھی بھی یہ کام نہ کرتی۔۔۔۔۔

زینق اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھا سگریٹ منہ میں دبائے پھر اس کو گھور رہا تھا ڈانس جب ختم ہوا تو وہ پھر اسی مخصوص جگہ کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا

وہ پھر معمول کی طرح اس کے پیچھے جا رہا تھا مگر آج وہ اس کے پیچھے آنے پر جھنجھلا اٹھی اور اس کی طرف مڑتے ہوئے بولی



تمہیں کیا کوئی اور کام نہیں جب دیکھو میرے پیچھا کرتے رہتے ہو۔۔۔

لینا وہ۔۔۔۔ میں۔۔۔۔

وہ جو اس کے پوچھنے کے لیے تیار نہ تھا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے منمنانے لگا

کیا وہ۔۔۔۔ میں جلدی جواب دو تھک گئی ہوں میں مجھے گھر بھی جانا ہے۔۔۔۔۔

لینا اس کے جواب نہ دینے پر تھوڑا اونچی آواز میں غصے سے بولی

ایسے بات مت کرو لینا مجھے قطع منظور نہیں کہ کوئی مجھ سے غصے سے بولے اور ایسا بھی
 کیا کر دیا ہے میں نے کیا تمہیں ڈراتا ہوں دھمکاتا ہوں یا ہریس کرتا ہوں بولو کچھ بھی
 نہیں کرتا نہ تو آئندہ مجھ سے ایسے بات مت کرنا۔۔۔۔۔

اس کی اونچی آواز سن کر وہ بھی سرد لہجے میں بولا

اس کی سرد آواز سن کر جب لینا سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو اپنے فلیٹ کی طرف جانے

لگی۔۔۔۔۔

وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے جانے لگا اس کے فلیٹ میں داخل ہوتے ہی وہ واپس آ گیا

روم، اٹلی:

رامش اپنا کام کر کے اب صوفیہ سے ملنے جا رہا تھا وہ صوفیہ کے گھر کے سامنے گاڑی
 روک کر باہر نکلا اور بیل بجائی

صوفیہ جو اپنے لیے کچن میں کافی بنا رہی تھی بیل بجنے کی آواز پر
 دروازے کے کی ہول سے باہر دیکھا تو رامش کو کھڑا دیکھ کر جلدی
 سے اپنے بالوں کو یا تھ سے صحیح کیا اور سٹالر کو گلے میں ٹھیک کر کے
 دروازہ کھولا اس کے دروازہ کھولنے پر رامش اندر آیا اور اس کے ماتھے

کو چوما۔۔۔۔۔

اس کی ایسا کرنے پر صوفیہ ہلکا سا مسکرائی اور دروازہ بند کر کے رامش کو لیے ٹی وی
لاؤنچ میں آئی اور اسے صوفیہ پر بیٹھنے کا کہہ کر اپنے لیے جو کافی بنائی تھی اسے لا کر دی
اور اس سے کچھ فاصلے پر صوفیہ پر ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔۔



رامش نے کافی پیتے ہوئے پوچھا

اکیلی بور ہو رہی تھی پہلے ڈیڈ کے جانے کے بعد مہرماہ کے ساتھ رہتی تھی تو زیادہ
محسوس نہیں ہوتا تھا لیکن اب میں مووی دیکھنے کا سوچ رہی تھی آپ دیکھیں گے؟

صوفیہ جو ابابولی اور ساتھ ہی آخر میں اس سے بھی پوچھ ڈالا۔۔۔۔۔

میں نے کہا بھی تھا ہمارے ساتھ بلیک مینشن رک جاؤ مگر تم ہی نہیں رکی اور ہاں کوئی
بھی مووی لگا لو ساتھ دیکھتے ہیں ویسے بھی ابھی میں فری ہوں۔۔۔۔۔



ضمخام اپنا کامل کر کے کمرے میں آیا تو مہر ماہ بیڈ پر بیٹھی پاستہ کھا رہی تھی ضمخام کو
ایک نظر دیکھ کر اس نے براسا منہ بنایا اور پاستہ کھانے لگی

ضمخام اسے دیکھ کر فریش ہونے چلا گیا وہ جب فریش ہو کر واپس آیا تو مہر ماہ اسی کا انتظار
کر رہی تھی اسے بیڈ پر بیٹھا دیکھ وہ جلدی سے بولی

مجھے میرا موبائل چاہیے گھر والوں سے بات کرنی ہے کتنے دنوں سے بات نہیں کی
صوفیہ کو بھی بابا کا فون آیا تھا اس لیے میرا فون دو تا کہ میں اپنے بابا سے بات کر لوں مجھے
ان کی یاد آرہی ہے

ضمخام نے مہرماہ کی بات سنی تو اسے تنگ کرنے کا سوچا اور بولا

بات تو میں تمہاری کروادوں گا مگر پہلے تم تمیز اور تھوڑا پیار سے کہو۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام تمیز اور تھوڑا پیار سے موبائل دے دو۔۔۔۔۔

وہ بھی چالاکی سے آنکھیں پٹیٹا کر معصومیت سے بولی۔۔۔۔۔

پاگل لڑکی میرا مطلب ہے کہ تمیز سے مانگو اور پیار والے الفاظ استعمال کرو۔۔۔۔۔

ضمخام نے اس کی بات سن کر دوبارہ کہا

ضمخام میرا موبائل تمیز سے اور پیار والے الفاظ بول کر مجھے واپس دے دو۔۔۔۔۔



وہ پھر بولی۔۔۔ تو ضمخام اس کی بات سن کر جھنجھلا اٹھا اور بولا

ٹھیک ہے تم نے سیدھے طریقے سے نہیں مانگنا تو اب یہ بھول جانا کہ میں تمہارا موبائل واپس دوں گا اور ویسے بھی تمہارا جتنا تیز دماغ چلتا ہے تم تو بریڈ سے بھی فون بنا سکتی ہو اسے بنانا اور کال کر لینا۔۔۔۔۔

ضمخام پلیز میرا موبائل دے دو تم تو بہت اچھے ہوں نہ پلیز۔۔۔۔۔

ضمخام کی سنجیدہ آواز سن کر اس نے دانت کچکچا کر کہا اور اچھے پر تو خاصا زور دیا جیسے
دانتوں کے نیچے ضمخام کو پیس رہی ہو۔۔۔۔۔



ضمخام اس کی بات سن کر مسکراتے ہوئے بولا

کل صبح تمھاری بات کروادوں گا موبائل میں نے رامش کو دیا تھا اور وہ اس وقت
میشن میں نہیں ہے۔۔۔۔۔

کمینہ انسان۔۔۔۔۔ وہ اس کی بات سن کر غصہ سے اپنے منہ میں بڑبڑائی اور پھر اس کی
آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

وہ اسے جواب دے کر مزید بولی

اس کی بات سن کر ضمخام کو وہ دن یاد آیا جب اس کی موم کو مارا گیا تھا اس دن کے بارے میں سوچتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولیں اور مہرماہ سے بولا

مجھے یہ کیسے لگا ہے اس سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے اور اب اپنا منہ بند کر کے



ضمخام اپنی بات مکمل کر کے اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اپنی بات کا جواب نہ پا کر براسا منہ بنایا اور لیٹ گئی اس نے ضمخام سے جب پوچھا تھا تو اس کے چہرے پر غم کے تاثرات ایک پل کے لیے دیکھے تھے مگر ضمخام نے وہ جلد ہی چھپا لیے تھے اس وجہ سے اسے پتہ نہ چل سکا کہ اس نے واقعہ دیکھے ہیں یہ اس

کا صرف وہم تھا۔۔۔۔۔

ضمخام مہرماہ کو چھوڑ کر سٹی روم میں گیا اور اس کی بالکونی میں جا کر اس نے سگریٹ
 سلگایا اور کش لگاتے ہوئے اپنی موم کے بارے میں سوچنے لگا وہ خود سے شدید مایوس
 تھا کہ ابھی تک اسے اصل پلینر کا پتا نہیں چل سکا تھا مگر اس نے کوشش جاری ہی رکھی
 تھیں

رامش صوفیہ کے ساتھ بیٹھا مووی دیکھ رہا تھا صوفیہ جو اس سے تھوڑے سے فاصلے پر
 بیٹھی رامش نے اسے کھینچ کر اپنے پاس کیا اور اپنے حصار میں لے کر اس کے کندھے پر
 سر رکھے مزے سے مووی دیکھنے لگا جبکہ اس کا سر اپنے کندھے پر محسوس کر کے صوفیہ
 نے ایک نظر اس کے سر کو دیکھا وہ اپنی تیز ہوتہ دھڑکنوں کو صاف محسوس کر رہی تھی

جب مووی ختم ہوئی اور رامش نے اپنا سر اس کے کندھے سے ہٹایا تو اس نے سکون کا
 سانس لیا رامش اب واپس مینشن جا رہا تھا صوفیہ اسے چھوڑنے دروازے تک آئی تو
 رامش نے اس کو گلے لگا کر اس کے سر کو چوما اور صوفیہ کو خیال رکھنے کا کہہ کر اس کی
 گال پر بھی بوسہ دیا اور اس کے گھر سے نکل کر اپنی کار کی طرف گیا اور بلیک مینشن
 روانہ ہو گیا۔۔۔۔۔

صوفیہ نے اپنا ایک ہاتھ گال پر رکھا جہاں رامش نے بوسہ دیا تھا اور مسکراتے ہوئے
 واپس اندر آئی اور ٹی وی لاؤنچ میں موجود برتن اٹھا کر کچن میں رکھے اور سونے کے
 لیے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

مہرماہ صبح اٹھی تو ضمنیام کو اپنے ساتھ لیٹا پایا اور اس سے بھی برا یہ کہ وہ اپنے بازوؤں
 ضمنیام کے گرد لپیٹی سو رہی تھی اس نے جلدی سے اپنے بازوؤں کو ضمنیام سے ہٹایا اور
 ایک زوردار چیخ ماری

ضمخام جورات کو دیر سے سویا تھا اور اب گہری نیند میں تھا اس کی چیخ سن کر جھٹ سے
اپنی آنکھیں کھولیں اور اس آفت کو دیکھا جو اسے سکون سے سونے بھی نہیں دے رہی
تھی



کیا مسئلہ ہے سونے کیوں نہیں دے رہی؟

وہ نیند سے بو جھل آواز میں بولا

تم یہاں کیوں سو رہے ہو جہاں کل سوئے تھے وہاں کیوں نہیں سوئے۔۔۔۔۔

مہر ماہ چنختے ہوئے بولی

مہرماہ کی اونچی آواز اس کو اپنے کانوں میں سنائی دی تو اس نے اٹھ کر اس کی گردن کو
 اپنے ہاتھوں میں دبوچا اور مہرماہ جو اس سب کے لیے تیار نہ تھی اس کو اپنی گردن
 پکڑتے دیکھ ڈر گئی بے شک وہ اسے نقصان نہیں پہنچاتا تھا مگر ڈرانا ضرور تھا جس
 سے مہرماہ بھی آسانی سے ڈر جاتی تھی

کتنی بار سمجھاؤں مجھ سے اونچی آواز برداشت نہیں ہوتی مگر تم نے تو اونچا ہی بولنا ہوتا
 ہے اور میں کل بھی یہاں ہی سویا تھا اور روز بھی یہی سوؤں گا

ضمخام مہرماہ کے گلے کو ہلکا سا دباتا ہوا بولا اس کے گلادبانے پر اس نے سانس لینے کے
 لیے ہلکا سا اپنے ہونٹوں کو وا کیا اور گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔۔۔ اور
 دھیمی آواز میں بولی۔۔۔

سوری اب یاد رکھوں گی۔۔۔۔۔

یہ آخری بار میں نے تمہیں سمجھایا ہے اس کے بعد ایسی سزا دوں گا کہ کبھی بھولو گی
نہیں۔۔۔۔۔

ضمخام نے اس کے ہونٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے گلے کو ہلکا سا دبا کر چھوڑتے
ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کی بچی کچی سانسیں بھی اپنی سانسوں میں قید کر لیں
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے دور ہوتے وہ مہرماہ کا سرخ چہرہ دیکھ کر بیڈ سے اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا اس
کے چھوڑنے پر مہرماہ لمبے لمبے سانس لینے لگی اور اپنی تیز دھڑکن کی آواز سے اپنے
کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

ضمخام کا فریش ہو کر آیا اور اسے کمفرٹ میں چھپا دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا اور بیڈ کے سائیڈ

سے اپنی چیزیں اٹھا کر کمرے سے باہر چلا گیا ضمخام کے جاتے ہی مہرماہ بھی فریش
ہونے چلی گی جب وہ واپس آئی تو روزی اسے ناشتے کے لیے بلانے آئی ہوئی تھی وہ
اسے ڈاننگ ٹیبل پر آنے کا کہہ کر چلی گی

مہرماہ بھی اپنے بال بنا کر ناشتہ کرنے کے لیے ڈاننگ ٹیبل پر چلی گئی وہاں ضمخام اور
رامش پہلے سے بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے وہ ضمخام سے دو کر سیوں کے فاصلے پر بیٹھ گئی
اور رامش کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔

گڈ مارنگ رامش۔۔۔۔۔ میری دوست کیسی ہے؟

گڈ مارنگ مہرماہ۔۔۔۔۔ اور صوفیہ بالکل ٹھیک ہے

رامش اس کی بات سن کر بولا۔۔۔۔۔

روزی نے ناشتہ مہرماہ کے سامنے رکھا تو وہ ناشتہ کرتی ہوئی اس سے بولی۔۔۔۔۔

رامش میرا موبائل جو تمہیں ضمخام نے دیا تھا وہ مجھے واپس دے دو میں نے اپنے گھر

والوں، سے بات کرنی ہے

رامش نے اس کی بات سن کر ضمخام کی طرف دیکھا تو ضمخام بولا۔۔۔۔

رامش اس کی بات کروا کر فون اس سے واپس لے لینا اور جب تک فون اس کے پاس ہو گا تب تک اس کو اکیلا مت چھوڑنا۔۔۔۔

میں نے کونسا فون لے کر بھاگ جانا ہے ویسے بھی وہ میرا موبائل ہے تو میرے پاس ہی ہونا چاہیے

ضمخام کی بات سن کر اس نے خود کو غصے سے چیخنے سے باز رکھتے ہوئے کہا

تم جتنی تیز ہو تمہارا پتا بھی نہیں فون لے کر بھاگ جاؤ اور جب میں نے کہہ دیا ہے کہ
تم بات صرف تب ہی کر سکتی ہو جب روزی یا کوئی اور تمہارے ساتھ ہو گا تو پھر بحث
کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔

ضمخام اپنا ناشتہ ختم کر کے اپنے ہاتھ نیکین سے صاف کرتا کر سی سے اٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

رامش نے ناشتہ کر کے اسے باہر لاؤنچ میں بیٹھنے کا کہا وہ مہرماہ کا موبائل لے کر آیا اور
روزی کو بلا کر اسے ساری بات سمجھا کر اس نے موبائل مہرماہ کو دینے کا کہا۔۔۔۔۔

روزی نے موبائل مہرماہ کو دیا اور اس کے قریب ہی بیٹھ گئی مہرماہ نے موبائل پکڑ کر
اپنے بابا کا نمبر ملا یا اور ایک نظر اپنے قریب بیٹھی روزی کو۔۔۔۔۔

کراچی، پاکستان:

احد صاحب اس وقت اپنے آفس میں موجود تھے چونکہ پاکستان کا وقت اٹلی سے تین گھنٹے آگے ہے تو اس وقت وہ آفس میں موجود ہوتے تھے وہ ایک میٹنگ اٹینڈ کر کے ابھی آئے ہی تھے کہ اپنے موبائل پر مہرماہ کی کال آتے دیکھ کر فوراً اٹھائی۔۔۔۔۔ تو انھیں دوسری جانب سے مہرماہ کی آواز سنائی دی



و علیکم اسلام مہر و میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟

احد صاحب نے پوچھا۔۔۔۔۔

بابا میں بھی بالکل ٹھیک ہوں بس آپ لوگوں کی یاد آرہی تھی اور امی کیسی ہیں؟ ان سے

تو بہت کم ہی بات ہوتی ہے۔۔۔۔

مہر ماہ جواب دے کر آخر میں اداسی سے بولی۔۔۔۔

ہم بھی تمہیں بہت یاد کرتے ہیں اور فکر مت کرو آرزو بیگم سے میں رات کو بات کروا

دوں گا اور یہ بات وہاں تمہیں کوئی پریشانی تو نہیں ہو رہی اور سٹڈی کیسی جا رہی



احد صاحب اس کی اداس آواز سن کر بولے

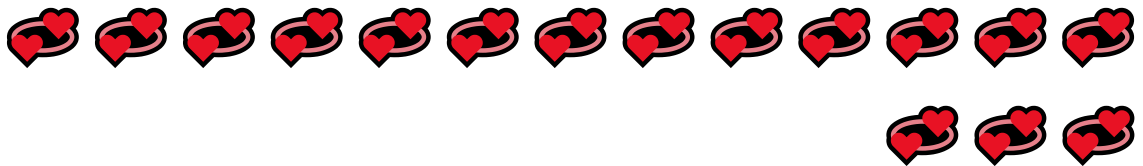
اچھا ٹھیک ہے رات میں یاد سے بات کروا دیجیے گا اور یہاں پر مجھے کوئی پریشانی نہیں

ہے اور۔۔۔۔۔

ابھی احد صاحب اس کی مہرماہ کی بات سن ہی رہے تھے کہ ان کا دروازہ کھول کر دو آدمی
اندر آئے انھیں آتا دیکھ احد صاحب نے جلدی سے اسے بعد میں بات کرنے کا کہہ کر
کال کاٹ دی

روم، اٹلی:

مہرماہ جو ابھی بات کر رہی تھی کہ احد صاحب کہ بعد میں بات کرنے کا سن کر اس
ہو گئی جیسے ہی انھوں نے کال کاٹی روزی نے مہرماہ سے موبائل لے لیا مہرماہ کا دل تو
نہیں کر رہا تھا دینے کا مگر اپنے گھر والوں سے دوبارہ بات کرنے کا سوچ کر اس نے فون
دے دیا



دو ہفتے بعد:

مہر ماہ اپنی یونیورسٹی کی اون لائن کلاسز لے کر ابھی فارغ ہوئی تھی اور کچھ کھانے کے لیے کچن میں جا رہی تھی ضمخام نے اس کی یونیورسٹی کی کلاسز اون لائن کروادی تھی جس کی وجہ سے اب وہ اپنی پڑھائی آسانی سے کر رہی تھی

جبکہ مہر ماہ نے مینشن سے بھاگنے کے لیے ایک جگہ بھی ڈھونڈ لی تھی جس سے وہ آسانی سے یہاں سے باہر نکل سکتی تھی مگر مسئلہ یہ تھا کہ وہ ضمخام کی غیر موجودگی میں اور صحیح وقت پر یہاں سے نکلنا چاہتی تھی تاکہ وہ اسے پکڑ نہ سکے بے شک اسے مینشن میں کوئی مسئلہ نہ تھا مگر وہ آزاد رہنے کی خواہش مند تھی اور اب مسلسل مینشن میں بند رہنے سے وہ چڑچڑی ہو گئی تھی

وہ جو کمرے سے نکل کر کچن میں جا رہی تھی کی راہداری سے گزرتے ہوئے اسے ایک

کمرے سے ضمخام اور رامش کی آوازیں سنائی دیں

رامش آج ہم مال چیک کرنے جائیں گے اس لیے شام تک تیار رہنا۔۔۔۔۔

ضمخام رامش سے بولا۔۔

اچھا ٹھیک لیکن زبرقان تم سے ملنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ کوئی ڈیل کرنا چاہتا ہے

۔۔۔۔۔

رامش ضمخام سے بولا۔۔

تم جانتے ہو وہ شخص مجھے شروع سے ہی پسند نہیں اور نہ ہی مجھے اس سے ملنے کا شوق

ہے اور میں اس کے ساتھ کوئی ڈیل نہیں کرنا چاہتا اگر ملنے کا کہے تو کہہ دینا آج کل ہم
تھوڑا مصروف ہیں۔۔۔۔۔

ضمیمہ اس کی بات سن کر بولا۔۔۔۔۔ زبرقان بھی ایک گینگ کا سربراہ تھا لیکن
شروع سے ہی دونوں گینگز کی آپس میں کبھی بنی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔ صحیح ماسٹر (شیرزیاں) کے ساتھ بھی ان کی کبھی نہیں بنی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رامش نے جواب دیا تو دونوں کمرے سے نکل کر سٹڈی روم کی طرف جانے لگے جبکہ
مہرماہ اپنے مطلب کی بات سن کر پہلے ہی ہٹ گئی تھی

وہ کچن میں آئی اور روزی کو سینڈویچ بنانے کا کہہ کر خود فریج سے جوس نکال کر پینے لگی
اور یہاں سے نکلنے کا سوچنے لگی اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے وہ یہ سوچنے لگی

کہ کس کے یہاں سے نکل کر وہ کس کے پاس جائے گی مگر مسئلہ تو یہ تھا کہ یہاں صوفیہ کے علاوہ اسے کوئی جاننے والا نہ تھا

کہ ایک دم اس کے دماغ میں جھماکہ ہوا اسے یاد آیا کہ اس کے بابا کے دوست یہاں رہتے ہیں وہ جب سے یہاں آئی تھی تو ایک دفعہ احد صاحب اور ایک دفعہ خود ان کے گھر گئی تھی پھر وہ اپنی زندگی میں اتنا مصروف ہو گئی کہ ان سے ملنے نہ جاسکی۔۔۔۔۔

سینڈویچ کھا کر اور جو س پی کر وہ روزی کا شکریہ ادا کر کے اپنے کمرے گئی تو وہاں ضمنحام پہلے سے موجود اس کا انتظار کر رہا تھا ان دو ہفتوں میں ضمنحام زیادہ مصروف ہی رہا تھا مگر مہرماہ اور ضمنحام جب بھی ساتھ ہوتے تو ایک دوسرے کو تنگ کرنے سے باز نہ آتے

میری بات سنو مہر ماہ اور ادھر آؤ میرے ساتھ بیٹھو

وہ صوفے اپنے ساتھ موجود جگہ کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

وہ برا منہ بناتی ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گی وہ جانتی تھی کہ اگر وہ نہ بیٹھی تو یقیناً ضمنیاً کو
غصہ ہوتے ایک سیکنڈ نہ لگنا تھا۔۔۔۔

بولو۔۔۔ کیا بات کرنی ہے تم نے؟ پھر مجھے آرام بھی کرنا ہے تھک گی ہوں میں صبح
سے لیکچر لے لے کر۔۔۔۔۔

مہر ماہ اس کے ساتھ بیٹھتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

شام کو باہر جا رہا ہوں اور ہو سکتا ہے میں رات کو واپس نہ آؤں تو تم روزی یا دوسرے ملازموں کو تنگ مت کرنا اور آرام سے سو جانا اگر تم نے کوئی بھی شرارت کی یا ان سے اٹے سیدھے کام کروائے تو یاد رکھنا تمہارے لیے بالکل بھی اچھا نہ ہوگا

ضمیمہ مہرماہ سے بولا وہ اسے اچھی طرح جانتا تھا اس کی غیر موجودگی میں وہ اکثر روزی اور گھر میں کام کرنے والے دوسرے لوگوں کو تنگ کرتی تھی تاکہ اپنی بوریٹ ختم کر سکے اور کام بھی ایسے کہ بچارے شرمندہ ہوتے پھرتے....

ایک دن اس نے روزی کو بول کر مینشن کے باہر سے تین آدمیوں کو بلایا اور ایک سے ڈانس کروایا ایک کو مرغا بنایا اور ایک کو ایک گھنٹہ ایک ٹانگ پر کھڑا رکھا اور ان کی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے مہرماہ کو مینشن سے باہر نکل مینشن کے ارد گرد موجود باغ میں اسے جانے نہ دیا وہ لوگ تو کبھی اس کی بات نہ مانتے مگر مہرماہ میڈم نے ان کو دھمکی دی اگر انہوں نے بات نہ مانی تو ضمیمہ سے مروائے گی تو وہ بچارے

مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق اس کی بات مان گئے

ضمخام جو تو یہ بات کبھی پتاناہ چلتی اگر وہ روزی سے مہرماہ کی روٹین کے بارے میں نہ پوچھتا اور جب اس نے مہرماہ سے اس متعلق پوچھا تو اس نے آگے سے جواب دیا تھا کہ وہ ان لوگوں نے اسے باغ میں نہ جانے دیا تو اس نے اپنی بوریت دور کرنے کے لیے ان سے وہ سب کروایا تھا ضمخام نے اسے تب سمجھا دیا تھا کہ وہ لوگ اپنا کام کر رہے ہیں اور اسے دوسرے لوگوں کو تنگ نہ کرنے اور ان کو ان کا کام کرنے کی تشبیہ کر دی تھی مگر وہ مہرماہ ہی کیا جو مان جائے

تمہیں کیا لگتا ہے میرے پاس ان کو تنگ کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں۔۔۔۔۔ ہنہ اور ویسے بھی میری ایک اسائنمنٹ کل سبمنٹ ہونی ہے تو مجھے وہ کمپلیٹ کرنی ہے اس لیے میرے پاس اتنا ٹائم نہیں کہ میں ان سے اٹے سیدھے کام کرواؤں۔۔۔۔۔

ضمخام کی بات سن کر اس نے چڑتے ہوئے کہا ویسے بھی آج اس نے یہاں سے نکلنے کا پلین بنایا تھا کیونکہ اس کو ایسا موقع شاید ہی دوبارہ ملتا۔۔۔

ہممم۔۔۔ ٹھیک ہے مگر کچھ بھی الٹا سیدھا کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔۔۔

ضمخام اٹھتے ہوئے بولا اور اس کے ماتھے کو چومتا ہوا باہر چلا گیا یہ اس کا معمول تھا جب بھی وہ کہیں جاتا تو اس کے سر کو ضرور چومتا تھا اور مہرماہ کو بھی اس کی عادت ہو گئی تھی اس لیے خاموشی سے اپنے سر اس کا لمس محسوس کرتے ہوئے اسے کمرے سے باہر جاتے دیکھ رہی تھی

وہ محسوس کرنے لگی تھی کہ ضمخام کے لیے اس کے دل میں نئے نئے جزبات جنم لے رہے ہیں اور اب تو اس کے لمس سے کی بھی وہ عادی ہوتی جا رہی تھی اسی وجہ سے بھی وہ گھبرا جاتی تھی اور یہاں سے جلد از جلد نکلنا چاہتی تھی کیونکہ اسے پتا تھا یہ اس کی زندگی

کمرے کی لائٹ آف کر دی اور آرام سے کمرے سے نکلی کیونکہ اس وقت روزی اور باقی گھر کے اندر موجود ملازم مینشن کے دائیں طرف بنے اپنے کوارٹرز میں چلے جاتے تھے

وہ اپنے کمرے سے راہداری سے گزرتے آخری کمرے کی طرف گئی اپنے ارد گرد دیکھتے ہوئے وہ چونکنا سی کمرے میں داخل ہوئی اور آہستہ سے کمرے میں داخل ہو کر بنا لائٹ جلائے بغیر وہ کمرے میں موجود کھڑکی کی طرف گئی وہ کھڑکی باغ کی طرف کھلتی تھی وہ ہلکا سا پردہ کھڑکی سے سائیڈ پر کر کے باہر دیکھا باہر کچھ گارڈز مسلسل پہرہ دے رہے تھے لیکن وہ ارد گرد پہرہ دیتے ہوئے وہ پانچ منٹ بعد واپس اسی جگہ پر آتے تھے مطلب اسے پانچ منٹ کے اندر یہاں سے نکلنا تھا

گارڈز کے جانے کے بعد اس نے جلدی سے کھڑکی کھولی اور بنا آواز پیدا کیے کھڑکی سے باہر نکلی اور کھڑکی بند کر کے جھاڑیوں کے پیچھے چھپ گئی

گارڈز جب دوبارہ اس طرف آئے تو روشنی کم ہونے کی باعث وہ مہرماہ کو دیکھ نہ سکے
جبکہ مہرماہ ان کے آنے پر اپنا سانس روکے بیٹھی رہی۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ لوگ واپس چلے گئے وہ خاموشی سے باہر نکلی اور اپنے ارد
گرد دیکھ کر باہر نکلنے کے لیے رستہ ڈھونڈنے لگی وہ گارڈز کی مخالف
سمت میں جانے لگی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑا آگے جانے پر اسے چار گارڈز نظر آئے وہ جلدی سے ان کے دیکھنے سے پہلے ہی
وہاں موجود درخت کے پیچھے چھپ گئی اور ان کو خاموشی سے دیکھنے لگی جو مسلسل یہاں
پر پہرہ دے رہے تھے اور بالکل بھی ہل نہیں رہے تھے اس نے ان کی موجودگی میں ہی
آگے بڑھنے کا سوچا اور آہستہ آہستہ ان کی نظروں میں آئے بغیر وہ جھاڑیوں اور
درختوں کی اوٹ میں ہوتی آگے بڑھنے لگی جب کہ مہرماہ کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا

اسے ڈر بھی لگ رہا تھا اگر وہ پکڑی گئی تو ضمخام اس کا کیا حشر کرے گا وہ یہ سوچنا بھی نہیں چاہتی وہ بس یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھتے ہوئے ایک درخت کے پیچھے چھپنے لگی کہ اسے لگا ایک آدمی نے اسے دیکھ لیا ہے اس وجہ سے اس نے درخت کے پیچھے چھپ کر اپنی سانسیں بھی روک لی تھیں تھوڑی دیر یہی کھڑی رہنے کے بعد وہ آہستہ سے سنکتے ہوئے آگے بڑھ کر ان کی نظریں سے دور ہوگی تھوڑی دور جا کر اسے پھر گارڈز نظر آئے اب تو اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے جیل سے بھاگ رہی ہو ہر جگہ گارڈز موجود تھے

وہ اب کوفت کا شکار ہو کر ایک جگہ بیٹھ گئی اور دل میں ضمخام کو برا بھلا کہنے لگی تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد وہ آہستہ سے اٹھی اور آگے بڑھنے لگی مگر یہ کیا سامنے ہی ایک کتا اپنی زبان۔ اہر نکالے اسے ہی دیکھ رہا تھا اے دیکھتے ہی اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور

فل تیزی سے بھاگنا شروع کیا اب تو اس کے ذہن میں بس اس کتے سے دور جانا ہی تھا

گارڈز اس کو بھاگتے دیکھ کر الٹ ہو گئے اور اسے پکڑنے لگے تو وہ بھاگتے ہوئے پیر مڑنے سے اوندھے منہ زمین پر گڑی جلدی سے سیدھی ہو کر وہ اٹھنے لگے کہ اس کے پیر میں درد کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکی وہ بیٹھے بیٹھے ہی پیچھے کو کھسکنے لگی کتا اس کے قریب آ رہا تھا مگر اسے حیرت اس بات کی ہو رہی تھی کہ گارڈز کتے کو روک کیوں نہیں رہے جس کا جواب اسے جلدی مل گیا

وہ جو پیچھے کو کھسک رہی تھی کسی چیز سے ٹکرائی اس نے ڈرتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ضمنیام کو کھڑا پا کر اسے اپنی سانسیں بند ہو تیں محسوس ہوئیں

ضمنیام جو رامش کے ساتھ مال دیکھنے جانے کی بجائے بیسمنٹ میں موجود اپنے مین سکيورٹی گارڈز سے بات کر رہا تھا

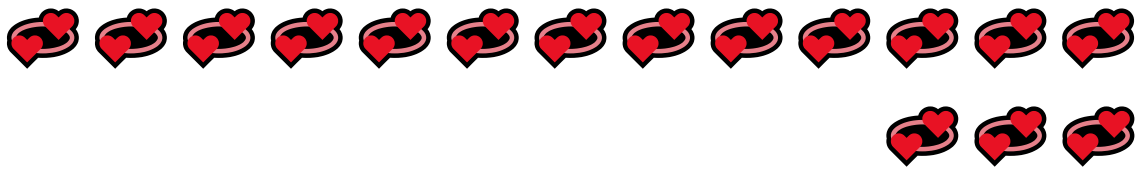
وہ جو اپنے آدمیوں سے بات کر رہا تھا سے اپنے موبائل پر نو ٹیفیکیشن کی بیل سنائی دی
 جو اس نے اگنور کی کیوں کہ تھوڑے دنوں تک انھوں نے اپنا مال سپلائی کرنا تھا جبکہ
 زیک ایسا ہونے نہیں دے رہا تھا اس وجہ سے وہ اپنی سکیورٹی کو اور مضبوط اور ڈبل
 کرنے کے بارے میں ڈسکس کر رہے تھے

تھوڑی دیر بعد جب اس نے اپنا موبائل پر نو ٹیفیکیشن دیکھا تو مہرماہ کی بریلیٹ میں
 موجود ٹریکر اسے مینشن کے باہر والے حصے میں دکھا رہا تھا

اسے دیکھ کر وہ جو آگے ہی اس کی حفاظت کی ہر ممکن کوشش کر رہا
 تھا اس نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے رامش کو انھیں بریف کرنے کا
 کہہ کر بیسمنٹ سے باہر نکلا اور اپنے موبائل سے مہرماہ کی موجودگی پچھلے
 حصے میں دیکھی تو لمبے لمبے ڈھگ بڑھتا اس طرف چل دیا

ضمخام جب وہاں پہنچا تو اس نے مہرماہ کو بھاگتے ہوئے زمین پر گرتے دیکھا اور اس کے آگے جیکی (کتا) تھا جو ضمخام کو دیکھ کر آہستہ آہستہ مہرماہ کے قریب آ رہا تھا جبکہ اس نے اشارے سے اپنے آدمیوں کو اپنی اپنی جگہ پر روکنے کا کہہ کر اسے دیکھنے لگا جو پیچھے ہوتے ہوئے اس میں ٹکرائی اور پیچھے مڑ کر اسے دیکھا

ضمخام نے مہرماہ کو اپنے طرف دیکھتے پا کر اس کے چہرے پر اپنے لیے ڈر صاف دیکھا مگر آج تو اس نے حد کر دی ضمخام کے ضبط کو آزمانے کی اور آج وہ اسے بخشنے والا بالکل نہ تھا



مہرماہ ضمخام کو اپنی اڑی رنگت کے ساتھ ایک نظر دیکھتی ہے اور ایک نظر اپنے سامنے موجود کتے کو ایک طرف کنواں تھا تو دوسری طرف کھائی

ض۔۔۔ ضم۔۔۔ ضمخام

وہ ضمخام کو مسلسل خود کو گھورتا پا کر اٹکتے ہوئے بولتی ہے جبکہ ضمخام کا سرخ چہرہ دیکھ کر مہرماہ کو اس کے غصے کا اچھے سے احساس ہو گیا تھا ضمخام نے ایک گارڈ کو اشارہ کر کے جیبی کو پکڑنے کا کہا اور ہاتھ کے اشارے سے سب کو جانے کا کہا۔۔۔

وہ پنچوں کے بل اس کے قریب بیٹھا جب کہ اس کے قریب بیٹھنے پر مہرماہ پیچھے کر کھسکنے لگی تو ضمخام نے اس کے بالوں میں ایک ہاتھ ڈال کر اس کے بالوں کو پیچھے کی طرف کھینچتے ہوئے اس کا چہرہ اوپر جو کیا

مہرماہ جو ضمخام سے نظریں ملانے کی بجائے اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ زمین پر نظریں گاڑے بیٹھی تھی کیونکہ اس کی وحشت سے بھرپور آنکھوں میں دیکھنے کی اس میں بالکل

ہمت نہ تھی اس کی آنکھوں میں بلکل ویسی وحشت تھی جیسی اس نے کیفے میں ضمخام
کو آدمی کو قتل کرتے دیکھی تھی ضمخام کے بال پکڑنے سے اس کا چہرہ اوپر کواٹھا اور
نظریں سیدھی ضمخام سے جا ٹکرائیں

وہ اس کی سرد وحشت سے بھرپور آنکھوں میں دیکھتی ہوئی کانپتی آواز میں بولی۔۔۔



ابھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی جب ضمخام نے اس کے بالوں پر اپنی گرفت
مضبوط کرتے اس کے ہونٹوں ہر انگلی رکھے خاموش کروایا

شششش۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے مجھے ان لوگوں سے سخت نفرت ہے جو لوگ میری بات کی مخالفت کرتے ہیں اور میرے خلاف جو جانے کی کوشش کرتا ہے اس کی لاش بھی کسی کو نہیں ملتی۔۔۔۔۔

ضمخام کی سپاٹ آواز جو کسی بھی احساس سے عاری تھی سن کر مہرماہ کا نازک دل کانپنے لگا تھا اور اسے یہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنا اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی لگی وہ ہمت کرتی دھیمی آواز میں منمنائی



س۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔

شش۔۔۔۔۔ اب تم نے میری بات میں دوبارہ مداخلت کی تو تمہاری زبان کاٹنے میں میں بالکل بھی دیر نہ کرو گا اور تمہاری زبان کاٹنے کا اس وقت مجھے بالکل بھی افسوس نہ ہو گا اس لیے اگر تم نہیں چاہتی کہ میں تمہاری زبان کاٹ دو تو اپنا یہ منہ بند ہی رکھو

بتایا تھا نہ میں نے تمہیں کہ اب تم یہاں سے میری اجازت کے بغیر کہیں نہیں جاسکتی تو
تمہاری جرت بھی کیسے ہوئی مینشن سے باہر نکلنے کی۔۔۔۔

تمہاری ہر غلطی اور بچکانہ ہر کات کو میں نے نظر انداز کیا تاکہ تمہیں یہاں کوئی تکلیف
نہ پہنچ سکے اس لیے تمہاری اکثر غلطیوں کو معاف بھی کر دیا مگر نہیں تم ایسے تو بکل بھی
نہیں سدھرو گی۔۔۔۔

ضمخام سرد لہجے میں بولا جبکہ مہر ماہ اس کی باتیں سن کر ہلکا ہلکا کانپنے لگی تھی دل تو اس کا
بند ہونے کو تھا اسے تو اپنے پاؤں کا درد بھی بھول گیا تھا وہ اس وقت بس ضمخام کے قہر
سے بچنا چاہتی تھی

تمہیں آج مجھ سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا مہرماہ اور اپنا یہ چھوٹا سادماغ فلحال مت چلاؤ تو
 ہی اچھا ہوگا کیونکہ تمہاری کوئی بکو اس سننے کے موڈ میں بلکل بھی نہیں ہو اور تم
 آج سزا سے بلکل بھی نہیں بچ سکتی۔۔۔

ضمخام اس کے کان کے قریب جا کر بولا تو اس کے ہونٹوں کا لمس مہرماہ اپنے کان پر
 صاف محسوس کر سکتی تھی جب کہ اس کی جھلسا دینے والی سانس وہ اپنی گردن پر صاف
 محسوس کر رہی تھی



آہ۔۔۔۔

ضمخام نے اپنی بات ختم کر کے مہرماہ کی لو کو اپنے دانتوں میں دبایا جس سے مہرماہ کی درد
 سے کراہ نکل گئی اور وہ اپنی سزا کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔۔

ضمخام نے اپنی بات مکمل کر کے اس کے بالوں سے ہاتھ نکالا اور کھڑا ہو کر مہرماہ کو بازو سے زور سے پکڑ کر ایک جھٹکا دے کر کھڑا کیا مہرماہ جو اچانک کھڑا ہونے کے لیے بالکل تیار نہ تھی ایسا کرنے سے اس کا وزن جب اپنے اس پاؤں پر پڑا جو گرتے وقت مڑا تھا تو درد کی شدت سے اس کی منہ سے چیخ نکلی۔۔۔۔۔

ضمخام نے ایک نظر اس کے پاؤں کو دیکھا اور اس کو دیکھا پھر اس کے بازو کو چھوڑتے ہوئے اپنی باہوں میں اٹھالیا تو مہرماہ نے جلدی سے اپنے بازو اس کی گردن میں حاصل کیا اور اپنا منہ اس کی گردن میں چھپالیا

یہ مت سوچنا کہ تمھاری چوٹ دیکھ کر تمہیں آرام کرنے کا کہوں گا اور تمھاری سزا معاف کر دوں گی بلکل بھی نہیں بلکہ ایک مزے کی بات بتاؤ میں تمہیں وہاں ہی لے کر جا رہا ہوں جہاں تمہیں سزا ملے گی

مہرماہ جو خود کو اس کی بازوؤں میں اٹھائے جانے پر یہ سوچ کر خوش تھی کہ چلو اب وہ
اسے سزا نہ دے گا مگر ضمخام کے منہ سے نکلے گئے الفاظ نے ساری خوش فہمی ختم کر
دی بلکہ اس نے تو اسے مزید ڈرا دیا تھا

مہرماہ نے اس کی گردن سے منہ نکال کر دیکھا تو وہ اسے مینشن کے اندر لے جانے کی
 بجائے کہیں اور لے جا رہا تھا اس نے غور کیا تو وہ اسے مینشن کے بیسمنٹ میں لے جا رہا
 تھا سزا کا سوچ کر وہ ہلکا سا کانپنے لگی تھی جسے ضمخام نے نظر انداز کر دیا وہ اسے ایسی سزا
 دینا چاہتا تھا کہ دوبارہ کبھی وہ مینشن سے باہر قدم اس کی اجازت کے بغیر نہ اٹھانے کی
 کوشش کرے گی

ضمخام اسے بیسمنٹ میں لے کر آیا اور دائیں طرف موجود سیل جو دشمنوں کے لے
 تھے اس طرف لے جانے لگا جبکہ مہرماہ کا اپنے ارد گرد موجود کالی دیواروں کو دیکھ کر
 دل بند ہونے کو تھا اور جب اسے سیل دکھائی دیے تو اسے لگا تھا کہ وہ صرف اسے یہاں
 کچھ دن قید کرے گا مگر وہ کیا جانے اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ چلتے ہوئے آخری

سیل کے پاس آیا اور وہاں موجود گارڈ سے اس نے دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا

ضمخام مہرماہ کو لے کر سیل میں داخل ہوا اور ایک جگہ بیٹھا کر اس کے قریب جا کر کان

میں بولا

اگر یہ سوچ رہی ہو کہ تمہاری سزا یہاں قید رہنا ہے تو تمہاری غلط فہمی ابھی میرے
جانے کے بعد دور ہو جائے گی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ نے ضمخام کی بات سنی تو اسے کچھ گڑ بڑ لگی اور سیل میں موجود کالی دیواروں سے

اسے وحشت محسوس ہونے لگی تو وہ جلدی سے بولی۔۔۔

پ۔۔۔ پلیز ضمخام۔۔۔ اب کبھی بھی ایسا نہیں کروں گی۔۔۔۔

ضمخام مہرماہ کی مکمل بات سنے بغیر ہی سیل سے باہر آ گیا اور سیل کے باہر موجود گارڈ کے کان میں کچھ کہا اور وہاں سے چلا گیا

مہرماہ جو ابھی ویسے ہی بیٹھی تھی اسے کمرے کے کونے سے میں ایک بھڑیا نما کتا دکھائی دیا جو اب بھونکتے ہوئے اس کی طرف آ رہا تھا جبکہ مہرماہ کا رنگ کتے کو دیکھ کر لٹھے کی مانند سفید ہو گیا اور وہ جلدی جلدی پیچھے ہونے لگی اور ضمخام کو چیختے ہوئے پکارنے لگی

ض۔۔۔ ضمخام پ۔۔۔ پلیز اب نہیں کروں گی۔۔۔ پلیز یہاں سے نکالو مجھے

کتے کو اپنے قریب آتا دیکھ وہ جلدی سے پیچھے ہوتی کونے میں جا گھسی جب اسے لگا کہ وہ اس کے قریب آ گیا ہے تو دوبارہ ضمخام کو پکارنے لگی

ضمیمہ پلینز

ضمیمہ سوری

جب کتا اس کے پاس آنے کی بجائے اس سے تھوڑی دور کھڑا ہو کر بھونکنے لگا تو اس نے غور کیا تو پتا چلا اس کا ایک پاؤں زنجیر سے باندھا گیا ہے مگر پھر بھی اس کا خوف سے دل بند ہونا شروع ہو گیا اس کو اپنے قریب دیکھ کر۔۔۔ وہ تو شروع سے ہی کتوں سے بہت ڈرتی تھی اور یہ کتا تو تھا بھی بھڑپے جیسا جسے دیکھ کر اس سے بس یہی لگ رہا تھا کہ ابھی اس کی زنجیر ٹوٹے گی تو وہ اسے کاٹ ڈالے گا یہی سوچ کر وہ مسلسل چیخنے لگی تھی

ضمیمہ نکالو مجھے یہاں سے پلینز

ضمخام-----

دو گھنٹے بعد:

مسلسل چیخنے سے اس کے گلے میں درد ہو رہا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے پتا نہیں کتنے دنوں سے وہ یہاں بند ہو۔۔۔۔۔



جب مہر ماہ نڈھال سی اور خوف کی زیادتی سے سکڑی سمٹی سے کونے میں آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی تب ضمخام دروازہ کھول کر اندر آیا

جبکہ کتا ضمخام کو پہچانتا تھا اس وجہ سے بھونکننا بند ہوا ضمخام نے اس کے قریب جا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور مہر ماہ کی جانب متوجہ ہوا جو کونے میں بیٹھی اسے کانپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

ضمخام مہرماہ کے قریب گیا اور اسے چھونے لگا تو مہرماہ کسی کے احساس سے ڈر کر اور
پچھے ہو گئی اور ضمخام کو اپنی مردہ سی آواز میں بلانے لگی۔۔۔

ضمخام۔۔۔۔۔پ۔۔۔۔۔پلیز



ضمخام اس کے بالوں کو ہلکے سے چھوتا ہوا بولا مہرماہ نے جب ضمخام کی آواز سنی تو جلدی
سے اپنی آنکھیں کھولیں اور ضمخام کے گلے لگ کر اونچی اونچی آواز میں رونا شروع ہو
گئی اور اٹکتے ہوئے ضمخام سے بولی

س۔۔۔ سوری آسندہ کبھی ک۔۔۔ کبھی بھی نہیں جاؤں گی پ۔۔۔ پلیزم۔۔۔ مجھے

یہاں سے لے چلوپ۔۔۔ پکاب تمھاری بات مانوں گی۔۔۔

ضمخام نے آگے بڑھتے مہرماہ کے کانپتے وجود کو اپنے بازؤں میں اٹھایا اور اس کے ماتھے

پر لب رکھتا ہوا بولا



سب ٹھیک ہے اور ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اس کے گرد بازؤں حائل کر کے اپنا منہ اس کی گردن میں چھپالیا جبکہ
آنسوؤں اس کے اب ضمخام کی گردن اور شرٹ پر گر رہے تھے جنھیں محسوس کر کے
ضمخام نے اس کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر کے اسے خود میں بھینچا

ضمخام اسے چھوڑ کر رامش کے پاس گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی

سیل کے پاس آکر اس کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر سگریٹ سلگاتے

ہوئے اس کی چیخیں سنتا رہا تھا

وہ اسے کبھی بھی ایسی سزا نہ دیتا اگر وہ یہاں سے بھاگنے کی کوشش نہ کرتی وہ جانتا تھا
زیک موقع کی تلاش میں ہے جب اسے موقع ملا وہ ضرور مہرماہ کو نقصان پہنچائے گا

ضمخام اسے لے کر کمرے میں آیا اور اسے بیڈ پر بیٹھانے لگا تو مہرماہ اسے چھوڑنے کا نام
ہی نہیں لے رہی تھی
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ میں بس فرسٹ ایڈکٹ لینے جانے لگا ہو بس دو منٹ روکو۔۔۔۔۔

وہ مہرماہ کے بازو اپنی گردن سے نکالتا ہوا اور اس کے ماتھے کا بوسہ لیتے ہوئے بولا اور
مہرماہ کو بیڈ پر بیٹھا کر وہ جلدی سے واشروم سے فرسٹ ایڈکٹ لے آیا اور اس کے
پاؤں جہاں پر اب سو جن بھی ہوگی تھی وہاں پر ٹیوب نکال کر لگانے لگا

جبکہ مہرماہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی اس نے رونا تو بند کر دیا تھا مگر اس کی آنکھیں
اور پلکیں رونے کی وجہ سے ابھی بھی گیلی تھیں

ضمخام نے ٹیوب لگانے کے بعد مہرماہ کو دیکھا جو اپنے سوکھے ہونٹوں کو زبان سے تر کر
رہی تھی وہ اٹھا اور سائیڈ سے پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے منہ کو لگایا تو آدھا گلاس پانی پی
گئی تو ضمخام گلاس سائیڈ پر رکھتا ہوا بولا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئیندہ کے بعد کبھی بھی مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی مت کرنا بھی تو دو گھنٹے
صرف بند کیا ہے تو تمھاری یہ حالت ہو گئی ہے اگر دوبارہ کیا تو پورا دن بند رکھوں گا

جبکہ مہرماہ نے اس کی بات سن کر جلدی سے اپنا سرنفی میں ہلایا اور اس کی طرف دیکھے
بغیر بیڈ پر لیٹ کر اپنے اوپر کبیل اوڑھ لیا ضمخام نے اسے ایسے لیٹتے دیکھا تو خاموشی سے

فرسٹ ایڈ باکس واٹر روم میں رکھ کر آکر اس کے ساتھ لیٹ گیا اور اس کو اپنے حصار
میں لے کر اس کا سر اپنے سینے پر رکھ کر اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلانے لگا

مہرماہ جو بے سکونی سے بس آنکھیں بند کیے لیٹی تھی خود کو ضمخام کے حصار میں محسوس
کر کے چپ ہی رہی اور ضمخام کی انگلیوں کا لمس محسوس کر کے آہستہ آہستہ نیند کی
وادیوں میں کھو گئی



مہرماہ صبح اٹھی تو خود کو ضمخام کے حصار میں پایا اس نے ضمخام کے چہرے کی طرف
دیکھا جو پر سکون سا سوراہا تھا اس کے ساتھ کیا تھا وہ کبھی سوچ بھی
نہیں سکتی تھی اس کے خیال میں وہ آسانی سے مینشن سے نکل سکتی تھی مگر مینشن کی
سکیورٹی جتنی سخت تھی وہ کبھی بھی باہر نہیں جاسکتی تھی

فلحال وہ اپنے دکھتے سر کے ساتھ خود پر سے ضمخام کا بازو ہٹا کر اٹھنے لگی کہ اپنے پیر میں درد محسوس کر کے ہولے سے اٹھی اور شاہور لینے چلی گئی تاکہ اپنا دماغ دوبارہ چلا سکے مگر یہ بات تو تہ تھی کہ اب وہ یہاں سے بھاگنے کی کوشش تو بالکل بھی نہیں کرے گی

شاہور لینے کے بعد وہ آہستہ سے چل کر کمرے میں آئی تو ضمخام بیڈ سے ٹیک لگائے اپنا فون استعمال کر رہا تھا وہ خاموشی سے اسے ایک نظر دیکھ کر ڈریسنگ روم میں اپنے بال ڈرائے کرنے چلی گئی مہرماہ اپنے بال ڈرائے کرنے کے بعد بھی ڈریسنگ روم میں ہی بیٹھی رہی تاکہ ضمخام کمرے سے چلا جائے فلحال وہ اس کا سامنا بالکل بھی نہیں کرنا چاہتی تھی

بیس منٹ تک اپنے ناخنوں سے کھیلنے اور سوچوں میں گم رہنے کے بعد جب اسے لگا کہ ضمخام کمرے سے چلا گیا ہو گا تب وہ اپنی جگہ سے اٹھی جس سے اس کے پیر میں درد کی ایک ٹیس اٹھی جسے نظر انداز کر کے وہ ڈریسنگ روم کے دروازے کی جانب بڑھی اسے نے جب دروازہ کھولا اور باہر نکلنے لگی تبھی ضمخام بھی کمرے میں داخل ہونے لگا

تھا جس سے مہرماہ اور ضمخام کی ایک زوردار ٹکڑی ہوئی

اور مہرماہ جو اپنے ایک پاؤں پر وزن زیادہ ڈالے کھڑی تھی کہ ٹکڑاؤ
سے اپنا بیلنس برقرار نہ رکھ سکی اور سیدھا زمین بوس ہونے لگی کہ تبھی
دو مضبوط بازوں نے اسے اپنی گرفت میں لیا

مہرماہ جس نے نیچے گرنے کے ڈر سے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں خود کو نیچے گرتے نہ دیکھ
کر اس نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تو اس کی نظروں کا تصادم ضمخام کی نظروں سے
ہوا جو اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

مہرماہ آہستہ سے سیدھی کھڑی ہو کر اس کی گرفت سے نکلنے لگی کہ ضمخام نے اسے
بازوں میں اٹھالیا

اگر تمہارا پیرا بھی ٹھیک نہیں ہوا تھا تو تمہیں بیڈ سے اٹھنے کی کیا ضرورت تھی آرام سے ایک جگہ بیٹھ جایا کرو وزن سے پاؤں پر دوبارہ سو جن ہو جانی ہے۔۔۔۔۔

ضمخام اسے اٹھاتا ہوا نرمی سے بولا جبکہ مہرماہ نے اس کی بات سن کر برا سامنہ بنایا اور اس کی گردن میں اپنی بازؤں حائل کیں

یہ سب تمہارے اس کتے کی وجہ سے ہوا ہے نہ تم لوگ اس کتے کو کھلا چھوڑتے اور نہ ہی میں اس سے بچنے کے لیے بھاگتی اور گرتی یہ سب تمہاری غلطی ہے۔۔۔۔۔

مہرماہ کی زبان میں کھجلی ہوئی تو واپس اپنی ٹون میں آتی ہوئی بولی

آہاں۔۔۔۔۔ میں نے ہی تو تمہیں رات کو بھاگنے کا کہا تھا جس کی وجہ سے یہ سب ہوا
مہرماہ میں آخری بار تمہیں بتا رہا ہوں مجھ سے دور جانے کی کوشش تو کیا سوچنا بھی مت

بہت برا پیش آؤں گا

ضمخام اسے بیڈ پر بیٹھا یا اور مہر ماہ کے بال نرمی اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے

سنجیدگی سے بولا

مجھے نہیں پسند اس قید خانے میں رہنا مجھے کھلی فضا میں سانس لینا پسند ہے تین ہفتوں سے میں مینشن میں بند ہوں تمہیں میرا احساس نہیں ہے کہ خود تو باہر گھومتے پھرتے رہتے ہو اور مجھے یہاں پورا دن اکیلا چھوڑ جاتے ہو اور نہ ہی باہر لان میں جانے دیتے ہو اور صوفیہ سے بھی ہفتہ میں ایک بار ملنے دیتے ہو میرا دم گھٹتا ہے اسی وجہ سے یہاں سے بھاگنا چاہتی ہوں

مہر ماہ بھی اس کی بات سن کر اور اپنی سزا یاد کر کے سنجیدگی سے بولی وہ قطعاً اب یہاں سے بھاگنا نہیں چاہتی تھی خاص کر اس سزا کے بعد اور ضمخام کا بھی کچھ پتا نہیں تھا اسے

کہ اگلی بار شاید کتے کے آگے ہی ڈال دے

ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے تم باہر لان میں جاسکتی ہو اور تیار رہنا شام کو ہم باہر ڈنر پر جائیں
گے اور اس کے بعد اگر لان میں جا کر بھاگنے کی کوشش کہ تو یاد رکھنا تم دنیا کے کسی
کونے میں بھی چلی جاؤ میں تمہیں ڈھونڈ نکالوں گا



ضمیمہ اس کی بات سن کر سوچتے ہوئے بولا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سچی۔۔۔۔ آہ شکر ہے اب میں یہاں سے باہر تو جاسکتی ہوں اور فکر مت کرو جتنی
تمہاری سکیورٹی ہے میں کبھی بھی نہیں بھاگ سکتی اور شام کو ہم کونسی جگہ ڈنر کے لیے
جائیں گے۔۔

مہر ماہ اس کی بات سن کر خوشی سے بولی

یہ تو سر پر انز ہے شام کو وقت پر تیار ہو جانا پھر ہم چلیں گے۔۔۔۔۔

ضمخام اس کے سر کو چومتا ہوا بولا وہ بس مہرماہ کے موڈ کو ٹھیک کرنا چاہتا تھا جو رات سے
چپ ہی بیٹھی تھی



مہرماہ اس کی بات سن کر منہ بناتے ہوئے بولی

ضمخام مہرماہ کی بات سن کر اس کی آنکھوں کو چومتا ہوا بولا جو رونے کی وجہ سے ہلکی ہلکی
سو جی ہوئیں تھیں

مہرماہ نے آنکھیں بند کر کے اس کا لمس محسوس کیا وہ جانتی تھی رات کو اس نے ضمخام
کی ایول سائیڈ دیکھی تھی جو وہ ہمیشہ سے اسے دکھانے سے گریز کرتا تھا چاہے وہ جتنی
مرضی شرارتیں کر لے۔۔۔۔

ضمخام چہنچ کرنے ڈریسنگ روم میں گیا اور باہر آیا تو مہرماہ بیڈ پر آنکھیں موندے بیٹھی
تھی وہ واشر روم سے فرسٹ ایڈکٹ میں سے ٹیوب نکال کر لایا اور اس کے پاؤں کے
قریب بیٹھ گیا مہرماہ نے ضمخام کے بیٹھنے پر اپنی آنکھیں کھولیں

تو ضمخام نے مہرماہ کا پاؤں پکڑ کر اپنی گود میں رکھا اور ٹیوب نکال کر لگانے لگا۔۔۔۔ وہ
دونوں ہی خاموش تھے اور یہ خاموشی دونوں کو ہی اچھی لگ رہی تھی

ضمخام ٹیوب لگانے کے بعد اپنے ہاتھوں کو دھو کر آیا اور مہرماہ کو بیڈ پر بیٹھے رہنے کا کہہ

کر خود باہر نکل کر کچن میں روزی کے پاس گیا اور اسے مہرماہ اور اپنا ناشتہ کمرے میں
 بھیجنے کا بولا ابھی وہ کمرے کی جانب جا رہا تھا کہ اس کے موبائل پر کال آئی جسے سننے کے
 لیے وہ اپنی سٹڈی روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

روزی ناشتہ کمرے میں موجود ٹیبل پر رکھنے آئی تو مہرماہ نے اپنا اور ضمخام کا ناشتہ ایک
 ساتھ دیکھا تو اس کی آنکھیں شرارت سے چمکیں اس نے روزی کے جانے کے بعد بیڈ
 پر سے آہستہ سے اٹھ کر ٹرے میں موجود کالی مرچ کی ڈبی اٹھائی اور اس کے انڈے کی
 سائیڈ بدل کر اس میں اچھے سے مرچ ڈال کر دوبارہ انڈا پلٹ کر رکھ دیا اور صوفے ہر
 بیٹھ گئی

ضمخام جب کال سن کر کمرے میں آیا تو مہرماہ کو ناشتے پر اپنا انتظار کرتا دیکھ وہ مسکرا کر
 اس کے ساتھ بیٹھ گیا

مہرماہ اپنا ناشتہ آرام سے کرنے لگی ضمخام نے جیسے ہی انڈے کی بائٹ اپنے منہ میں ڈالی تو اس کو لگا جیسے اس نے کالی مرچ کا چمچ بھر کر منہ میں ڈال لیا ہو اس نے ایک نظر مہرماہ کو دیکھا جو پر سکون سی اپنا انڈا کھا رہی تھی اسے پتا تو چل ہی گیا تھا کہ مہرماہ نے اس کے ناشتے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ہے

ضمخام نے اسے مزا چکھانے کا سوچتے ہوئے اپنے انڈے کی ایک اور بائٹ منہ میں ڈالی

اور مزے سے بولا



ارے واہ کیا بات ہے آج تو روزی نے بہت اچھا انڈا بنایا ہے مزا آ گیا کھا کر۔۔۔۔

جبکہ مہرماہ نے اس کے منہ سے یہ سنا تو حیرانی سے اس کی طرف دیکھا ضمخام نے اسے اپنی طرف دیکھتے ہوئے اپنے انڈے کی بائٹ اتاری اور مہرماہ کے منہ کے اندر ٹھونس دی جو ہلکا سا کھولا تھا اور مہرماہ جو اس سب کے لیے تیار نہ تھی اپنے منہ سے نوالہ نکالنے

لگی کہ ضمخام کی اگلی بات سن کر رک گئی

مہرماہ میں نے سوچا تم بھی یہ چکھ کر بتاؤ کہ کیسا بنا اور آخر کو اتنے لڑیزناشتہ کرنے کا حق تمہارا بھی ہے۔۔۔۔



ضمخام اپنی کافی اٹھا کر پیتے ہوئے بولا

ضمخام کی بات سن کر مہرماہ کے منہ میں موجود نوالہ اسے زہر لگا جو کالی مرچ سے بھرا ہوا تھا نوالہ نگل کر اس نے جلدی سے پانی کا گلاس اٹھا کر منہ کو لگایا اور ایک ہی سانس میں پی گئی مگر پھر بھی منہ کا ذائقہ نہیں سہی ہو جس سے اس نے برا منہ بنایا

ضمخام نے اسے پانی پیتے اور برا سامنہ بناتے دیکھا تو ایک قہقہہ لگایا

اس کا قہقہہ سن کر مہرماہ نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا اور اپنی کافی کا گھونٹ پیا

ضمخام اپنی کافی ختم کر کے اٹھا اور مہرماہ کا سر چومتے ہوئے اسے اپنا خیال رکھنے کا کہہ کر

چلا گیا

مہرماہ کافی پینے کے بعد آہستہ سے اپنی جگہ سے اٹھی اور بیڈ ہر بیٹھ کر اپنا لیپ ٹاپ نکالا
تاکہ اپنی کلاسز لے سکے تب تک روزی بھی کمرے میں آ کر برتن لے کر جا چکی تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام اور رامش اب مال دیکھنے جا رہے تھے جو نیکہ کل جا نہیں سکے تھے تو انہوں نے

آج جانے کا سوچا۔۔۔

ضمخام اور رامش ایک بلڈنگ کے سامنے روکے اور اپنی گاڑی سے نکل کر اندر داخل

ہوئے باہر سے یہ بلڈنگ پرانی لگتی تھی مگر اندر داخل ہو کر تھوڑی دیر آگے چلنے کے

بعد ایک کمرے میں جا کر کلین کے نیچے چھپا ہوئے بیسمنٹ میں ان کا مال موجود تھا اور وہ عام بیسمنٹ تو بالکل بھی نہیں تھا

ضمخام اور رامش اندر داخل ہوئے اور سیڑھیاں اتر کر سامنے موجود دروازے پر ضمخام نے اپنا فنگر پرنٹ لگایا تو دروازہ کھولا اور وہ دونوں اندر داخل ہوئے

سامنے داخل ہوتے ہی پانچ بار ڈی گارڈز ان کو نظر آئے جنہیں دیکھ کر ضمخام اور رامش نے سر ہلایا

سامنے کی طرف چلتے ہوئے ہوئے بڑے بڑے ڈبے ان کے ارد گرد موجود تھے جن میں ہر طرح کے ہتھیار موجود تھے جبکہ ہر جگہ ضمخام کے آدمی کھڑے تھے

ضمخام اور رامش ایک جگہ پر آ کر ر کے جہاں پر ان کی سکیورٹی کا ہیڈ کھڑا تھا جسے دیکھ کر

ضمخام اور رامش نے اپنا سر ہلایا اور اس نے ایک باکس کھول کر ضمخام اور رامش کو دکھایا دو تین اور باکس دیکھنے کے بعد جو مال انھیں ایک ہفتے تک ڈلیور کرنا تھا وہ مال بھی اچھے سے دیکھ کر وہ لوگ پورے بیسمنٹ کا چکر لگانے لگے اور سارے سکیورٹی کے انتظامات دیکھنے لگے۔۔۔۔

مہرماہ جو اپنی کلاسز لے کر حال میں بیٹھی روزی کو اونچی آواز میں اپنے لیے کچھ کھانے کا لانے کو کہہ رہی تھی کہ تھوڑی دیر بعد روزی ابھی پاستہ اس کے لیے رکھ کر گئی تھی کہ اسی وقت اسے کسی گاڑی کا ہارن سنائی دیا اسے لگا ضمخام آ گیا ہے۔۔۔۔۔

مہرماہ سیدھی ہو کر اس کے آنے انتظار کر رہی تھی تاکہ اسے تنگ کر سکے کسی کے اندر داخل ہونے کی آواز سن کر زور زور سے ضمخام کو پکارنے لگی

ضمخام میری مدد کرو کمرے میں جانے کے لیے میرے پیر میں درد دہورہا ہے

وہ منہ میں پاستہ ڈال کر کھاتے ہوئے پیچ پیچ میں بول رہی تھی

کسی کے قدموں کی آواز سن کر اس نے اپنی نظریں پاستے سے اٹھا کر دیکھا تو سامنے
ضمخام کی بجائے کسی اور کو کھڑا پایا تو اس نے حیران نظروں سے اپنے سامنے موجود
شخص کو دیکھا جو شکل و صورت میں ضمخام جیسا لگ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے ایک منٹ نہیں لگا تھا سمجھنے میں کہ سامنے موجود شخص کوئی اور نہیں ضمخام کا باپ

شیر زیاں آج واپس روم آرہا تھا اپنے دوسرے مینشن میں جانے کی بجائے وہ سیدھا
ضمخام اور راما مش سے ملنے بلیک روز مینشن آیا

وہ جب بلیک روز مینشن میں داخل ہوا تو اسے کسی لڑکی کی اردو میں ضمخام کو پکارنے کی
آوازیں سنائیں دی جس سے وہ حیران ہوئے بنانہ رہ سکے کیونکہ ان کے خیال سے
ضمخام لڑکیوں سے کوسوں دور رہتا تھا

وہ اندر داخل ہوا تو سامنے اسے ایک لڑکی صوفے پر بیٹھی پاستہ کھاتے ہوئے ضمخام کو
پکارتے دکھی اور اس کی بات سن کر ان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی جو
ضمخام کو حکم دینے کے انداز میں بلارہی تھی

وہ جب اس کے قریب گیا تو لڑکی کے چہرے پر حیرانی کے تاثرات دیکھ کر شیرزیاں کو
پتا چل گیا تھا کہ اسے لگا کہ ضمخام آرہا ہے اسی وجہ سے وہ اونچی آواز میں بول رہی
تھی۔۔۔۔۔



مہرماہ شیرزیاں کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے چمچ پلیٹ میں رکھ کر کھڑی ہوئی اور اسے
دیکھتے ہوئے معصومیت سے بولی

اسلام علیکم سر-----

شیرزیاں نے سر کے اشارے سے جواب دیا تو مہرماہ مزید بولی پہلے ہی وہ اپنی عزت کا
کبارا کرنے پر خود کو دل میں برا بھلا بول چکی تھی

میرا نام مہرماہ ہے اور آپ کا نام کیا ہے سر؟

شیرزیاں اور آپ کون اور یہاں کیا کر رہی ہیں؟

شیرزیاں صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا اور ساتھ مہرماہ کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

کیا آپ کو نہیں پتا؟ مجھے یقین تھا کہ ضمخام کبھی بھی آپ کو میرے بارے میں نہیں

بتائے گا

وہ آنکھوں میں شرارتی چمک لیے معصومیت سے شیر زیاں سے بولی

اگر مجھے پتا ہوتا تو میں آپ سے کیوں پوچھتا؟

شیر زیاں نے ایک آئینہ اٹھاتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھا

جبکہ روزی شیر زیاں کو دیکھتے ہوئے پانی کا گلاس لائی اور مہرماہ کے

بارے میں بتانے لگی

کہ شیر زیاں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کرتے ہوئے جانے کا کہا تو روزی خاموشی سے چلی گئی مگر جاتے ہوئے مہرماہ کی آنکھوں میں شرارتی چمک کر دیکھ کر وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ آج وہ ضمخام کی درگت شیر زیاں سے بنوانا چاہتی ہے۔۔۔۔۔

میں ضمخام کی بیوی ہوں وہ بھی ایک سال سے۔۔۔۔۔ پہلے تو وہ مجھے اپنے ساتھ نہیں لے کر یہاں آنا نہیں چاہتے مگر پھر اب اس نے بتایا تھا کہ آپ یہاں پر نہیں ہیں تو وہ مجھے یہاں لے آیا اور مجھے اب کہیں جانے بھی نہیں دیتا۔۔۔۔۔

معصومیت سے آنکھیں پٹیٹا کر وہ شیر زیاں سے بولی اور دل ہی دل میں ضمخام کی
درگت بنوانے کا سوچ کر خوش ہو رہی تھی

ہممم۔۔۔۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو؟ جھوٹ تو نہیں بول رہی مجھ سے ورنہ یاد رکھنا میں
ضمخام سے بھی زیادہ برا ہوں

شیر زیاں بھی اس کی آنکھوں کی چمک دکھتے ہوئے ڈرانے کے لیے بولا ویسے بھی اسے
اتنا تجربہ تھا کہ وہ اپنے سامنے موجود بات کرتے شخص کو جان سکے کہ وہ سچ بول رہا ہے
یا جھوٹ لیکن اتنا تو اسے پتا چل گیا تھا کہ ضمخام نے اس سے نکاح کیا ہوا ہے تبھی وہ
اتنے استحقاق سے بول رہی تھی۔۔۔۔

انکل آپ کے بیٹے نے مجھ سے نکاح کیا ہے اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو رکیں۔۔۔۔

روزی روزی-----

مہرماہ اپنی بات کا یقین دلانے لے لیے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر روزی کو بلانے لگی
روزی اس کی بات سن کر باہر آئی تو مہرماہ اس کو اپنی طرف بلاتی ہوئی بولی

روزی انکل کو بتاؤ میں ضمنی کی بیوی ہوں یہ بات سچ ہے نہ بس اپنا سر ہلاؤ۔۔۔۔۔

روزی نے اس کی بات سن کر اپنا سر جلدی سے ہلایا اور کچھ بولنے ہی لگی کہ مہرماہ نے
اسے فوراً بولی

روزی تم اب جا سکتی ہو۔۔۔۔۔

روزی اس کی بات سن کر خاموشی سے چلی گئی

انکل اب تو آپ کو یقین آگیا نہ میں سچ بول رہی ہوں

وہ معصومیت سے بولی۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔ بلکل مجھے یقین آ گیا ہے کہ ضمخام نے اپنی ٹکمر کی بندی سے شادی کی ہے

شیر زیاں اس کی ایکٹنگ دیکھتے ہوئے قہقہہ لگا کر بولے مہرماہ نے اپنے پکڑے جانے پر

براسامنہ بنایا اور بولی

انکل آپ کو کیسے پتا کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں؟ حالانکہ میں نے اتنی اچھی ایکٹنگ کی تھی

بیٹاجی مجھے آپ کی سوچ سے بھی زیادہ تجربہ ہے اور میں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ ضمخام

نے ضرور کچھ کیا ہو گا جو آپ اس سے میرے ذریعہ بدلا لینا چاہتی ہو۔۔۔ اور آپ کی

ایکٹنگ بہت اچھی تھی مگر آپ کی آنکھوں میں واضح شرارت دکھ رہی تھی

شیر زیاں پانی پی کر میز پر گلاس رکھتے ہوئے بولا

انکل آپ کا بیٹا مجھے کہیں بھی نہیں جانے دیتا یہاں تک کہ باہر لان میں بھی میرے
جانے پر پابندی ہے

مہر ماہ اٹھ کر شیر زیاں کے پاس جا کر بیٹھتے ہوئے معصومیت سے بولی اور یہ بات سچ
بھی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ آپ کے پاؤں پر کیا ہوا ہے؟

شیر زیاں نے اسے تھوڑا رک کر اور ایک پاؤں پر وزن ڈال کر چلتے ہوئے دیکھ کر پوچھا

یہی تو میں انکل آپ کو بتانے لگی تھی کہ ضمخام مجھے کہیں جانے نہیں دیتا تورات کو میں
نے مینشن سے بھاگنے کی کوشش کی تو لان میں موجود کتا میرے پیچھے پڑ گیا اور میں اس
سے بچ کر بھاگتے ہوئے گر گئی اور میرا پاؤں مڑ گیا جبکہ ضمخام نے مجھے پکڑ کر سیل میں

بند کر دیا تھا وہ بھی وہ جہاں کتا تھا اس وجہ سے میں اس سے بدلا لینا چاہتی ہوں

مہرماہ نے ساری بات شیرزیاں کو بتا کر پوچھا

انکل اب کیا میرا ساتھ دیں گے۔۔۔۔۔

شیرزیاں نے اس کی بات سن کر مسکرا کر اپنا سر ہلایا انھیں مہرماہ پسند آئی تھی ان کی نہ تو کوئی بہن تھی اور نہ ہی کوئی بیٹی ان کی بہت خواہش تھی کہ ان کی بیٹی ہوتی مگر وہ بھی نہ مل سکی مگر انھیں یہ شرارتی سی لڑکی پسند آئی تھی جبکہ یہاں پر اکثر لڑکیاں انھیں بناوٹی ہی ملی تھیں جو ضمنی نام سے پیسے اور پوزیشن کے لیے شادی کرنا چاہتی تھیں

میلان، اٹلی:

زینق ایک کیفے میں بیٹھا کافی پی رہا تھا جب اسے کیفے کے دروازے سے لینا اندر داخل ہوتے ہوئے نظر آئی وہ اسے محبت کرتا تھا

مگر فلحال خاموش ہی تھا پہلے وہ اسے اپنے اعتماد میں لینا چاہتا تھا پھر

اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہتا تھا

لینا نے زینق کو دیکھا تو کاؤنٹر سے اپنی کافی لے کر اس کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی
کیسے ہو؟۔۔۔۔

لینا نے زینق سے ہلکے پھلکے لہجے میں پوچھا

ٹھیک ہوں روز تم دیکھتی تو ہو تم کیسی ہو اور آج یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔

زینق نے اسے جواب دیتے ہوئے پوچھا

میں بھی بالکل فٹ ہوں دراصل آج میں نے کلب نہیں جانا وف لیا ہے اور میری کافی
میشین خراب ہو گئی ہے اور میرا کافی پیٹا کو دل تھا تو یہاں آگئی مگر تم اس کیفے میں کیا کر
ہے ہو میں نے تو سنا تھا تم یہاں سے دور رہتے ہو۔۔۔۔۔

لینا کافی پیتے ہوئے بولی

میں اپنے ایک دوست سے ملنے جا رہا تھا تو راستے میں میری گاڑی خراب ہو گئی تو وہ اب
قربانی گراج میں چھوڑ کر یہاں آیا ہوں

زینق نے جواب دیا اور مزید بولا

مگر تم نے آج آف کیوں لیا ہے ویسے تو تم اوف لیتی نہیں ہو۔۔۔۔۔
 بس تھوڑی طبیعت نہیں ٹھیک تھی اس وجہ سے سوچا آج کام پر نہیں جاتی۔۔۔۔۔
 لینا نے اسے جو ب دیا

کیا ہوا ہے تمہیں؟ اگر بیمار کو تو کوئی میڈسن وغیرہ لی تم نے؟

زینق نے اس کی طبیعت خرابی کا سن کر پوچھا
 ہاں بس سر میں درد ہے اور گلا ہلکا سا درد کر رہا تھا اور میڈسن میں نے لے لی تھی

لینا نے جواب دیا تو زینق نے اس کا جواب سن کر اپنا سر ہلایا

ان دونوں کے درمیان یہ تین مہینے بعد پہلی دفعہ نارمل بات ہوئی تھی اب وہ دونوں
 خاموشی سے اپنی اپنی کافی پی رہے تھے۔۔۔۔۔



ضمخام اور رامش واپس مینشن جلدی آرہے تھے آج ضمخام کا ارادہ مہرماہ کو ڈنر پر لے جانے کا تھا وہ مینشن میں داخل ہوئے تو ان کو شیر زیاں کی گاڑی نظر آئی جس کے بعد ضمخام کے ذہن میں مہرماہ کا خیال آیا کہ کچھ گڑ بڑ ہی نہ کر دے وہ خود شیر زیاں کو بتانا چاہتا تھا

ضمخام نے اپنے ساتھ کھڑے رامش کو دیکھا جو خود تھوڑا پریشان ہو گیا تھا کیونکہ اس نے بھی تو اپنے نکاح کے بارے میں شیر زیاں کو نہیں بتایا تھا مگر اسے یہ ٹینشن تھی کہ مہرماہ نے اس کا بھانڈا بھی نہ پھوڑ دیا ہو

ضمخام اور رامش دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور گہری سانس لے کر مینشن کے اندر جانے لگے وہ اندر داخل ہوئے تو شیر زیاں سنجیدہ تاثرات لیے حال میں انھیں صوفے پر بیٹھے نظر آئے جبکہ ان کی سنجیدہ نظریں مہرماہ پر ٹکیں تھیں جو شیر زیاں کے

بلکل سامنے والے صوفے پر منہ جھکائے بیٹھی اپنی انگلیوں سے کھیل رہی تھی

ڈیڈ واٹ آسپر انز آپ نے بتایا نہیں کہ آپ اتنی جلدی واپس آرہے ہیں۔۔۔۔

ضمخام ماحول کے بو جھل پن کو ختم کرنے کے لیے ہلکے پھلکے لہجے میں بولا اور شیر زیاں
کی طرف بڑھنے لگا کہ شیر زیاں نے اس کو ہاتھ اٹھا کر وہی رکنے کا کہا اور ایک سرد نظر
ضمخام اور اس کے پیچھے کھڑے رامش پر ڈالی

ضمخام کیا یہ لڑکی سچ کہہ رہی کہ تم نے اس سے ایک سال سے نکاح کیا ہوا ہے مگر مجھے
نہیں بتایا۔۔۔۔۔

شیر زیاں نے سرد لہجے میں ضمخام سے پوچھا جبکہ ضمخام جو شیر زیاں کے نہ ملنے پر
پریشان تھا مگر ان کی بات سن کر اس نے ایک سرد نظر اس چھوٹے پیکٹ پر ڈالی جو آگ لگا

کر سکون سے بیٹھی تھی

ڈیڈیہ بات سچ ہے کہ میں نے اس سے نکاح کیا ہے مگر۔۔۔۔

بس۔۔۔۔ اتنی بڑی بات تم نے مجھ سے چھپائی تم نے تو ایک دفعہ مجھ سے پوچھنا تو کیا

بتانا بھی گوارا نہ کیا



ضمخام جو ابھی بول ہی رہا تھا کہ شیر زیاں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈیڈیہ۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ میں آپ کو ساری بات بتاتا ہوں اور میرے نکاح کو ابھی صرف

ایک مہینہ ہوا ہے آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔

ضمخام ان کی بات سن کر جلدی سے بولا

چلو جو بھی حالات ہوں تم نے مجھے بھی نہ بتایا ہو مگر اس لڑکی کو قید کیوں کیا ہوا ہے اس

کا جواب دو۔۔۔۔



شیر زیاں ضمخام پریشان سا چہرہ دیکھ کر مزید بولے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آپ کو ساری بات بعد میں ڈٹیل سے بتاؤں گا ڈیڈ۔۔۔۔

وہ ان کی بات سن کر بولا۔۔۔۔

اچھا تو پھر مجھے اس کی وضاحت دو کہ تم نے اس لڑکی کو کو دھکا دے کر کیوں گرایا اب

دیکھو اس سے سہی چلا بھی نہیں جا رہا۔۔۔۔۔

شیر زیاں کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو بعد میں کمرے میں جا کر مہرماہ کو مزا

چکھانے کا ارادہ پختا ہو گیا

ماسٹر ہم آپ کو بعد میں ساری بات بتادیں گے ہم آپ کے آنے کا انتظار کر رہے تھے
کہ بتا سکیں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام کی جگہ رامش بولا تو مہرماہ نے اس کی آواز سن کر اپنا چہرہ اٹھایا اور آنکھوں میں

چمک لیے رامش کو دیکھتے ہوئے معصومیت سے بولی

رامش بھائی آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آج آپ اپنی بیوی کو مجھ سے ملانے لائیں گے کہاں

ہے وہ؟ کیا وہ آئی نہیں؟

جبکہ رامش جو ابھی تک یہ سوچ کر پر سکون تھا کہ مہرماہ نے اس کے بارے میں
شیرزیاں کو نہیں بتایا تو وہ جب بعد میں تفصیل سے بات کریں گے تو بتادے گا مگر مہرماہ
"دی چھوٹی ڈون" کی بات سن کر وہ گڑ بڑا گیا

ارے واہ رامش تو پھر تم کب اپنی بیوی سے ملو ارہے ہو مجھے تو لگا تھا کہ تم کم از کم مجھے
بتاؤ گے۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شیرزیاں نے مہرماہ کی بات سن کر حیرانی سے رامش سے پوچھا جبکہ چہرے پر سرد
تاثرات نمایاں تھے

م۔۔۔ ماسٹر وہ ہم نے سوچا تھا کہ میں اور ضمخام ساتھ ہی آپ کو اپنے اپنے نکاح کے
بارے میں بتائیں گے۔۔۔

رامش مہر ماہ کو ایک نظر دیکھ کر بولا جو دونوں کو پھنسا کر پر سکون سی بیٹھی تھی

جی ڈیڈ رامش بالکل سہی کہہ رہا ہے ہم نے سوچا تھا جب آپ واپس آئیں گے تو دونوں
ساتھ ہی آپ کو بتادیں گے۔۔۔۔



ضمخام اپنے ہاتھ بالوں میں پھیرتا ہوا پریشان سا بولا

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔

ضمحمام اور رامش کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر شیر زیاں اور مہرماہ کا ایک ساتھ قہقہہ
حال میں گونجا

جبکہ انہیں قہقہہ لگاتے دیکھ وہ دونوں ہونقوں کی طرح دیکھ رہے تھے مگر جلد ہی
انہیں بات سمجھ آگئی تو دونوں ہی پر سکون ہو گئے

ان کو دیکھتے ہوئے شیر زیاں نے اپنے بازو اکیے تو پہلے ضمحمام مسکراتا ہوا ان سے گلے ملا
اور پھر رامش۔۔۔۔۔

ضمحمام نے شیر زیاں کو علیزے کے جانے کے بعد آج قہقہہ لگاتے ہنستادیکھا تھا اور نہ وہ
زیادہ سے زیادہ صرف مسکرانے لگے تھے

ڈیڈ قسم سے آپ نے تو مجھے آج ڈرا ہی دیا تھا ویسے یہ پلان کس کا تھا ڈیڈ؟

ضمخام نے پوچھا تو شیر زیاں بولا۔۔۔

بس آج میرا دل تھا تمہیں ڈرانے کا وہ بھی مجھ سے اتنی ضروری بات چھپانے کا اور
میرے خیال سے تم نے زینق کو بھی نہیں بتایا ہو گا وہ تم ست ناراض ہو اتو مجھے مت

بولنا



شیر زیاں نے ضمخام کو کہا تو ضمخام بولا

وہ واپس آئے گا تو میں اسے منالوں گا ڈیڈ اور فلحال ابھی وہ میلان میں ہے اور یہ سب
باتیں چھوڑیں یہ بتائیں کہ آپ کا وینس میں سٹے کیسا رہا۔۔۔۔

ٹھیک ہی تھا بس اور اب تم دونوں جلدی سے فریش ہو کر آؤ پھر ڈنر پر بات کرتے ہیں

شیر زیاں بولا تو وہ دونوں ان کی بات سن کر فریش ہونے چلے گئے جبکہ مہرماہ کو ضمخام جاتے ہوئے ایک گھوری سے نوازنا نہ بولا مہرماہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھی فلحال اس کا بلکل بھی دل نہ تھا کہ ابھی جا کر ضمخام کی ڈانٹ سنے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ان سب لوگوں نے ڈنر خوشگوار ماحول میں کیا اور اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے جبکہ مہرماہ اپنے کمرے میں جانے کی بجائے کچن میں ہی بیٹھی تھی اس کو پتا تھا ضمخام ضرور اس کو باتیں سنائے گا اس وجہ سے وہ کمرے میں جانا نہیں چاہتی تھی

مسز کیا یہی بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے کمرے میں نہیں جانا؟

مہرماہ جو اپنی سوچوں میں گم تھی ضمخام کی آواز سن کر ڈر گئی اور اس کی طرف دیکھا جو

طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے چہرے پر صاف نظر آ رہا تھا
کہ مہرماہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا

ضمخام جو کافی دیر سے اس کے مہرماہ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا اسے
نہ آتا دیکھ خود ہی کچن میں آگیا اور اسے دیکھا جو اپنی سوچوں میں گم
تھی

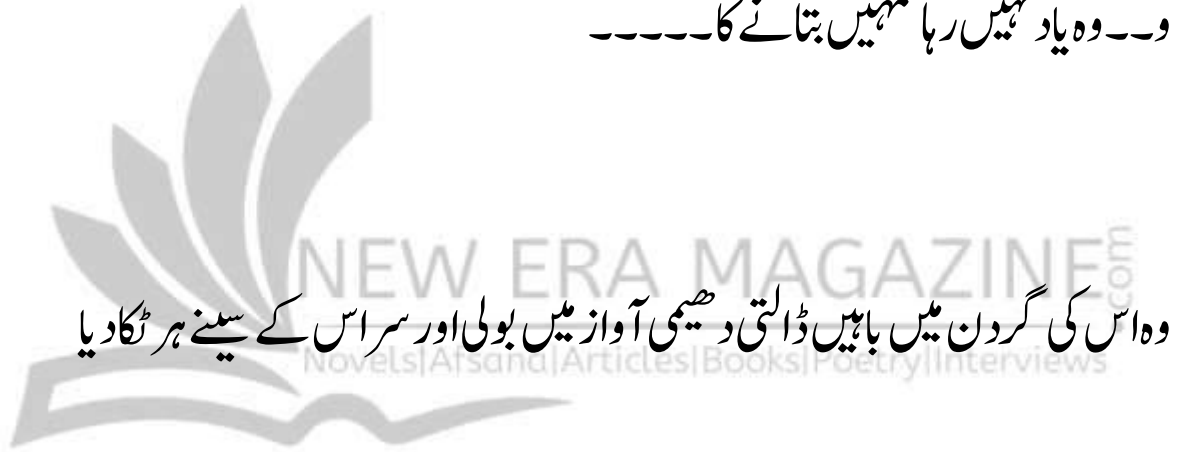
ہاں۔۔۔ وہ۔۔۔ میں۔۔۔ بس آنے ہی لگی تھی پاؤں میں درد ہو رہا تھا اس وجہ سے
اٹھا نہیں جا رہا تھا

مہرماہ اس کی بات سن کر گڑ بڑا کر بولی

اچھا۔۔۔ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا میں تمہیں اٹھا کر لے جاتا۔۔۔

ضمخام نے بولتے ہی اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے کھڑا کیا اور ساتھ ہی اسے اپنی
بازوں میں اٹھالیا

و۔۔ وہ یاد نہیں رہا تمہیں بتانے کا۔۔۔۔



وہ اس کی گردن میں باہیں ڈالتی دھیمی آواز میں بولی اور سر اس کے سینے ہر ٹکا دیا

میں نہیں مانتا کہ تمہارا دماغ جو اتنا تیز چلتا ہے وہ یہ بھول سکتا ہے۔۔۔۔

ضمخام کمرے میں داخل ہوتا ہوا بولا اور اسے بیڈ پر جا کر بیٹھایا اور اس کے ساتھ ہی خود
بھی بیٹھ گیا جبکہ اس کا ہاتھ ابھی بھی مہرماہ کی کمر میں تھا جس سے وہ اسے خود سے دور
ہونے سے روکے ہوئے تھا

اب تم کیا کرو گے مجھے مارو گے کہ میں نے تمہارے ساتھ مزاق کیا۔۔۔۔

وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی تھک ہار کر اس سے بولی۔۔۔

بلکل بھی نہیں ماروں گا تو بلکل بھی نہیں میرے پاس اور سے بہت طریقے ہیں بدلا لینے
 NEW ERA MAGAZINE.com
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کے ہونٹوں کو دیکھتا معنی خیزی سے بولا جبکہ مہرماہ نے اس کی بات سن کر نا سمجھی
 سے اسے دیکھا اور سیل میں بند ہونا یاد آیا تو فوراً بولی۔۔۔

کیا مطلب تم مجھے دوبارہ سیل میں۔۔۔۔

وہ جو ابھی بول رہی تھی ضمخام نے آگے بڑھ کر اپنا دوسرا ہاتھ اس کے بالوں میں ڈال کر اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لے کر اس کی سانسیں روک گیا

ضمخام پوری شدت سے اسے خود کے قریب کیے چوم رہا تھا جب تھوڑی دیر بعد وہ اس سے دور ہوا تو مہرماہ اس کے سینے پر اپنا سر ٹکا کر گہرے گہرے سانس لینے لگی جبکہ چہرہ اس کا شرم سے سرخ ہو چکا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں اس طریقے کی بات کر رہا تھا مسز۔۔۔۔۔

بولتے ہی ضمخام نے مہرماہ کا چہرہ اس کے بالوں سے پکڑ کر پھراؤنچا کیا اور اس کے دائیں گال کو پوری شدت سے چوما اس کا دکھتا لمس محسوس کر کے وہ ہلکی آواز میں منمننائی

ض۔۔۔ ضخممام۔۔۔

اس کی پکار کو نظر انداز کر کے اس نے مہرماہ کے بائیں گال کو بھی پوری شدت سے چوما اور پھر سے اس کے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے اس کی سانسیں قید کر گیا جبکہ وہ اس کی مضبوط گرفت میں صرف پھٹ پھٹا کر رہ گئی

اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتے وہ اس کی گردن پر جھکا اور جگہ جگہ محبت سے اپنے لبوں سے چھوتا اپنا لمس چھوڑ رہا تھا وہ مدہوش سا اس کے وجود میں گم ہو رہا تھا جب اس کے فون کی بیل بجی

مہرماہ سے دور ہوتے اس نے موبائل کو ایک گھوری سے نوازا جیسے فون کرنے والے شخص کو گھور رہا ہو اس نے مہرماہ کا سرخ چہرہ دیکھا اور لمبے لمبے سانس لیتے دیکھا تو مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوما اور اپنا موبائل اٹھا کر اسے آرام کرنے کا کہہ کر

کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

مہرماہ نے ضمخام کے جاتے ہی اپنے شرم سے دہکتے سرخ گالوں پر اپنے ٹھنڈے ہاتھ رکھے اور ضمخام کے واپس آنے کا سوچ کر جلدی سے لیٹ کر منہ تک کمرل اوڑھ لیا جبکہ وہ اپنا تیزی سے دھڑکتا دل صاف محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔



اس وقت سب ڈانگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جبکہ مہرماہ ساتھ ساتھ اپنی زبان کے جوہر بھی دکھا رہی تھی

ضمخام نے ایک نظر اسے دیکھا جو کھاتے ہوئے بول رہی تھی اور ایک نظر شیر زیاں کو

جس کی باتیں سن کر مسکرا رہے تھے

ضمخام اور رامش تم دونوں ناشتے کے بعد سٹڈی روم میں آ کر مجھ سے ملوبات کرنی ہے
تم لوگوں سے۔۔۔

شیر زیاں بولتا ہوا اپنی کرسی سے اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔

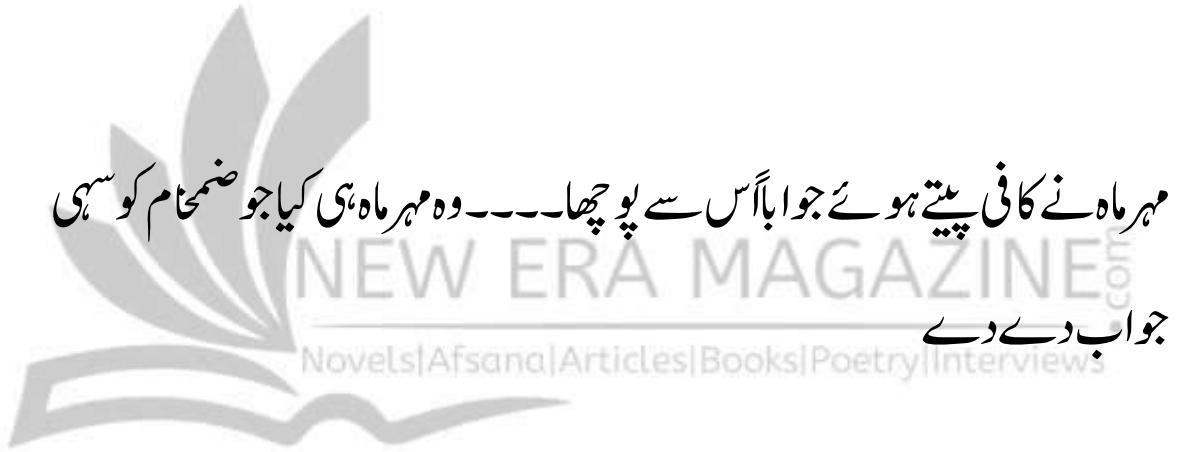


ضمخام نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے رامش کو دیکھا جو اس کی ہی طرف دیکھ رہا تھا وہ
جانتے تھے کہ اب کیا بات ہوگی رامش بھی اپنا ناشتہ مکمل کر کے ڈانگ ٹیبل سے اٹھ
گیا

مہرماہ آج تم فری ہو یا کلاسز لینی ہیں تم نے؟

ضمخام نے اپنے ساتھ بیٹھی مہرماہ سے پوچھا

کیوں تم نے مجھے پڑھانا ہے یا مجھ سے کام کروانا ہے؟



ہاں ضرور اگر تم چاہوں تو جیسی رات کو کلاسز دی تھیں ویسی ضرور دے سکتا

ہوں۔۔۔۔

اس کی بات سن ضمخام نے اسے رات والا واقع یاد دلاتے ہوئے پوچھا جبکہ یہ سن کر مہرماہ کے گال تپ اٹھے اور اس نے ضمخام کو ایک گھوڑی سے نوازا اور منہ بناتے ہوئے

پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی

کوئی ضرورت نہیں ہے اور میری آج دو کلاسز ہیں گیارہ بجے تک فری ہو جانا ہے اب
بتاؤ تم نے کیوں پوچھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ جب فری ہو جاؤ گی تو روزی کے ساتھ باہر لان میں چلی جانا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام نے اپنی مسکراہٹ دبا کر اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

سچی۔۔۔۔ ہائے شکر ہے مجھے لگا تھا میں نے اس مینشن میں ہی مر جانا ہے کبھی باہر
نہیں جاسکنا

مہرماہ خوشی سے بولی مگر اپنی بات سے مقابل کے ہونٹوں پر نمودار ہوتی مسکراہٹ نوج
گئی

ضمخام نے اس کے بالوں میں ہاتھ ڈال کر ہلکا سا سے جھٹکا جبکہ مہرماہ اس اچانک افتاد پر
بوکھلا گئی تھی

آئندہ کے بعد مرنے کی بات میرے سامنے کی تو یاد رکھنا خود تمہیں اپنے ہاتھوں سے
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
ماروں گا۔۔۔۔۔

ضمخام سرد آواز میں بولا اور اس کے چہرے پر جھک کر اس کی سانسیں قید کر گیا ضمخام
دومنٹ برد پیچھے ہٹا اور مہرماہ کے سرخ چہرے کو دیکھ کر اس کے ماتھے کو چوما اور اپنی
کرسی سے اٹھ گیا

مہرماہ نے اس کے جانے کے بعد ارد گرد دیکھا کہ کسی نے اسے دیکھا تو نہیں مگر صد شکر
کہ اس وقت کوئی بھی نہیں تھا

بے شرم انسان۔۔۔ وہ منہ میں بڑ بڑاتی اپنی جگہ سے اٹھی اور کمرے کی جانب چل
دی اگر اسے پتا ہوتا کہ اس کے مرنے کی بات ضمخام کو غصہ دلادے گی تو وہ کبھی بھی نہ
بولتی مگر اس کی خود کے لیے فکر محسوس کر کے اس کے دل میں گد گدی سی ہوئی

ضمخام اور رامش اس وقت سٹی روم میں شیرزیاں کے سامنے بیٹھے انھیں مہرماہ کے
متعلق تفصیل سے بتا رہے تھے

تو تمہارا مطلب ہے کہ تم مہرماہ کو نہیں چاہتے صرف اس کی حفاظت کے لیے شادی کی
ہے تم نے۔۔۔۔

شیرزیاں نے ضمخام سے پوچھا

نہیں ڈیڈ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ پہلے اس کی حفاظت کے لیے ہی کی تھی اب وہ

۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ ہاں اب میں اسے پسند کرتا ہوں

ضمخام تھوڑا گڑبڑاتے ہوئے بولا۔۔۔



ہمم تو تم کہنا چاہتے ہو جو چیز تمہیں پسند آئے گی تم وہ اپنے پاس رکھ لو گے اور جب

تمہارا دل اس سے بھر گیا تو چھوڑ دو گے۔۔۔۔۔

شیرزیاں کی بات سن کر وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا

بلکل نہیں ڈیڈ وہ کوئی چیز نہیں ہے اور میں اسے چاہتا ہوں اور اسے کبھی بھی نہیں
چھوڑو گا۔۔۔۔

تمہارے مطابق وہ پاکستان سے یہاں پڑھنے آئی ہے تو وہ جلد ہی واپس بھی چلی جائے
گی اس کی فیملی تو پاکستان میں ہے تم اسے کیسے اپنے ساتھ رکھو گے۔۔۔۔

ضمخام جو شیر زیاں کی بات سن کر بولنے لگا تھا کہ اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے
روکتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی

وہ یقیناً اپنی فیملی کے پاس دوبارہ جانا چاہے گی تم اسے زبردستی اپنے پاس نہیں رکھ سکتے
جب تم اسے اس کی فیملی سے ملنے نہیں دو گے تو ضمخام جیسے اس نے پہلے بھاگنے کی
کوشش کی ہے وہ دوبارہ بھاگے گی

میں مہرماہ کو خود سے دور کبھی بھی نہیں جانے دوں گا ڈیڈ وہ صرف میری ہے اگر اسے
 قید بھی کرنا پڑے تو میں اسے قید کر کے اپنے پاس رکھ لوں گا جس دن سے وہ میرے
 نکاح میں آئی ہے اس دن سے وہ میری ملکیت بن چکی ہے اب کسی نے بھی اسے مجھ اس
 سے دور کرنے کی کوشش کی تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوگا۔۔۔

ضمخام شیر زیاں کی بات سن کر اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا جبکہ ضبط سے اس کا چہرہ

سرخ ہو چکا تھا



فلحال اس بات کو چھوڑ دو جب وقت آئے گا تو دیکھ لیں گے اب جبکہ تم نے مہرماہ کو
 بریسلٹ بھی دے دیا ہے تو تم اصول جانتے ہو نہ کہ سب گینگ کے لیڈرز کو بلانا پڑتا
 ہے تاکہ تم بتا سکو کہ تم نے شادی کر لی ہے اور کوئی اس پر حملہ کرنے کی جرت بھی نہ
 کر سکے اب چونکہ تم نکاح کر چکے ہو اور مہرماہ کی جان کو بھی خطرہ ہے تو میں چاہتا ہوں
 کہ تم کل ہی پارٹی کا انتظام کرو تاکہ سب کو پتا چل سکے کہ مہرماہ اب تمہاری بیوی ہے

شیر زیاں نے اس کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے بات بدلی

ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔۔۔۔



ضمیمہ نام نے ان کی بات سن کر سر ہلاتے ہوئے کہا

اور رامش تم کیا تم نے بھی صوفیہ کی جان بچانے کے لیے شادی کی ہے؟

شیر زیاں نے اپنا رخ رامش کی طرف کرتے ہوئے پوچھا جو خاموشی سے ان کی باتیں

سن رہا تھا

و۔۔۔ وہ میں۔۔۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو چاہتے تھے تو اس وجہ سے ہم نے سوچا
کہ نکاح کر لیتے ہیں۔۔۔

رامش ایک پل کو گڑ بڑا گیا پھر جلدی سے سنبھل کر بولا

اچھا۔۔۔ یعنی تمہاری بات وہ لڑکی اتنی آسانی سے مان گئی میں نہیں مانتا چلو اب
جلدی سے سہی بات بتاؤ کہ تم نے اس سے کیا کہہ کر نکاح کیا ضمخام نے تو بتا دیا ہے اب
تم بھی بتاؤ۔۔۔۔۔

شیرزیاں نے اس کی بات سن کر اپنی ایک ابرو اٹھاتے ہوئے پوچھا

وہ میں نے اس سے کہا تھا کہ صرف ابھی میں نکاح کروں گا اگر اس نے انکار کیا تو میں
اسے دوبارہ نہیں ملوں گا۔۔۔ اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے تبھی وہ مان گئی تھی

اور میں نے اسے اس کے بعد کچھ بھی نہیں کہا اور صوفیہ اس وقت اپنے گھر

رامش اپنی گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا

چلو بھی تمھاری بیوی تو یہیں رہتی ہے اور راضی بھی تو تمھیں کوئی ٹینشن نہیں ہے اگر
تم دونوں خوش ہو تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔۔ اور اب تم دونوں جا سکتے ہو۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شیر زیاں کی بات سن کر دونوں اپنی جگہ سے اٹھے اور باہر کی جانب چل دیے ضمخام
نے رامش کو کل کی پارٹی کے کے انتظامات کروانے کا کہا اور سب کو انویٹیشن بھیجنے کا
بول کر اپنے کمرے کی طرف چل دیا

وہ کمرے میں داخل ہوا تو مہر ماہ ڈریسنگ ٹیبل سے نکل رہی تھی اسے کمرے میں موجود

دیکھ کر مہر ماہ نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا

ضمخام کیا تمہیں گنجی لڑکیاں پسند ہیں؟۔۔۔۔

نہیں کیوں؟ اپنے بال کٹوانے کا سوچنا بھی مت مجھے لمبے بالوں والی لڑکیاں اچھی لگتی

ہیں۔۔۔



ضمخام نے اس کی عجیب بات سن کر اس کی طرف دیکھا پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا

مجھے بھی اپنے لمبے بال بہت پسند ہیں مگر مجھے لگتا ہے کہ تمہیں گنجی لڑکیاں ہی پسند ہے

ورنہ تم کیوں جب دیکھو میرے بالوں میں ہاتھ ڈال کر کھینچتے؟ ابھی میں نے اپنے بالوں

میں کنگی کی تو میرے اتنے زیادہ بال اترے اور مجھے یقین ہے تم تب تک میرے بالوں

کو کھینچنا نہیں چھوڑو گے جب تک میں گنجی نہ ہوگی

مہرماہ نے اپنی اس کی طرف دیکھ کر منہ بگاڑتے ہوئے جواب دیا تو ضمخام نے اس کی
بات سن کر اپنا قہقہہ روکا اور اس کی کمر میں اپنا بازو ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگایا

مسز مجھے تو تم گنجی بھی بہت پیاری لگو گی۔۔۔۔

ضمخام اپنی ہنسی ضبط کر کے سنجیدگی سے گویا ہوا اور مہرماہ کو دیکھا جو اسے گھور رہی تھی



چھوڑو مجھے جاؤ کسی گنجی لڑکی سے شادی کرو مجھے میرے بال بہت عزیز ہیں۔۔۔۔

مہرماہ خود کو اس کی گولادی گرفت سے نکالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی

ہمم۔۔۔ اس کے بارے میں سوچنا پڑے گا فلحال جو میرے پاس ہے ابھی اسی سے

فائدہ اٹھالوں۔۔۔۔

ضمخام اس کی گردن پر بوسہ دیتے ہوئے بولا اس کا دکھتا لمس محسوس کر لے مہر ماہ اس
کی گرفت میں مچلی اور اس کے سینے پر مکے مارتی ہوئی بولی

چھوڑو مجھے۔۔۔۔



ضمخام نے اس پر اپنی گرفت اور مضبوط کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں کے سائیڈ پر
موجود تل پر اپنے دہکتے لب رکھے تو مہر ماہ نے اس کی شرٹ کو مضبوطی سے اپنے
ہاتھوں میں جکڑا

ضمخام پ۔۔۔۔ پلیز

مہرماہ کی دھیمی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو ضمخام نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے اس کا گال چومتے ہوئے کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔

مہرماہ ضمخام کے جانے کے بعد ابھی خود کو نارمل کر رہی تھی کہ روزی دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوئی تاکہ مہرماہ کو لان میں لے کر جاسکے مہرماہ خود کو قابو کرتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑی۔۔۔۔

زبرقان سر۔۔۔۔ ضمخام کی طرف سے انیویٹیشن آیا ہے کل ان کے گھر ضمخام کی بیوی کو متعارف کروانے کی تقریب ہے۔۔۔۔

زبرقان کے خاص آدمی جون نے زبرقان سے کہا

ہمم۔۔۔۔ وہ میری سوچ کے مطابق ہی ہوشیار اور چالاک ہے اس کی حفاظت کا کام کر رہا ہے چلو دیکھتے ہیں کب تک اسے بچا سکتا ہے ہم کل ضرور جائیں گے

ٹھیک ہے سر اور جو ہم نے ڈیل کے لیے انھیں کہا تھا وہ بھی انہوں نے منع کر دیا ہے

جون نے بتایا تو زبرقان نے اسے ایک نظر دیکھا اور بولا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر تو بہت ہے اس میں پتا نہیں کس چیز کا غرور ہے اسے دیکھنا بہت جلد اس کی یہی اکڑ

توڑوں گا۔۔۔۔

زبرقان نے بولنے کے بعد اسے ہاتھ سے باہر جانے کا اشارہ کیا تو وہ باہر چلا گیا

رامش اپنا کام کر کے آج صوفیہ سے ملنے اس کے گھر جا رہا تھا مسلسل ایک ہفتے سے
مصروف رہنے کے بعد آج رات وہ اس کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا

صوفیہ رامش کے لیے ڈنر بنا رہی تھی اور ساتھ ساتھ اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی
اس نے وقت پر ڈنر بنا لیا تھا مگر وہ شام کو سو گئی تھی اس وجہ سے وہ لیٹ ڈنر بنا رہی تھی

صوفیہ نے بیل کی آواز پر اپنے بال صحیح کیے اور دھیمی آنچ چولہے کی کر کے دروازہ
کھولنے لگی تو رامش نے اندر داخل ہوتے ہی اسے خود میں بھینچا اور اس کے سر کو چومتا

ہوا بولا

میں نے تمہیں ان دنوں میں بہت یاد کیا۔۔۔۔۔

میں نے بھی۔۔۔۔۔ صوفیہ اس سے الگ ہوتی ہوئی مسکرا کر بولی اور اسے اپنے ساتھ اندر

لے گی اور اسے بیٹھنے کا کہہ کر کافی بنانے لگی ساتھ ساتھ جلدی جلدی کھانا تیار کرنے
لگی۔۔۔۔

رامش کچن میں صوفیہ کے پیچھے داخل ہوا تو صوفیہ کو کھانا بناتے دیکھ کر پیچھے سے اسے
اپنے حصار میں لے کر صوفیہ کی گردن کو چوما تو صوفیہ ہلکی آواز میں بولی

۔۔۔۔۔ رامش آپ بیٹھ جائیں میں آپ کے لیے ابھی کافی لے کر آتی ہو بس بننے والی
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
ہے۔۔۔۔۔

میں یہاں ہی اچھا ہوں اور تم نے پہلے کیوں نہیں کھانا بنایا؟

رامش نے اس کی گردن کو دوبارہ چومتے ہوئے جواب دیا اس سے پوچھا

و۔۔۔ وہ میں سو گئی تھی اس وجہ سے لیٹ ہو گئی آپ۔۔۔ پلیز بیٹھ جائیں۔۔۔

اس کا لمس محسوس کر کے وہ کانپتی آواز میں بولی

رامش نے اس کی بات سن کر اسے چھوڑ دیا اور کچن میں موجود کرسی پر بیٹھ گیا اور اسے
گھورنے لگا اسے خود کو گھورتے پا کر وہ پھر بولی



NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ لاؤنچ میں بیٹھ جائیں میں بس پانچ منٹ تک آئی۔۔۔

بلکل نہیں میں یہاں ہی بیٹھوں گا اب تم چپ چاپ اپنا کام کرو یا تم چاہتی ہو کہ پھر
تمہارے پاس آ کر کھڑا ہوں

رامش اس کی بات سن کر بولا تو صوفیہ خاموشی سے اپنا کام کرنے لگی۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ صوفیہ کے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے رامش صوفیہ کو اپنے حصار میں لیے بیٹھا تھا جب اچانک رامش نے صوفیہ کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا صوفیہ جو اس اچانک افتاد پر بوکھلا گئی تھی رامش کا لمس اپنے ہونٹوں پر محسوس کر کے اس نے رامش کی شرٹ کو اپنے ہاتھوں میں دبوچ کر آنکھیں بند کر لیں

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رامش ابھی تھوڑی دیر اور نہ چھوڑتا مگر ٹی وی لاؤنچ سے صوفیہ کو پکارنے کی آوازیں آئیں تو رامش فوراً اس سے دور ہوا جبکہ صوفیہ اپنا نام سن کر جلدی سے اس سے دور ہوئی اور آواز کو پہچان کر بولی

رامش لگتا ہے ڈیڈی جلدی واپس آگئے ہیں اب یہاں سے آپ کیسے جائیں
گے۔۔۔۔

اپنے نام کی دوبارہ پکار سن کروہ مزید بولی

آپ یہاں پر رکھیں میں ان کی بات سن کر آئی ----



صوفیہ کمرے سے باہر نکلی تو سامنے ہی سام صاحب صوفے پر بیٹھے تھے ----

ڈیڈی کیسے ہیں آپ اور اتنی جلدی آگے سب ٹھیک تو ہے

صوفیہ نے سام صاحب سے پریشانی سے انکے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا جبکہ اپنے کمرے میں رامش کی موجودگی پر اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے میں ایک ہفتے کے لیے تم سے ملنے آیا ہوں اور تم ٹھیک ہو؟ کسی نے تمہارا پیچھا وغیرہ تو نہیں۔۔۔۔

سام صاحب نے صوفیہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا ہی تھا کہ صوفیہ جلدی سے ان کی بات کاٹ کر بولی

ڈیڈی میں بلکل فٹ ہوں اور یہ بتائیں آپ نے کچھ کھانا ہے تو بنا دوں؟

نہیں ابھی تو بس میں نے آرام کرنا ہے ولیسے صوفیہ یہ ہمارے گھر کے باہر گاڑی کھڑی

ہے مجھے لگا کہ کوئی مہمان آیا ہو گا اسی وجہ سے آپ کو پکارا تھا۔۔۔۔۔

سام صاحب نے کہا تو صوفیہ ہڑ بڑا کر جلدی سے بولی۔۔۔

ڈیڈی مجھے نہیں پتا کس کی گاڑی ہے شاید کار خراب ہو گئی ہو اس وجہ سے کوئی چھوڑ گیا

۔۔۔۔۔



صحیح۔۔۔۔۔ صبح تک دیکھتے ہیں اگر گاڑی یہیں کھڑی رہی تو پھر پولیس کو گاڑی کی

رپورٹ کر دیں گے

سام صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا اور صوفیہ کے ہاں میں سر ہلانے پر اس کا سر چوم کر وہ

اپنے کمرے کی جانب چل دیے۔۔۔۔۔

صوفیہ سام صاحب کے جاتے ہی جلدی سے اپنے کمرے میں گی تو رامش کو کمرے میں
بیڈ پر لیٹے دیکھ کر اس کے قریب جا کر بولی۔۔۔۔

رامش آپ کو جانا چاہیے ڈیڈی واپس آگئے ہیں۔۔۔۔

رامش جو پر سکون سا بیڈ پر لیٹ تھا اس کی بات سن کر ایک نظر اسے دیکھا اور مزے
سے بولا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلکل بھی نہیں میں آج کی رات یہی گزاروں گا۔۔

ڈیڈی نے آپ کی گاڑی بھی دیکھ لی ہے اور صبح کو پولیس کو رپورٹ کر دینی ہے اگر آپ
نہیں گئے تو پلینز جائیں نہ ہم فون پر بات کر لیں گے

صوفیہ کی بات سن کر رامتھ اٹھا اور بولا۔۔۔۔

اس بار جا رہا ہوں اگلی بار یہی رات گزاروں گا یاد رکھنا۔۔۔۔

صوفیہ نے اس کی بات پر سر ہلایا تو رامتھ نے کھڑے ہو کر صوفیہ کے گال کو چوما اور کھڑکی کی طرف بڑھ گیا جہاں سے باہر جانا تھا وہ آرام سے لان میں کودا اور آہستہ سے دیوار پر چڑھ کر سیدھا اپنی گاڑی کی چھت پر اترا۔۔۔۔ آرام سے اپنے گاڑی میں بیٹھا اور بلیک مینشن چل دیا۔۔۔۔

مہرماہ بیڈ پر بیٹھی سامنے لگی ایل ای ڈی پر مووی دیکھ رہی تھی اور جب ضمنی کمرے میں آیا اور آتے ہی شاور لینے چلا گیا ابھی اس نے مہرماہ کو کل والی پارٹی کے بارے میں بتانا تھا۔۔۔۔

مہرماہ پورپ کارن کھا رہی جب ضمخام اس کے ساتھ آ کر بیٹھا

مہرماہ مجھے تم سے بات کرنی ہے پہلے میری بات سن لو پھر بعد میں مووی دیکھتی

رہنا۔۔۔۔

مہرماہ نے ضمخام کی بات سن کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنا رخ موڑ کر بولی۔۔۔۔



ہاں بولو میں سن رہی ہوں۔۔۔۔

مہرماہ تمہیں کونسا رنگ پسند ہے؟

ضمخام نے اس کا دھیان مووی کی طرف دیکھا تو پوچھا

ہاں۔۔۔۔۔ بلکل سہی کہہ رہے ہو تم۔۔۔۔۔

ضمخام نے مہرماہ کی بات سن کر ایک نظر اسے دیکھ کر اپنا سر نفی میں ہلایا اور ریموٹ
سے ایل ای ڈی بند کر دی۔۔۔۔۔

ضمخام یہ تم نے کیوں بند کی ہے مووی کا اینڈ چل رہا تھا جلدی سے ریموٹ دو۔۔۔۔۔

مہرماہ نے مووی کے بند ہوتے ہی ضمخام کی طرف دیکھا تو اس کی ہاتھ میں ریموٹ دیکھ
کر غصے سے بولی

پہلے میری بات سنو پھر جو کرنا ہے کرتی رہنا۔۔۔۔۔ اور مجھے غصہ دلا بے کی کوشش
مت کرو آرام سے بیٹھ کر بات سنو۔۔۔۔۔

ضمخام نے کہا تو مہر ماہ منہ بگاڑتے ہوئے اس کی بات سننے لگی جو مزید بول رہا تھا۔۔۔۔

کل مینشن میں پارٹی ہے اور تم نے بھی اٹینڈ کرنی ہے ایک طرح سے یہ ڈیڈ کی طرف سے تمہارے لیے فیملی میں ویلک پارٹی ہے تاکہ سب جان سکیں کہ تم اب ہمارے خاندان کا حصہ ہو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہر ماہ کی آنکھیں اس کی بات سن کر چمکیں۔۔۔۔ اور وہ ضمخام سے گویا ہوئی

سچی ہائے۔۔۔۔ انکل بہت اچھے مجھے نہ یہ سب سن کر سیلبرٹی والی فیلنگز آر ہی ہیں
لیکن میرے پاس تو کوئی ڈریس ہی نہیں ہے میں کیا پہنوں گی

آخری بات اس نے ادا سی سے بولی۔۔۔۔

ضمخام نے اسے آرام سے مان جانے پر سکون سانس لیا اور اس کی بات سن کر جواب
 دیا۔۔۔

تم فکر مت کرو صبح تمہیں نیا ڈریس مل جائے گا۔۔۔



ہمم اوکے۔۔۔۔۔ لیکن خوبصورت سا ڈریس منگوانا۔۔۔

مہر ماہ بیڈ پر لیٹتی ہوئی بولی۔۔۔

تم دیکھ لینا دو تین ڈریس منگوا دوں گا جو اچھا لگے پہن لینا۔۔۔

ضمخام بھی بیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیتا ہوا بولا

ہممم۔۔۔۔۔ صحیح پیچھے ہٹو مجھے ابھی مووی کا اینڈ دیکھنا ہے

مہر ماہ اس کا حصار اپنے گرد محسوس کر کے بولی۔۔۔۔۔



نہیں ابھی میرے ساتھ لیٹی رہو کل دیکھ لینا۔۔۔۔۔

ضمخام اس کا ماتھا چومتا ہوا بولا اور مہر ماہ اس کی بات سن کر صرف اپنا منہ ہی بگاڑ سکی اور

چپ چاپ اپنی آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔

آج کے دن صبح سے ہی ضمخام اور رامش مصروف تھے ایک تو انھوں نے مال پہنچانا تھا

جس کی ڈیل کی تھی اور دوسرا سارے انتظامات بھی دیکھنے تھے وہ مال کسی اور دن پہنچانا چاہتے تھے مگر جس کو دینا تھا وہ آج ہی مال لینے پر بضد تھا اسی وجہ سے ضخم نام اور راما مش مصروف تھے

ضخم نام ابھی اپنے ایک آدمی سے بات کر رہا تھا جب روزی اس کے قریب آ کر بولی

سر وہ میم ڈریس نہیں پہن رہی ہیں کہہ رہی ہیں کہ آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جو پہلے ہی مصروف تھا روزی کی بات سن کر اسے مہرماہ پر جی بھر کر غصہ آیا اور غصے سے اپنے کمرے میں چل دیا۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں مہرماہ کی آواز گونجی۔۔۔

میں یہ ڈریس کبھی نہیں پہنو گی۔۔۔۔

ضمخام نے بیڈ پر موجود پیک ڈریس کی طرف دیکھا اور لمبے لمبے ڈھگ بڑھتا اس کے
سامنے گیا

کیوں نہیں پہننا تم نے یہ ڈریس کیا مسئلہ ہے تمہیں کبھی تو کوئی کام سکون سے کر لیا
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام کی بات سن کر مہر ماہ غصے سے بولی

تم۔۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے یہ گھٹیا ڈریس دینے کی میں یہ کبھی بھی نہیں
پہنوں گی۔۔۔۔

بلکہ ایک کام کرو یہ فقیروں جیسی جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی ڈریس تم
پہن لو -----

اس پاگل کو نہیں پتا تھا کہ اس نے سوئے ہوئے وحشی کے غصے کو ہوا دے دی ہے وہ جو
کب سے اپنا غصہ ضبط کر رہا اور اس کی بکو اس سن رہا تھا۔-----

جو بغیر ڈریس کو دیکھے اپنا الگ ہی ڈرامہ کر رہی تھی کہ لباس پہننا نہ پڑے
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخری والی بات نے اس کے ضبط کا بند توڑ دیا اور-----

اس نے مہرماہ کے منہ کو دبوچ کر دیوار کے ساتھ اسے لگا کر اپنے ہاتھ کی گرفت اس
کے منہ پر اور مضبوط کر دی۔۔۔

اور وہ جو اپنی ہی رو میں بول رہی تھی اک دم سے اپنے منہ پر اس کی وحشی گرفت
محسوس کر کے اک دم کانپ سی گئی۔۔۔۔۔

اور پھر ضمخام نے اپنے ہونٹوں سے اس کی کان کی لو کو کاٹا کہ وہ درد سے کراہ کر رہ
گئی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام نے اس کے کان پر اپنے ہونٹوں کو رکھے سرگوشی میں اسے تنبیہ کرنے لگا
۔۔۔۔۔

ڈول فیس اگر میں کچھ کہہ نہیں رہا تھا تو تمہیں میری شرافت اس نہیں آرہی تھی لگتا
ہے کے تمہیں پہلے والی سزا یاد نہیں۔۔۔۔۔

کہنے کہ ساتھ ہی اس نے مہرماہ کے منہ پر اپنی گرفت اور مضبوط کر دی

وہ جان گئی تھی کہ اس سے پنگالے کر اس نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے اپنے منہ پر
اس کی گرفت مضبوط سے مضبوط تر ہونے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے کونے بھینگنے
لگے۔۔۔

اوہ ڈول فیس اب تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہو گا۔۔۔ مہرماہ کی آنکھ سے ایک
آنسو گرا جسے بے مول ہونے سے پہلے ہی ضمخام نے اپنے ہونٹوں سے چن لیا

مہرماہ نے اس کی گرفت ہلکی ہوتی دیکھ اسے فوراً دھکا دیا جس سے وہ تھوڑا پیچھے ہو گیا
لیکن اسے اپنے شکنجے سے ابھی بھی آزاد نہیں کیا تھا

ضمخام نے تھوڑا پیچھے ہو کر اس کی طرف جھکتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے
جہاں ابھی بھی نمی موجود تھی کہا

اگر آئندہ مجھے "تم" کہا تو ابھی تو میں نے "
تمہارے چہرے پر صرف انگلیوں کے نشان چھوڑے ہیں اگلی دفعہ غلطی
کی تو "۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے چہرے پر موجود اپنی انگلیوں کے نشانات پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے مزید کہا

تو تمہاری کینچی کی طرح چلتی ہوئی "
زبان کاٹ کر جیکی) ضمخام کا پالتو کتا (کو ڈال دو گا ۔۔۔۔۔

اس میں کتنی سچائی تھی وہ اس کے سنجیدہ چہرے سے معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

مہرماہ کی ٹانگیں اس کی باتیں سن کر کانپنے لگیں اگر اس نے دیوار کا سہارا نہ لیا ہوتا تو یقیناً
اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔



یہ ڈریس کھولو اور اسے جلدی سے پہن کر آؤ۔۔۔۔۔

ضمخام نے ایک ڈریس بیڈ سے اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا جو مہرماہ نے کانپتے ہاتھوں
سے پکڑا اور جلدی سے واشروم کی طرف بڑھ گئی اس نے سارے ڈریس کھول کر
دیکھے تھے اور تقریباً سارے ہی ڈریس میں کچھ نہ کچھ ایسا تھا کہ جسم ظاہر ہوتا یا پھر کوئی
ڈریس کا حصہ ہی غائب تھا

اسی وجہ سے مہرماہ نے روزی سے سارے ڈریس واپس پیک کر وادے تھے کیونکہ وہ

ایسے ڈریس پہننا نہیں چاہتی مگر روزی اسے مسلسل فورس کر رہی تھی کہ ضمخام نے یہ اس کے لیے منگوائے ہیں اور یہ ہی اسے پہننے ہوں گے تو مہرماہ کو بھی اس کی بات سن کر غصہ آگیا اور اس نے روزی کو کہا کہ وہ ضمخام کو بلائے تاکہ اس سے بات کر سکے

مگر اس نے تو آکر مہرماہ کی مکمل بات سننے بغیر ہی اس پر اپنا سارا غصہ نکال دیا

مہرماہ کو ڈریس دینے کے بعد وہ کمرے میں چکر لگاتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے غصہ کم کر رہا تھا جو مہرماہ پر تو نکال چکا تھا مگر پھر بھی کم نہیں ہو رہا تھا غصہ تھوڑا کم ہوا تو اسے احساس ہوا کہ اس نے مہرماہ کے ساتھ کیا کر دیا ہے۔۔۔۔۔

مہرماہ ریڈ کلر کا ڈریس پہن کر خود کو آئینہ میں دیکھ رہی تھی ڈریس کے نہ تو بازو تھے اور اگلا پیچھلا گلا حد سے زیادہ گہرا تھا وہ کبھی بھی ایسا ڈریس پہن کر پارٹی میں نہیں جانا چاہتی تھی

وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتی ضمخام کے غصے کا سوچتے ہوئے باہر نکلی

ضمخام جو چکر لگا رہا تھا مہرماہ کو واشروم سے نکلتے دیکھا تو اپنی جگہ پر ہی رک گیا وہ سرخ
رنگ کے ڈریس میں بے حد حسین لگ رہی تھی مگر ڈریس کے بازو نہ دیکھ کر اور گلا
دیکھ کر اور سوچ کر کہ مہرماہ یہ ڈریس پارٹی میں پہن کر جائے گی اس کو حد سے زیادہ



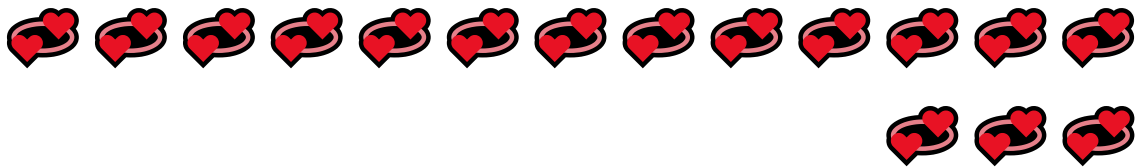
اس نے یہ ڈریس اپنے ایک جاننے والے دوست سے منگوائے تھے اور کہا بھی تھا کہ
ایسے کوئی ڈریس نہ لانا جس سے جسم وغیرہ دکھیں۔۔۔ مگر اب اس پر بھی اسے غصہ آیا
جس نے یہ ڈریس بھجوائے تھے

فورا جاؤ اور یہ ڈریس بدل کر آؤ۔۔۔۔۔

ضمخام کے غصے سے بھری آواز سنائی دی تو وہ جو نظریں جھکائی کھڑی تھی اس کی بات
سن کر فوراً اثر و دم کی طرف بھاگی

ضمخام کو اب سمجھ بھی آ گیا تھا کہ مہرماہ کیوں نہیں یہ ڈریس پہننا چاہتی۔۔۔ اپنا اس پر
غصہ کرنا یاد آیا تو شرمندگی سے کمرے سے باہر نکل گیا اور دوبارہ مہرماہ کے لیے نیا
ڈریس منگوانے کے لیے اپنے دوست کو کال کی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



ضمخام نے مہرماہ کے لیے نیا ڈریس منگوا کر روم میں بھیجوا دیا تھا وہ سرخ رنگ کا پیرو کو
چھوٹا خوبصورت فرائڈ تھا مہرماہ نے فرائڈ کو ایک نظر دیکھا اور اپنا لباس بدلنے چلی گئی

اس نے ڈریس کے ساتھ بالوں کو کھولا چھوڑ کر ہلکے ہلکے کرل ڈالے تھے اور لائٹ سے میکپ کر کے وہ بے حس حسین لگ رہی تھی وہ ریڈ، سیلز پہن کر بیڈ ہر بیٹھی ضمخام کا انتظار کر رہی تھی

اسے ضمخام پر غصہ تو بہت آیا تھا اس لیے اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ جلد ہی ضمخام اس کا بدلہ ضرور لے گی۔۔۔

مہرماہ بیڈ پر بیٹھی ہلکی ہلکی اپنی ٹانگیں ہلاتی ہوئی ضمخام سے بدلہ کیسے لیا جائے سوچ رہی تھی جب ضمخام کمرے میں داخل ہوا

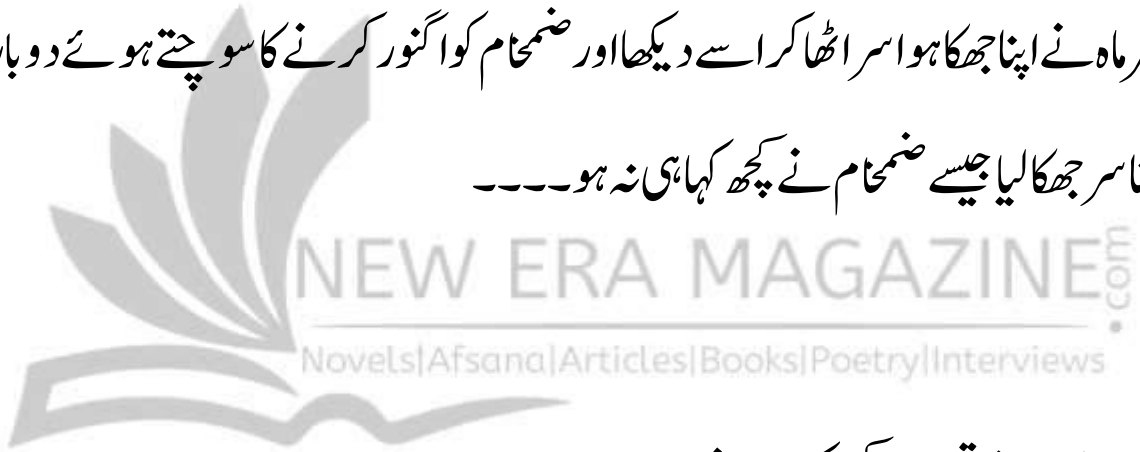
ضمخام نے جب مہرماہ کو تیار دیکھا تو اپنی جگہ رک گیا اور مہرماہ کے قریب گیا مہرماہ کو جب اپنے قریب کسی کا احساس ہوا تو اس نے ضمخام کو خود کے قریب دیکھ کر برا منہ بنایا

ضمخام کے جھک کر مہرماہ کے سر کو چوما اور دھیمی آواز میں بولا۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔ کچھ پریشان تھا اس کا غصہ تم پر اتار دیا۔۔۔۔

مہرماہ نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھا کر اسے دیکھا اور ضمخام کو انگور کرنے کا سوچتے ہوئے دوبارہ

اپنا سر جھکا لیا جیسے ضمخام نے کچھ کہا ہی نہ ہو۔۔۔۔



مہرماہ میں نے تم سے کچھ کہا یہ شاید۔۔۔۔

ضمخام نے اسے انگور کرتے دیکھ جھنجھلا کر کہا۔۔۔۔ جب اسے کچھ بولتے نہ دیکھا تو اس

کا سر ایک بار پھر چوم کر وہ اسے بعد میں منانے کا سوچ کر تیار ہونے چلا گیا

ضمخام نے بلیک پینٹ کوٹ پہن کر نفاست سے اپنے بال بنائے اور تیار ہو کر مہرماہ کو
ساتھ چلنے کا کہا مگر کمرے سے نکل کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر وہ اسے ساتھ لگائے
باہر لان کی طرف لے گیا جہاں پارٹی کے سارے انتظامات کیے گئے تھے

مہرماہ نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تو ضمخام جھک کر اس کے کان قریب
بولا

چپ چاپ میرے ساتھ چلتی رہو اور ایک بات یاد رکھنا کسی سے کچھ لے کر پینامت اور
نہ ہی میری نظروں سے دور ہونا یہاں سب تمہاری سوچ سے بھی زیادہ خطرناک ہیں

مہرماہ نے اس کی بات سن کر ڈر سے اسے دیکھا اور دھیمی آواز میں غصے سے بولی۔۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو مجھے کسی پارٹی میں نہیں جانا مجھے واپس کمرے میں چھوڑ کر آؤ۔۔۔

ششش --- خاموشی سے چلتی رہو ورنہ ---

وہ دھمکی دے کر بولا تو مہر ماہ نے چلتے ہوئے غصے سے اپنی ہیلز اس کے پیر پر مارنے کی ناکام کوشش کی تو ضمخام کو تو کچھ نہ ہوا مگر اس کا توازن بگڑ گیا اگر ضمخام نے پکڑا نہ ہوتا تو یقیناً اب تک وہ زمین کو سلامی پیش کر چکی ہوتی ---

اس کی ناکام کوشش پر ضمخام کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی لان میں داخل ہوئے تو سامنے ہی ہر طرف لوگ موجود تھے لان کو بہت خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا پورے لان میں سرخ گلاب اور کالے گلابوں سے سجاوٹ کی گئی تھی

جب مہر ماہ نے دیکھا تو سب کا ڈریس کو ڈریڈ اور بلیک ہی تھا ---

ضمخام اسے لے کر شیر زیاں کے پاس آیا تو شیر زیاں کو دیکھ کر مہرماہ ہلکا سا مسکرائی

ضمخام مہرماہ کو شیر زیاں سے ملوا کر اپنے ساتھ لیے لوگوں سے ملنے لگا جب زبرقان
سے اس کی ملاقات ہوئی۔۔۔

کیسے ہو ضمخام؟ اور مبارک ہو تمہیں۔۔۔۔۔۔ اور یہ یقیناً تمہاری بیوی ہوگی واقعی
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
بہت خوبصورت ہے۔۔۔

زبرقان پہلے ضمخام اور پھر مہرماہ کو اوپر سے نیچے تک دیکھتا ہوا بولا

ضمخام نے زبرقان کو ایسے کرتا دیکھا تو مہرماہ کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر کے اپنا غصہ
ضبط کرتے ہوئے سرد آواز میں بولا۔۔۔

اپنی آنکھوں کو قابو میں رکھو ورنہ انھیں باہر نکالتے ہوئے مجھے دیر نہیں لگے گی اور یہ
تم سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ میں جو کہتا ہوں وہ ضرور کرتا ہوں

اس کی بات سن کر زبرقان نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی اور ضمخام کو سرخ آنکھوں
سے دیکھتا ہوا اپنے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے بولا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویسے بڑا افسوس ہوا کہ تم اپنی ماں کو نہیں بچا سکتے کتنے ناکام بیٹے ہو ویسے میں نے سنا تھا
کہ البرٹونے تمہارے گھر میں گھس کر ہی تمہاری ماں کو مارا تھا۔۔۔

ضمخام نے اپنی موم کے بارے میں سن کر اپنے لب بھنچے اور اپنی گرفت مہرماہ پر اور
مضبوط کی تو مہرماہ جو خاموش کھڑی تھی اسے ضمخام کی انگلیاں اپنی کمر میں دھنستی ہوئی
محسوس ہوئیں۔۔۔۔

ویسے تمہارے بیٹے کے ساتھ بھی تو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔۔ ہاں یاد آیا پولیس نے اسے
تمہارے سامنے بے دردی سے مارا تھا۔۔۔۔۔ اور افسوس تم بھگوڑے اپنی جان بچانے
کے لیے اسے وہیں مرنے کے لیے چھوڑ آئے۔۔۔۔۔

ضمخام نے بھی مسکرا کر زبرقان کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے اسے یاد دلایا اور پھر بغیر اس
کی بات سننے وہ مہرماہ کو لے کر زبرقان سے دور چلا گیا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام مہرماہ کے ساتھ کھڑا تھا جب اسے جیکسن کی کال آئی چونکہ وہی مال سارا لوڈ کروا
رہا تھا تو ضمخام مہرماہ کو ایک ٹیبیل پر چھوڑ کر انتظار کرنے کا کہہ کر راما مش جو تھوڑی دور
کھڑا تھا اسے اشارے سے مہرماہ پر نظر رکھنے کا کہتے ہوئے کال اٹھا کر تھوڑا سا بیڈ پر گیا

دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سے سنائی دی

سرا ایک مسئلہ ہو گیا کسی نے ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کی ہے مگر آدمی بہت تھوڑے
تھے جس کی وجہ سے ہم نے ان کی کوشش ناکام بنا دی ہے مگر ہمارے بھی پانچ آدمی
مارے گئے ہیں۔۔۔۔

اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے پہلے یہ بتاؤ کہ ان آدمیوں کے کوئی نشان ہے
جو یہ بتائے کہ کس نے حملہ کیا۔۔۔

ضمیمہ نام نے سرد آواز میں اس سے پوچھا۔۔۔

نہیں سر کسی بھی گینگ کا نشان ان پر موجود نہیں۔۔۔۔

جیکسن کی بات سن کر اس کے ذہن میں اچانک جھماکہ ہوا مہرماہ کوئی شاید مہرماہ پر حملہ
کرنا چاہتا تھا اس وجہ سے اسے مہرماہ سے الگ کیا

وہ جلدی سے کال بند کر کے پارٹی والے حصے میں واپس گیا تو مہرماہ
ٹیبل پر موجود ہی نہیں تھی اس نے ارد گرد دیکھا تو مہرماہ اسے کہیں
نظر نہ آئی وہ غصے سے رامش کی طرف بڑھا اور اس سے سرد آواز میں

پوچھا۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رامش مہرماہ کہاں؟۔۔۔۔

رامش نے اس کی بات سن کر حیرت سے اسے دیکھا اور ارد گرد دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

یار ابھی وہ یہاں پر میرے سامنے ہی تھی مجھے ماسٹر نے بلایا تھا تو میں ان کی بات سننے گیا

تھا مگر مجھے مہرماہ وہاں پر بیٹھی ہوئی دکھ رہی تھی۔۔۔

رامش اگر مہرماہ کو کچھ بھی ہوا تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔ اور اب میرا منہ
کیا دیکھ رہے ہو جاؤ اور جا کر ڈھونڈو اسے میں مینشن کے اندر دیکھتا ہوں۔۔۔

ضمخام غصے سے دھاڑتے ہوئے رامش سے بولا جو خود بھی پریشان ہو گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام رامش سے بولتے ہوئے مینشن کے اندر داخل ہوا تو اسے مہرماہ کی چیخ سنائی دی
اور وہ اسے سڑھیوں سے نیچے گرتے ہوئے دکھائی دی اسے نیچے گرتے دیکھ کر ضمخام
کے حواس سلب ہو گئے تھے۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے:

مہرماہ ٹیبل پر بیٹھی لوگوں کو دیکھتے ہوئے اکیلی بور ہو رہی تھی جب ایک ویٹر اس کے
پاس آئی۔۔۔۔

میم ضمنحام سر آپ کا مینشن کے اندر سیکنڈ فلور تھر ڈکمرے آپ کا انتظار کر رہے
ہیں۔۔۔۔



مہرماہ نے از کی بات سن کی حیرانی سے اسے دیکھا اور پوچھا۔۔۔۔

کیوں بولا رہا ہے ضمنحام ابھی یہاں پر ہی تو تھا جھوٹ بول رہی ہو مجھ سے۔۔۔۔

مہرماہ کی بات سن کر ویٹر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

میم مجھے صرف سرنے آپ کو بلانے کا کہا تھا اور میں کیوں جھوٹ بولوں گی اگر آپ
نے نہیں جانا تو آپ کی مرضی۔۔۔۔

مہرماہ اس کی بات سن کر منہ بناتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی اور ضمخام کے غصے کا
سوچتے ہوئے مینشن کے اندر چلی گئی۔۔۔

وہ دوسرے فلور پر تیسرے کمرے میں داخل ہوئی تو کمرے کو خالی دیکھ کر اس نے
پورے کمرے میں نظر دوڑائی

ضمخام۔۔۔

مہرماہ کمرے میں نگاہ دوڑاتے ہوئی بولی اور پھر واشر و م کادر وازہ کھول کر اندر داخل
ہوئی تو سامنے موجود شیشے پر خون سے اپنا نام اور اوپر کرو س بنا دیکھا تو ڈر سے اس کی

ٹانگیں کانپنے لگیں

وہ تیزی سے واشروم سے باہر نکلی اور کمرے سے باہر نکل کر جلدی سے سڑھیاں
اترنے لگی تو کسی نے اسے پیچھے سے دھکا دیا جس سے مہرماہ چیختے ہوئے سڑھیوں سے
نیچے گرنے لگی۔۔۔۔

جسے اندر داخل ہوتے ضمخام نے دیکھ لیا تھا اسے نیچے گرتا دیکھ وہ جلدی سے اس کی
جانب بڑھا تو نیچے گر کر مہرماہ کے سر سے زمین پر زور سے بجا جس سے اس کے سر سے
خون نکلنے لگا۔۔۔۔

ضمخام نے اسے جلدی سے اٹھایا اور اسے آنکھیں کھولی رکھنے کا بولتے ہوئے بیسمنٹ
میں بنے میڈیکل کمرے کی جانب لے جانے لگا اور راما مش جو ضمخام کو بتانے آیا تھا کہ
اسے مہرماہ باہر موجود نہیں تو اسے مہرماہ کو اٹھاتے دیکھ وہ اس کے قریب آنے لگا تو

ضمخام نے اسے چیختے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر سٹیلا کو بیسمنٹ میں فوراً لے کر آؤ۔۔۔۔۔

رامش اس کی بات سن کر جلدی سے باہر کی جانب گیا ڈاکٹر سٹیلا چونکہ ان کی فیملی ڈاکٹر کی بیٹی تھی اور اس پارٹی میں بھی موجود تھی رامش اسے جلدی ساتھ لے کر بیسمنٹ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کو مطلوبہ جگہ چھوڑ کر رامش واپس پارٹی میں شیر زیاں کے پاس گیا اور اسے جلدی سے سب کچھ بتایا تو شیر زیاں نے اسے سب لوگوں جو سنبھالنے کا کہا اور خود ضمخام کے پاس چلا گیا۔۔۔۔۔

ویسے بھی کافی رات ہو گئی تھی اکثر لوگ اب جانے لگے تھے۔۔۔۔۔ رامش ابھی کھڑا

ہی تھا کہ ایک سکیورٹی گارڈ اس کے پاس آیا اور اسے ایک لفافہ دے کر چلا گیا جس کے
اوپر ضمخام کا نام لکھا تھا

ضمخام نے ڈاکٹر سٹیلا کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا تو اسے جلدی سے مہرماہ کے
قریب آتے دیکھ کر وہ بے بسی سے بولا۔۔۔۔

سٹیلا اس کے سر پر چوٹ لگی ہے میں خون روکنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر رک نہیں
رہا۔۔۔۔

ضمخام چونکہ مہرماہ کے دائیں جانب اس کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا تو سٹیلا اس کی بات سن کر
مہرماہ کے بائیں جانب کھڑے ہو کر مہرماہ کا سر دیکھنے لگا جو سائٹیڈ سے پھٹ چکا تھا اور
مہرماہ ڈر اور خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی

اس نے مہرماہ کے سر کو صاف کر کے اس پر ٹانکے لگائے۔۔۔ تو ضمخام نے اس سے

پوچھا

یہ بے ہوش کیوں ہے؟ سر پر تو اتنی گہری چوٹ بھی نہیں آئی؟

سر لگتا ہے میم کسی چیز کے ڈر سے بے ہوش ہوئی ہیں تھوڑی دیر تک انھیں ہوش
آجائے گا اور یہ میڈسن میں آپ کو لکھ دیتی ہوں جب میم ہوش میں آجائیں گی تو ان
کے سر میں درد ہوگا۔۔۔

سٹیلا نے پرو فیشنل انداز میں جواب دیا تو اسی وقت دروازہ کھول کر شیر زیاں اندر داخل
ہوا اور ضمخام کی طرف بڑھا

سٹیلا کو جانے کا اشارہ کر کے اس نے شیر زیاں کو ساری بات بتائی ابھی وہ لوگ بات ہی

کر رہے تھے جب رامش کمرے میں لفافہ لے کر داخل ہوا اور ضمخام کو دیا اور اسے بتایا
کہ یہ ایک سکیورٹی گارڈ کو کوئی بچہ دے کر گیا ہے۔۔۔۔

ضمخام نے لفافے پر اپنا نام لکھا دیکھا تو پکڑ کر کھولا تو اندر ایک گڑیا موجود تھی جس کے
سر پر خون لگایا گیا تھا اور اس کے ساتھ ایک کاغذ پر لکھا ہوا تھا کہ

امید کرتا ہوں پہلا تحفہ تمہیں پسند آیا ہوگا۔۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جسے پڑھ کر ضمخام نے غصے سے اپنے لب بھیجے۔۔۔۔۔



شیرزیاں اور رامش جب اسے اکیلا مہرماہ کے پاس چھوڑ کر چلے گئے تو وہ مہرماہ کے بیڈ کے پاس آیا اور جھک کر اس کی پیشانی کا بوسہ لیا اور اس کو اپنے بازؤں میں اٹھایا اور آہستہ سے اپنے کمرے کی جانب لے کر جانے لگا۔۔۔۔۔

اس نے مہرماہ کو بیڈ پر لیٹا کر اس پر کمفرٹ اوڑھا اور ایک بار پھر اس کا سر چوما اور روزی کو بلا کر اس کے پاس چھوڑ کر خود سٹڈی روم کی جانب چل دیا جہاں رامش اس کا انتظار کر رہا تھا



وہ سٹڈی روم میں داخل ہوا تو سامنے ہی رامش کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا وہ رامش کو ایک نظر دیکھ کر اپنی کرسی پر بیٹھا اور اپنا لیپ ٹاپ کھول کر گھر کے کیمرے چیک کیے تو ایک کیمرے میں مہرماہ کو سیکنڈ فلور پر جاتے دیکھ اور تیسرے کمرے کے اندر جاتے دیکھا پھر مہرماہ کو اس کمرے سے بھاگ کر نکلتے دیکھا اور ایک شخص کو اسے دھکا دیتے دیکھ اس نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی اور رامش کی جانب مڑتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

مجھے یہ آدمی ایک گھنٹے کے اندر سیل میں بند ملنا چاہیے

رامش جو اس سے بات کرنا چاہتا تھا مگر ضمنی نام اس کی بات سنے بغیر اپنی کرسی سے اٹھا اور سٹیڈی روم سے نکل کر وہ دوسرے فلور کے تیسرے کمرے کی جانب چل دیا چونکہ کمرے کے اندر کیمرہ نہیں تھا اس وجہ سے وہ کمرے کو دیکھنے گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کمرے میں داخل ہوا اور کمرے میں ارد گرد نظر دوڑا کر دیکھا تو اسے کوئی شے بھی مشکوک نہ لگی وہ واش روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو سامنے شیشے پر خون سے مہرماہ کا نام اور اوپر کروں بنا دیکھا تو اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

اس نے شیشے سے نظر دوڑا کر ارد گرد دیکھا تو اسے واش روم کے کونے میں ایک چھوٹا سا
باکس ملا

ضمخام اس باکس کی جانب گیا اور اسے کھولا تو اس میں ایک گڑیا کو کرسی سے باندھا گیا
تھا جب کہ اس گڑیا پر خون گرایا گیا تھا

غصے سے اس کی رگیں تن گئی تھیں اس نے اس ڈبے کو اٹھا کر سامنے دیوار پر دے مارا وہ
پیغام اچھے سے جان گیا تھا کہ اگلی بار وہ مہرماہ کو کیڈنیپ کرنے کی کوشش کریں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے اپنے غصے کو قابو کرنے کے لیے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور کمرے سے باہر
جا کر ایک میڈ کو آواز دے کر کمرے کے صاف کرنے کا کہا اور سٹڈی روم میں جا کر
اس نے سگریٹ سلگائی اور اپنے غصے کو کم کرنے کی ناکام سی کوشش کی جو کم ہونے کا
نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

وہ چوتھی سگریٹ پی رہا تھا جب رامش روم میں داخل ہوا ضمخام نے اس کو اپنی لہو
رنگ آنکھوں سے دیکھا تو رامش ایک پل کو ڈر گیا تھا مگر ہمت کرتے ہوئے اس کے
پاس آیا

ضمخام وہ آدمی اس وقت سیل میں موجود ہے اور۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔ مجھے بتا ہے یا میری
غلطی ہے مجھے اس پر سے نظر نہیں ہٹانی چاہیے تھی تم جو بھی سزا دو گے مجھے منظور

ہے۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رامش نے ہمت کرتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔۔۔ تو ضمخام اس کی بات سن کر اپنی
جگہ سے اٹھا اور ایک زوردار مکا اس کے چہرے پر مارا

مکا پڑنے سے رامش کو لگا اس کا جبر جیسے ہل گیا ہو اور اپنے منہ میں خون کا ذائقہ بھی
اسے محسوس ہوا تھا

تمہاری وجہ سے آج اسے کوئی کچھ بھی کر سکتا تھا تمہاری ایک غلطی اسطکی جان خطرے
میں ڈال چکی ہے۔۔۔۔

ضمخام نے ایک مکا اس کے دوسرے گال پر مارتے ہوئے کہا

اگر آج اسے کچھ بھی ہو جاتا تو میں تمہیں زندہ نہ چھوڑتا تم نے مجھے بہت مایوس کیا کے
رامش۔۔۔۔

ضمخام کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔ مگر رامش اپنے منہ کو پکڑے وہیں کھڑا رہا
اسے پتا تھا اس کی ہی غلطی ہے اس کو ایک پل کے لیے بھی مہرماہ سے اپنی نظریں نہیں
ہٹانی چاہیے تھیں۔۔۔۔

وہ بھی سٹڈی روم سے نکل کر ضمخام کے پیچھے بیسمنٹ کی طرف چل دیا۔۔۔۔۔

ضمخام بیسمنٹ میں داخل ہوا اور اپنے سپیشل سیل کی جانب چل دیا جہاں رامش نے اس

آدمی کو بند کیا تھا

وہ سیل کے اندر داخل ہوا اور اپنے سامنے ایک کرسی پر باندھے شخص کو دیکھا جس کے

ہاتھ کرسی سے باندھے گئے تھے جبکہ اس کے آگے ایک ٹیبل پڑا تھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام اس کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا رامش بھی ضمخام کے پیچھے ہی سیل میں

داخل ہوا

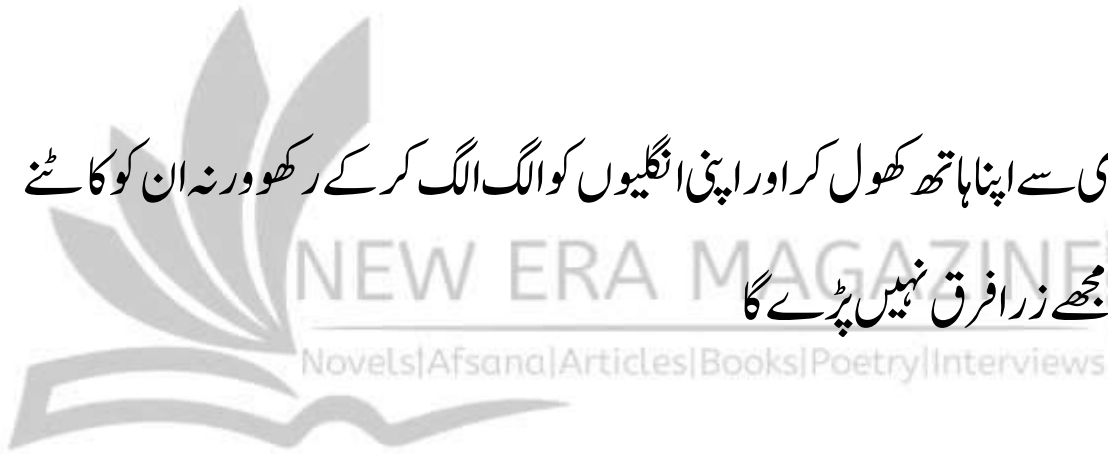
وہ جانتا تھا کہ ضمخام نے اب اس کے ساتھ کیا کرنا ہے ضمخام نے رامش کو اپنے موجود

پاکر اسے اشارہ کیا تو رامش نے اس آدمی کا ایک ہاتھ کھول کر ٹیبل پر رکھا جبکہ دوسرا

ہاتھ اس کا جرسی سے ہی باندھا ہوا تھا

وہ آدمی اپنے سامنے ضمخام کو دیکھ کر ڈر گیا تھا اور اپنا ہاتھ جو رامش نے زبردستی اس کا
ٹیبیل پر رکھا تھا جواب ضمخام نے پکڑ لیا تھا

جلدی سے اپنا ہاتھ کھول کر اور اپنی انگلیوں کو الگ الگ کر کے رکھو ورنہ ان کو کاٹنے
میں مجھے زرا فرق نہیں پڑے گا



ضمخام کی سرد آواز سن کر اس نے جلدی سے اپنے ہاتھ کی انگلیاں کھول دی جو وہ بار بار
بندھ کر رہا تھا۔۔۔۔

ضمخام نے اپنی جیب سے چاقو نکالا اور اس کی انگلیوں کے درمیان اسے چلاتے ہوئے
سرد آواز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

کس نے تمہیں میری بیوی کو گرانے کا کہا تھا غلط جواب دینے کی کوشش بھی مت کرنا
ورنہ تمہارا ہاتھ کاٹ دوں گا

و۔۔۔ وہ مجھے زیک نے بھیجا تھا اسے مارنے کے لیے۔۔۔۔۔

ضمخام نے اس کی بات سن کر چاقو سے اس کی انگلی کاٹ دی جس سے اس کی چیخ سیل
میں گونجی اور وہ اپنا ہاتھ پیچھے ہٹانے لگا کہ رامش نے کلانی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے
ہلنے سے روکا

مجھے سخت نفرت ہے ان لوگوں سے جو میرے سامنے جھوٹ بولتے ہیں اب چلو جلدی
سے سچ بتاؤ ورنہ تمہاری ساری انگلیاں کاٹ دوں گا

ضمخام کی سرد آواز سن کر وہ جلدی سے بولا۔۔۔۔

م۔۔۔ میں نہ۔۔۔ نہیں ج۔۔۔ جانتا بس مج۔۔۔ مجھے یہی کہا گیا تھا کہ اس لڑکی کو
دھکا دینا ہے اور باکس رکھ کر شیشے پر خون سے لکھنا ہے اور پوچھے جانے پر زیک کا نام
لینا ہے۔۔۔۔

ضمخام نے اس کی بات سن کر اس کے ہاتھ کی ساری انگلیاں ایک ہی بار چاقو سے کاٹ
دیں جس سے اس کی وحشت ناک چیخیں سیل میں گونجیں۔۔۔۔

رامش نے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے دوسرا ہاتھ کھول کر ضمخام کے سامنے کیا تو
ضمخام اس کی ایک انگلی کو آدھا کاٹتا اور پھر ساری کو کاٹ دیتا۔۔۔ جس سے وہ تکلیف
کی شدت سے وحشت ناک چیخیں مارتے ہوئے اپنا ہاتھ کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا جسے
رامش نے اپنی فولادی گرفت میں قید کر کے ضمخام کے سامنے کیا ہوا تھا

انگلیاں کاٹنے کے بعد وہ اس کے جسم پر چاقو سے کٹ لگانے لگا جبکہ اس کی چیخیں سن کر
ضمیمہ کے دل کو سکون مل رہا تھا

اس کو تکلیف پہنچا کر جب اس کے دل کو سکون مل گیا تو اس نے اسے ویسے ہی تڑپتا
رہنے کے لیے چھوڑ دیا جو اب تکلیف کی شدت سے نیم بے ہوشی میں تھا

رامش اس کو ایسے ہی رکھنا مڑنے نہ دینا میں چاہتا ہوں یہ تکلیف کی شدت سے آہستہ
آہستہ مڑے۔۔۔

ضمیمہ بول کر سیل سے نکلا اور اپنے خون سے بھرے کپڑے بدلنے کے لیے وہ
بیسمنٹ میں بنے ایک کمرے میں گیا اور شاور لے کر فریش ہو اور کپڑے بدل کر مہرماہ
کے پاس اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

ضمخام کمرے میں داخل ہو تو مہرماہ کو ویسے ہی سوتے دیکھا تو روزی کو اشارے سے
جانے کا کہتے ہوئے وہ اس کے پاس بیٹھ گیا اور جھک کر اپنے لب ہلکے سے اس کے ماتھے
پر رکھے اور پیچھے ہو کر اس کے ساتھ لیٹنے کے انداز میں بیٹھتے ہوئے آہستہ آہستہ سے
اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔۔۔

ابھی اسے مہرماہ کے پاس بیٹھے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی جب مہرماہ بے ہوشی میں بے
چین ہونے لگی اور سرگوشی میں ضمخام کو پکارنے لگی۔۔۔۔۔

ض۔۔۔۔۔ ضمخام۔۔۔۔۔

ضمخام جلدی سے سیدھا ہوا اور مہرماہ کو آہستہ آہستہ ہوش میں آتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

مہرماہ نے آہستہ سے اپنی آنکھوں کو کھولا تو کمرے میں موجود روشنی نے اسے ایک پل کو آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر دیا جبکہ اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا مہرماہ نے اپنی آنکھوں کو دو تین بار جھپک کر کھولیں تو اپنے ساتھ ضمخام کو بیٹھے دیکھا اس نے اپنے درد سے پٹھتے سر پر ہاتھ رکھا تو پیٹی محسوس کر کے اس نے نا سمجھی سے ضمخام کی طرف دیکھا اور دھیمی آواز میں بولی۔۔۔

آپ کون ہیں؟۔۔۔ اور یہ میرا ہاتھ کیوں پکڑا ہوا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ نے۔۔۔؟

ضمخام جو مہرماہ کے ہوش میں آنے پر جہاں خوش ہوا تھا اس کی اگلی بات نے اس کے ہوش اڑا دیے تھے۔۔۔

کیا مطلب کیا تمہیں یاد نہیں ہے میں تمہارا شوہر ہوں اسی لیے تو تمہارا ہاتھ پکڑا ہوا

ہے اور میرے ساتھ یہ ڈرامے مت کرو میں جانتا ہوں تم مجھے تنگ کرنے کے لیے
مذاق کر رہی ہو۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اس کی بات سن کے حیرانی سے اس کی طرف اپنی آنکھوں کو پھیلا کر دیکھا اور
اس سے دور ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

میں کیوں آپ سے مذاق کروں گی اور میرے شوہر کوئی بھی نہیں ہے میں تو ابھی خود
پندرہ سال کی ہوں انکل۔۔۔

مہرماہ ضمخام سے دور ہوتے ہوئے بولی تو ضمخام اس کت منہ سے خود کے لیے انکل لفظ
سن کر ہی صدمے میں چلا گیا۔۔۔۔

کیا بکو اس کر رہی ہو مہرماہ جلدی سے بولوں تم مذاق کر رہی ہو ہے نہ؟ اور میں تمہیں

کہاں سے انکل لگ رہا ہوں۔۔۔؟

ضمخام کی بات سن کر وہ رونے والی شکل بنا کر بولی۔۔

میرا بھالو کہاں ہے انکل آپ نے اسے مار دیا ہے نہ میں ماما کو بتاؤ گی آپ بہت گندے

ہیں۔۔۔۔



ضمخام اس کی بات سن کر پریشان سا اپنی جگہ سے اٹھا جبکہ اس کا چہرے کی اڑی رنگت اس کی حالت بتا رہی تھی اس نے مہرماہ کی طرف دیکھا جو رونے والی شکل بنائے اپنا بھالو مانگ رہی تھی۔۔۔

مہرماہ نے اس کی اڑی رنگت دیکھی تو قہقہہ لگا کر ہنس پڑی جبکہ ضمخام اسے ہونقوں کی طرح دیکھ رہا تھا اسے جلد ہی بات کی سمجھ آئی تو وہ مہرماہ کی جانب لپکا جس نے اچانک

ہی اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔۔

ضمخام انکل میرے سر میں شدید درد ہو رہا ہے مجھے کوئی دوائی دے دو۔۔۔۔

مہرماہ اپنے سر کو پکڑتے ہوئے شرارت سے بولی یاد تو اسے سب کچھ آگیا تھا مگر اس واقعہ سے اپنا دھیان ہٹانے اور دوپہر والی بات کا بدل لینے کے لیے اس نے ضمخام کے ساتھ یہ سب کیا جب اس نے ضمخام کو انکل کہا تھا تو اس کی شکل دیکھ کر مہرماہ نے بڑی مشکل سے اپنا قہقہہ روکا تھا۔۔۔۔

ضمخام نے مہرماہ کی بات سن مسکرا کر اپنا سر نفی میں ہلایا اور اس کے قریب جا کر اس کے سر کو چوما اور آہستہ سے اس کے ہونٹوں کو چھو کر وہ پیچھے ہوا اور اس کو مسکرا کر دیکھتا ہوا وہ اسے دو منٹ روکنے کا کہہ کر باہر روزی سے مہرماہ کے لیے کچھ ہلکا پھلکا بنانے کا کہا

ضمخام واپس آکر اس کے ساتھ بیٹھا اور مہرماہ کو اپنے حصار میں لے کر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔ اور اپنی انگلیاں اس کے بالوں میں ہلکی ہلکی چلانے لگا جس سے مہرماہ کو سکون مل رہا تھا۔۔۔۔ وہ دونوں ہی فلحال خاموش بیٹھے تھے۔۔۔۔

روزی تھوڑی دیر بعد مہرماہ کے لیے سوپ بنا کر لے آئی ضمخام نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے ٹرے اپنے سامنے رکھی اور مہرماہ کو بھی اٹھا کر بیٹھا یا اور سوپ کو ہلکا ہلکا چمچ سے ہلانے کے بعد اس نے اس کے سامنے سوپ کا چمچ کیا تو مہرماہ نے منہ بناتے ہوئے سوپ پیا تھوڑا پینے کے بعد مہرماہ نے ضمخام کو روک دیا تو ضمخام نے ٹرے سائیڈ پر رکھ کر مہرماہ کو دوائی دی جسے مہرماہ خاموشی سے کھا گئی

مجھے واشر و م میں جانا ہے۔۔۔۔

مہرماہ نے ضمخام سے بولا تو ضمخام نے اسے جانے دیا اور اٹھ کر باہر ٹرے کچن میں رکھ کر واپس آیا تو مہرماہ ابھی تک واشروم میں ہی تھی وہ باہر نکل کر اس کے پاس آئی تو ضمخام اسے اپنے ساتھ لیے بیڈ پر لیٹ گیا اور اس کا سر اپنے سینے ہر رکھ لیا۔۔۔۔۔

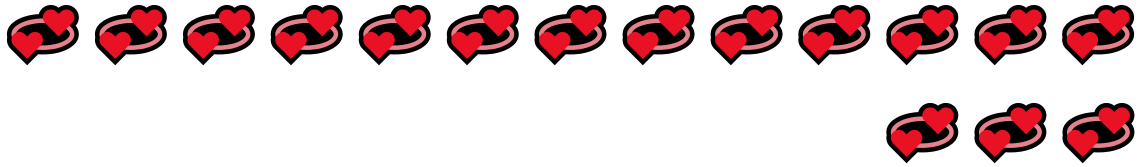
ض۔۔۔ ضمخام مجھے ڈ۔۔۔ ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

مہرماہ کی دھیمی آواز سن کر اس نے اسے خود میں بھینچتے ہوئے اس کے سر پر لب رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

شش۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں کچھ نہیں ہوگا اور ہم کل اس کے بارے میں بات کریں گے اب میں ہونہ تمہارے ساتھ اس لیے سکون سے سو جاؤ۔۔۔۔۔

مہرماہ نے ضمخام کی بات سن کر اپنی آنکھیں موند لی اور جلد ہی وہ دونوں سو گئے

تھے۔۔۔۔۔



ضمخام صبح اٹھا تو مہرماہ کا سراپے سینے پر دیکھ کر اس نے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھ کر
اس کا سر تکیے پر آہستہ سے رکھا اور بیڈ سے اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔

مہرماہ جو آرام سے ضمخام کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی اس کے بیڈ پر سر رکھنے پر اس
کی نیند خراب ہو گئی تھی مگر اس نے اپنی آنکھیں بند ہی رکھیں اس کے سر میں ابھی بھی
ہلکا ہلکا درد ہو رہا تھا

ضمخام کے واشروم جاتے ہی اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور آہستہ
سے اٹھ کر بیڈ سے ٹیک لگائی اور اپنے بالوں کو سمیٹا جو بکھرے پڑے
تھے

وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے آہستہ آہستہ اپنی کنپٹی سہلانے لگی تاکہ تھوڑا سا درد کم ہو
سکے۔۔۔۔

ضمخام فریش ہو کر واشروم سے نکلا تو مہرماہ کو بیڈ سے ٹیک لگائے کنپٹیاں سہلاتے دیکھا
تو جلدی سے اس کے پاس آکر بولا۔۔۔۔



مہرماہ درد ہو رہا ہے کیا تمہیں؟

ہاں میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے اور کمر میں بھی درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ معصومیت سے بولی جب کہ کمر درد تو اس کو تھا ہی نہیں وہ بس ضمخام کو تنگ کرنے
کے لیے بولی تھی۔۔۔۔

اگر زیادہ درد ہو رہا تو میں ڈاکٹر کو بلاؤں وہ آکر تمہارا مکمل چیک اپ کر لیتی ہے۔۔۔

وہ ایک گھٹنہ بیڈ پر رکھ کر اس کے سر کو چومتا ہوا بولا۔۔۔

نہیں بس سر میں زیادہ درد ہے میں پین کلر لے لوں گی تو کمر میں درد بھی کم ہو جائے گا
اب پلیز تم مجھے اٹھا کر واشروم کے دروازے تک چھوڑ آؤ۔۔۔

مہرماہ نے معصومیت سے بول کر اس کی طرف اپنی باہیں پھیلائی تو ضمخام نے اس کے
درد کے بارے میں سوچتا ہوا اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور واشروم کے دروازے پر
چھوڑنے کی بجائے اسے اندر چھوڑ کر آیا

ضمخام باہر آیا اور جیکسن کو کال کرنے کا سوچتے ہوئے سائید ٹیبیل سے اپنا موبائل اٹھایا

اور جیکسن کو کال ملائی۔۔۔۔

گڈ مورنگ سر۔۔۔۔

جیکسن فون اٹھا کر بولا



ہممم۔۔۔ یہ بتاؤ مال ڈلیور کر دیا ہے یہ نہیں کیا ابھی تک؟؟؟

ضمخام نے پوچھا

جی سر ہم پہلے مال ڈلیور نہیں کرنے والے تھے پھر رامش سر آگئے اور انھوں نے

سکیورٹی ڈبل کروا کر مال بھجوا دیا تھا۔۔۔۔

ضمحمام جیکسن کی بات سن کر مزید بولا۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔ اور ان آدمیوں سے کچھ پتا چلا کہ کس نے بھیجا تھا۔۔۔

سروہ ان لوگوں کو کسی نے پیسے دے کر ہم پر بس حملہ کرنے کا کہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Ghazals|Urdu|English|Urdu|English|Urdu|English

جیکسن نے ضمحمام کو جواب دیا

ٹھیک ہے میٹنگ میں اس بارے میں تفصیل سے بات ہوگی۔۔۔

ضمحمام نے مہرماہ کو واشر روم سے نکلتے دیکھ کر جیکسن سے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا اور

مہرماہ کی طرف بڑھ گیا جو معصومیت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ بتاؤ کہ تم کمرے میں ناشتہ کرو گی یا پھر ڈائننگ ٹیبل پر سب کے ساتھ!؟

ضمحمام نے اسے صوفے پر بیٹھاتے ہوئے پوچھا

میں کمرے میں ناشتہ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔

مہرماہ نے براسا منہ بناتے ہوئے کہا

ضمخام جو اس کا جواب سن کر اسے اٹھانے لگا تھا کہ مہرماہ کی آواز سن کر رک گیا۔۔۔۔۔

میں چل کر چلی جاؤں گی وہاں انکل اور رامش بھی ہوں گے۔۔۔۔۔

تمہیں چلتے ہوئے درد تو نہیں ہو گا ورنہ میں اٹھا کر لے جاتا ہوں کوئی پروہلم نہیں

ہے۔۔۔۔۔

ضمخام نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا وہ تھوڑا تھوڑا سمجھ گیا تھا کہ شاید مہرماہ اس سے

جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔۔

ہاں بلکل اب اتنا زیادہ درد نہیں ہو رہا میں چل کر چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے کھڑی ہوتے ہوئے بولی ضمخام اسے دروازے کی طرف جاتے ہوئے

اس کے پیچھے چل پڑا۔۔۔۔۔

وہ ڈانگ روم میں داخل ہوئی تو شیر زیاں بیٹھا اپنا ناشتہ کر رہا تھا جبکہ رامش بھی ساتھ
بیٹھا ہوا ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

مہرماہ کرسی کھینچ کر بیٹھی تو ضمنیاً بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا مگر مہرماہ کو بغیر تکلیف کے
کرسی کھینچ کر بیٹھتے دیکھا تو اسے مہرماہ کی چالاکی کا پتا چلا

مہرماہ اب تم کیسی ہو؟ زیادہ درد تو نہیں ہو رہا؟

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شیر زیاں نے مہرماہ کے بیٹھتے ہی اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

جی انکل اب بالکل ٹھیک ہوں بس سر میں درد ہو رہا ہے وہ بھی ناشتہ کے بعد میڈیسن

لوں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔

مہرماہ نے شیر زیاں کی بات سن کر اسے جواب دیا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ اگر کوئی بھی مسئلہ ہو تو ڈاکٹر کو بلا لینا ضمنیاً۔۔۔۔۔

شیر زیاں اپنا ناشتہ مکمل کر کے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا

جی انکل اگر کوئی بھی پریشانی کی بات ہوئی تو میں ضمخام کو بتا دوں گی۔۔۔

مہرماہ بولی تو ضمخام نے بھی شیر زیاں کی بات پر اپنا سر ہلایا تو شیر زیاں ڈائمنگ روم سے

چلا گیا



سر آپ ناشتے میں کیا لیں گے؟

روزی نے ضمخام سے پوچھا تو ضمخام نے اسے اپنے ناشتے کے بارے میں بتایا مگر جب مہرماہ اپنے ناشتے کے بارے میں روزی کو بتانے لگی تو ضمخام اس کی بات کاٹ کر روزی

سے بولا

روزی مہرماہ کے لیے اچھا سا سبب بنا کر لاؤ فلحال یاد رکھنا بھی اسے کوئی سپائسی چیز نہیں

دینی

روزی نے ضحمام کی بات پر اپنا سر ہلایا اور ان کے لیے ناشتہ تیار کرنے کچن میں گئی تو
مہرماہ اس کی طرف مڑتی ہوئی بولی۔۔۔

ضحمام میں بیمار نہیں ہوں جو سپائسی چیزیں نہ کھا سکوں اور میں نے وہ گنداسا سوپ
بلکل نہیں پینا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ فلحال تم سوپ ہی پیو گی تو بس تم سوپ ہی پیو گی اگر اب دوبارہ
تم نے کچھ کہا تو پھر دیکھنا۔۔۔

ضحمام مصنوعی سنجیدگی سے بولا تو مہرماہ منہ بنا کر رامتش کی طرف مڑی اور اس کا چہرہ
دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

رامش بھائی ویسے یہ آپ کے منہ کو کیا ہوا ہے گری تو میں تھی مگر منہ آپ کا سو جا ہوا
ہے۔۔۔۔

یہ اسے اس کی غلطی کا انعام ملا ہے۔۔۔۔

جواب رامش کی بجائے ضمخام کی طرف آیا جبکہ رامش خاموش ہی رہا تو مہر ماہ نے
حیرت سے ضمخام کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

ض۔۔۔ ضمخام کیا تم نے رامش بھائی کو مارا ہے؟

مہر ماہ یہ میری غلطی کی سزا ہے ضمخام جب کال کرنے گیا تھا تو اس نے مجھے تمہارا
دھیان رکھنے کا کہا تھا مگر میں تمہارا خیال نہ رکھ سکا اور یہ میری وجہ سے ہی تمہارے

ساتھ ہوا۔۔۔

رامش کی بات سن کر مہرماہ خاموش ہو گئی اس کے خیال میں غلطی اس کی تھی جو کسی کی
بات سن کر کمرے میں چلی گئی تھی

رامش اپنی بات مکمل کر کے کرسی سے اٹھ کر چلا گیا ضمخام جے اسے خاموشی سے
جاتے ہوئے دیکھا وہ فلحال اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا وہ جب بھی رامش کو دیکھتا
تھا تو اسے غصے آنے لگتا تھا اس کی ایک غلطی مہرماہ کی زندگی ختم کر سکتی تھی

روزی ضمخام کا ناشتہ اور مہرماہ کے لیے سوپ لے کر آئی تو مہرماہ نے منہ بناتے ہوئے
ضمخام کو دیکھا جو اپنے ناشتے کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔۔۔

ضمخام نے مہرماہ کی جانب توجہ دیے بنا منہ میں اوبلیٹ ڈالا اور مزے سے بولا۔۔۔

واہ مہرماہ تمہیں یہ اولیٹ ٹرائے کرنا چاہیے بہت ہی مزیدار ہے واہ اور تمہیں پتا ہے یہ
سپائسی بھی ہے بلکل تمہاری پسندماجیسے تمہیں پسند ہے

مہرماہ کی آنکھیں اس کی بات سن کر خوشی سے چمکیں وہ اولیٹ کو اس کے کھولے ہوئے
منہ کہ جانب لے کر جانے لگا کہ اور اس کے منہ میں ڈالنے لگا ہی تھا کہ اس کے
ہونٹوں کے قریب سے واپس لے آیا اور مزے سے اپنے منہ میں ڈال کر ہونق بنی
مہرماہ کے کھولے منہ کی طرف دیکھا اور مصنوعی یاد کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

مجھے تو یاد ہی بھول گیا تھا کہ تمہیں سپائسی کھانا منع ہے چلو کوئی نہیں تم سوپ پر ہی
گزارا کرو۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اپنا منہ بند کرتے ہوئے اسے خونخوار نظروں سے گھورا اور اس کی پلیٹ میں

موجود تھوڑے اولیٹ کو ضمخام کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی ہاتھ سے اچک کر منہ میں
ڈال لیا

ضمخام نے اس کی طرف دیکھا جو اولیٹ کھاتے ہوئے طنزیہ مسکرا کر اسے دیکھ رہی
تھی۔۔۔ جیسے کہہ رہی ہو دیکھ لو میں نے آخر کھا ہی لیا اور تم کچھ نہ کر سکتے۔۔۔

ضمخام نے جلدی سے مہرماہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں جکڑتے ہوئے
دوسرے ہاتھ سے جلدی سے اولیٹ ختم کیا اور روشی کو بلا کر اس کا سوپ دوبارہ گرم
کرنے کا اور اسے ایک رسی لانے کا کہا۔۔۔۔

مہرماہ نے اسے رسی منگواتے ہوئے سنا تو جلدی سے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش
کرنے لگی جب ضمخام نے اسے آزاد نہ کیا تو اس نے ضمخام کی طرف جھکتے ہوئے اس
کے ہاتھ پر اپنے دانتوں سے کاٹا مگر ضمخام تو ایسے بیٹھا تھا جیسے مہرماہ نے اسے کاٹا ہی نہ

ہو۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اسے آزاد کرتے نہ دیکھا تو کچھ سوچ کر دوبارہ سے ضمخام کی جانب جھکی اور اس کے گال کو اپنے لب سے چھوا تو ضمخام جو اس کے لیے تیار نہ تھا اس کی گرفت مہرماہ کے ہاتھوں پر ڈھیلی پڑی تو مہرماہ جلدی سے اس کی گرفت سے آزاد ہو کر کرسی سے اٹھی اور کمرے کی جانب بھاگ گئی۔۔۔

ضمخام نے مسکراتے ہوئے اپنے گال پر ہاتھ رکھا اور روزی کو ڈانٹنگ روم میں داخل ہوتے دیکھ اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا اور کرسی سے اٹھتا ہوا روشی کو مہرماہ کے لیے کچھ ہلکا پھلکا بنانے کا کہہ کر کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔



ضمخام کمرہ میں آیا تو مہر ماہ بیٹھی ہوئی تھی وہ اسے ایک نظر دیکھ کر اپنے تیار ہونے
چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ تیار ہو کر واپس آیا تو مہر ماہ ناشتہ کر رہی تھی وہ اس کے قریب جا کر بیڈ سائیڈ سے اپنا
موبائل اور والٹ اٹھاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

مہر ماہ مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے میں جلد ہی واپس آ جاؤں گا اور فکر مت کرو
روزی آج پورا دن تمہارے ساتھ ہی رہے گی۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر مہر ماہ کا منہ کو جاتا ہاتھ روک کر اسے دیکھنے لگی وہ ابھی بھی خوف زدہ
تھی مگر ضمخام کے ساتھ وہ محفوظ محسوس کر رہی تھی وہ منہ بگاڑتے ہوئے
بولی۔۔۔۔۔

تم مجھے کیوں بتا رہے ہو جہاں تم نے جانا ہے جاؤ ہنہ۔۔۔۔۔

مہرماہ تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے روزی تمہارے ساتھ ہی ہوگی مجھے ضروری
کام نہ ہوتا تو میں کبھی نہ جاتا اور سب سے بڑی بات کہ میں نے مینشن کی سکیورٹی ڈبل
کر وادی ہے



ضمخام مہرماہ سے بولا

ایک دن میرے ساتھ نہیں رک سکتا۔۔۔۔۔ وہ منہ ہی منہ میں بڑ بڑائی کہ ضمخام سن
نہ سکا

ٹھیک ہے لیکن مجھے ایک بات بتاؤ ضمخام کہ۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔مجھے سڑھیوں سے دھکا کس

نے دیا تھا۔۔۔۔

وہ کل والا حادثہ یاد کرتی بولی تو ضمخام نے جھک کر اس کے سر کو چوما اور بولا۔۔۔۔

تم فلحال آرام کرو ہم رات کو اس بارے میں بات کریں گے اور تم نے میری بات نہیں
مانی تھی نہ کل رات اس کی بھی سزا تمہیں ملے گی۔۔۔۔

اپنی بات مکمل کر کے وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا کمرے سے نکل گیا مگر جاتے ہوئے مہرماہ
کو پریشان کر گیا وہ تو اس کی پہلی سزا سے ہی بہت ڈر گئی تھی اب مزید وہ کیا کرنا چاہتا
تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد روزی کمرے میں داخل ہوئی اور کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھ گئی
جبکہ مہرماہ اپنا ناشتہ کر کے دوائی کھا کر اب آنکھیں موندے لیٹ گئی تھی۔۔۔۔

میلان، اٹلی:

زینق اس وقت لینا کے ساتھ کیفے میں بریک فاسٹ کر رہا تھا پچھلے کچھ دنوں سے وہ دونوں اب ایک دوسرے سے ملنے اور بات کرنے لگ پڑے تھے جس سے ان کی اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی۔۔۔



زینق مجھے لگتا ہے میں تمہیں پسند کرنے لگی ہوں۔۔۔۔۔

لینا زینق کے میز پر رکھے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بولی کہ زینق جو اس بات کے لیے تیار نہ تھا اور کافی کے سپ لے رہا تھا اچانک سے کھانا شروع ہو گیا

زینق نے خود کو قابو پاتے ہوئے لینا خود دیکھا جو اسے ہی فکر سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو اب زینق؟

ہاں وہ۔۔۔۔ بس۔۔۔۔ اب میں ٹھیک ہوں تم نے کیا کہا دو بارہ کہنا۔۔۔۔



اس نے لینا کی بات سن کر دھڑکتے دل سے پوچھا

م۔۔۔ مجھے لگتا ہے میں تمہیں پسند کرنے لگی ہوں پہلے مجھے لگتا تھا کہ بھی باقی امیر
لوگوں کی طرح ہو جو صرف آپ کے جسم کو چاہتے ہیں مگر تم بہت الگ ہو اور اچھے بھی
ہو تمہارے ساتھ وقت گزارنا اب مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے دھیمی آواز میں بولتی زینق کے دل کو ایک بار زوروں سے دھڑکا

گئی۔۔۔۔

زینق نے اس کے ہاتھ کو پکڑا جو وہ پہلے چھوڑ چکی تھی اور اسے ہلکا سا دبا کر مسکرا کر
 بولا۔۔۔۔۔

مجھے بھی تم بہت پسند ہو لینا میں پوری رات انتظار کرتا ہوں کہ کب دن ہو گا اور میں تم
 سے دوبارہ مل سکوں گا۔۔۔۔۔

لینا نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور اپنا ہلکا سا سرخ ہوتا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپایا
 جب کہ ایک آنسو اس کی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرا تھا جسے اس نے زینق کے دیکھنے سے
 پہلے ہی صاف کر لیا تھا۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔ہا۔۔۔ہا سے منہ چھپاتے دیکھ کر زینق نے زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا۔۔۔

وہ دونوں ناشتہ کر کے اپنی اپنی منزل کی جانب چل دیے۔۔۔

لینا اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا اس نے فون اٹھایا تو دوسری جانب سے اس کے کانوں میں اس شخص کی آواز گونجی جس سے فلحال وہ بات نہیں کرنا چاہتی تھی

کیا تم نے اسے بتایا کہ تم اسے پسند کرنے لگی ہو؟ اگر نہیں بتایا تو یاد رکھنا کہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔

فون کی دوسری جانب سے واز سن کر وہ دھیمی آواز میں بولی

جی ہو گیا اور وہ بھی مجھے پسند کرتا ہے۔۔۔۔

یاد رکھنا کوئی ہوشیاری کرنے کی کوشش نہ کرنا اور نہ۔۔۔۔ تم جانتی ہو ہم کیا کر سکتے
ہیں تمہارے ساتھ۔۔۔۔

فون کی دوسری جانب سے دھمکایا گیا۔۔۔۔



میں ایسا کیوں کروں گی۔۔۔۔ آپ کا کام میں صحیح سے کر دوں گی

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ کرنے کی کوشش بھی مت کرنا اور جو کر رہی وہ کرتی رہو جلد تمہیں دوبارہ

فون کر کے آگے کیا کرنا ہے بتاؤں گا

فون کی دوسری جانب سے اس شخص نے اپنی بات مکمل کر کے فون بند کر دیا۔۔۔

لینا نے فون بند کر کے اپنے سامنے صوفے پر کھینچ کر مارا اور اپنے بالوں میں انگلیاں
پھنسا کر وہ رونے لگی۔۔۔۔

روم، اٹلی:



مہرماہ تھوڑی دیر بعد سو کر اٹھی اور روزی سے کہ کر ضمنیام کو فون کروا کر پوچھا کہ وہ
کب پہنچ رہا ہے تو اس نے بتایا کہ وہ ایک گھنٹہ تک پہنچ جائے گا

روزی نے مہرماہ کو بتایا تو اس کی آنکھیں شرارت سے چمکیں وہ جانتی تھی کہ ضمنیام اسے
سزا ضرور دے گا تو کیوں نہ پھر اسے مزا چکھایا جائے۔۔۔۔

اس نے روزی سے کہہ کر اپنی مطلوبہ چیزیں منگوائیں اور روزی کے ساتھ کام میں لگ گئی اگر یہ کہا جائے کہ سارا کام روزی کر رہی تھی تو غلط نہ ہو گا اور مہر ماہ اسے بیڈ پر بیٹھ کر بتا رہی تھی کہ کیا کرنا ہے۔۔۔

اس نے روزی سے سارا کام کروا کر اسے اپنے لیے کھانا بنانے کے لیے بھیجا اور بیڈ پر بیٹھی ضمخام کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام مینشن میں داخل ہو کر سب سے پہلے اپنے کمرے کی طرف گیا کمرے کا دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا وہ اپنے دھیان میں داخل ہو رہا تھا وہ اپنے موبائل میں مصروف تھا جب اس نے دروازہ کھولا

دروازے کے اوپر پانی سے بھری بالٹی سیدھی ضمخام پر گری تو اس نے غصے سے مہر ماہ کی طرف دیکھا اور جلدی سے مہر ماہ کی طرف جانے لگا کہ زمین پر پڑی برف کے کیوبز

نہ دیکھ سکا اور دھڑام سے نیچے گرا جبکہ مہرماہ اسے دیکھ کر ہنس رہی تھی۔۔۔۔

مہرماہ۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے اسے پکارا اور احتیاط سے زمین سے اٹھنے لگا کہ مہرماہ نے اپنے پیچھے سے انڈوں کا بادل اٹھایا اور ایک انڈا نکال کر ضمخام کو دے مارا جو سیدھا اس کے سینے پر

بجا۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ اگر ایک اور انڈا تم نے مجھے مارا تو دیکھنا پھر میں تمہیں کیسی سزا دیتا۔۔۔۔

ضمخام کی بات سن کر وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔۔

یہ تمھاری سزا ہے کہ تم مجھے اکیلا چھوڑ کر گئے۔۔۔ اور ویسے بھی تم نے بھی تو مجھے
سزا دی تھی اب تمھاری باری۔۔۔۔۔

مہرماہ نے ایک انڈیا اور مارا جو سیدھا اس کے سر پر بجا۔۔۔۔۔

ضمخام غصے سے اٹھا اور احتیاط سے اپنے ارد گرد دیکھتے ہوئے مہرماہ کے پاس پہنچا جس
نے ضمخام کے تین چار اٹڈے مار ہی دیے تھے اور ضمخام کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ
جلدی سے بیڈ کی دوسری جانب سے نیچے اتر گئی۔۔۔

مہرماہ فوراً دھر آؤ اس سے پہلے کے میرے غصے کی انتہا ہو جائے اور یاد رکھنا تمہیں
پچھلی دفعہ دو گھنٹے صرف کتے کے پاس بند کیا تھا نہ اگر ابھی فوراً دھر نہ آئی تو پورے
دن کے لیے وہاں بند کروں گا

ضمخام کی غصے سے بھری آواز سن کر وہ جو ہنس رہی تھی فوراً اس کی ہنسی کو بریک لگی اور منہ بناتے ہوئے اس کی طرف جانے لگی کیونکہ اس کا بالکل بھی ارادہ نہیں تھا پورا دن کتے کے ساتھ بند رہنے کا۔۔۔۔

مہر ماہ اس کے پاس آئی تو ضمخام غصے سے بولا۔۔۔۔

تمہیں اس حالت میں بھی سکون نہیں ہے اور لگتا ہے کہ تم ٹھیک ہو گئی ہو اب چلو جلدی سے یہ کمرہ صاف کرنا شروع کرو میں جب تک شاور لے کر آتا ہوں اگر میرے آنے سے پہلے کمرہ صاف نہ ہو تو یاد رکھنا پھر تمہیں سیل میں بند کر دوں گا۔۔۔۔

اور یہ معصوم منہ بنانے کی کوشش بھی مت کرنا میں اچھے سے جانتا ہوں تم کتنی معصوم ہو۔۔۔۔ اور ہاں اس کے بعد تم کچن میں روزی کے ساتھ کام کروانے جاؤ گی

مہرماہ جو معصوم منہ بنا کر اسے دیکھ رہی تھی اس کی بات سن کر منہ بگاڑتے ہوئے
 کمرے کو صاف کرنے لگی کیونکہ وہ فلحال اس کے غصے کو مزید ہوا دینا نہیں چاہتی
 تھی۔۔۔۔

جب ضمنی نام واشر روم میں گیا تو اس کے جانے کے بعد اس نے روزی کو جلدی سے بلایا
 اور اس کے ساتھ خاموشی سے تھوڑا بہت صفائی کروائی جبکہ زیادہ کام تو روزی نے کر
 دیا تھا ضمنی نام کے آنے سے پہلے ہی وہ روزی کو واپس بھیج چکی تھی

ضمنی نام باہر آیا تو مہرماہ کھڑی اس کا ہی انتظار کر رہی تھی اس نے حیرانی سے کمرہ دیکھا جو
 اس نے اتنی جلدی صاف بھی کر دیا تھا۔۔۔۔

کیا یہ تم نے صاف کیا ہے!؟

ہاں میں نے ہی کیا ہے تمہیں کوئی اور دکھ رہا ہے یہاں اور یہ دیکھو میرے ہاتھ بھی
سرخ ہو گئے ہیں۔۔۔۔

مہرماہِ ضمخام کی بات سن کر جلدی سے بولی اور آخر میں اپنے ہاتھ کی ہتھلیاں دکھائیں
جو اس نے برف کا چھوٹا ٹکڑا زمین سے اٹھا کر اپنی ہاتھوں میں بھینچ کر کی تھیں

ضمخام نے اس کی سرخ ہتھیلیوں کو دیکھ کر اس سے مسکرا کر بولا۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمم۔۔۔ میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم نے اتنی محنت سے کیسے سارا کام کر دیا اور وہ
بھی اتنی جلدی۔۔۔۔

وہ بول کر اس کے قریب آیا اور اپنا موبائل سائیڈ ٹیبیل سے اٹھایا جو اب بھی ہلکا سا گیلا
تھا اس نے اپنا موبائل صاف کر کے کچھ کیا اور پھر ایک ویڈیو نکال کر پلے کرتے ہوئے

مہرماہ کے ساتھ جا کر اس کے سامنے موبائل کیا

ویڈیو دیکھ کر مہرماہ کی آنکھیں پھیل گئیں وہ کمرے کی ویڈیو تھی جس میں وہ روزی کے
ساتھ کام کر رہی تھی



اب تم نے اتنی جلدی اور محنت سے یہ کام کر دیا ہے تو چلو پھر آج میرے لیے تم کھانا
بناؤ گی جاؤ دمنٹ میں فریش ہو کر آؤ اور یہ سوچنا بھی مت کے میں تمہیں روزی کے
پاس اکیلا چھوڑوں گا۔۔۔

کمینہ انسان۔۔۔۔۔ وہ منہ میں بڑبڑائی اور اس کی بات سن کر وہ منہ

بگاڑتے ہوئے واشروم میں چلی گئی ----

وہ کچن میں آئی تو ضحما م پہلے سے ہی اپنا لپ ٹاپ لیے کچن میں موجود چھوٹے سے ٹیبل پر بیٹھا کام کر رہا تھا وہ اس کے قریب جا کر بولی ----

ضحما م میرے سر میں درد ہو رہا پلیز روشنی بنا دے گی تمہارے لیے کھانا ---- اور مجھے کچھ بھی بنانا نہیں آتا سوائے پاکستانی بریانی کے علاوہ اور مجھے یقین ہے تم کھاتے بھی نہیں ہو گے ----

کوئی بات نہیں تم میرے لیے بریانی بناؤ اور میڈسن لے لو درد ٹھیک یو جائے گا ----

پھر کیا تھا وہ منہ بگاڑتے ہوئے بریانی بنانی لگی جو صرف اس نے اس لیے سیکھی تھی کیونکہ اسے وہ بہت پسند تھی مگر اٹلی اگر سستی کا شکار رہتے ہوئے اس نے صرف دو

تین بار ہی بنائی تھی

جب تک وہ بریانی بناتی رہی ضمخام اس کے پاس ہی بیٹھا رہا تھا



ڈیڈی

صوفیہ نے سام صاحب کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے انھیں پکارا مگر سام صاحب
کمرے میں موجود نہ تھے وہ واشروم کے دروازے پر جا کر ہلکا سا ناک کر کے بولی۔۔۔

ڈیڈی کیا آپ اندر ہیں؟۔۔۔

جب کوئی جواب نہ ملا تو اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر دروازہ نہ کھولا تو اس

نے پھر پکارا

ڈیڈی۔۔۔۔

ڈیڈی دروازہ کھولیں۔۔۔۔



آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔۔

وہ مسلسل دروازے بجاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔ اس نے گھبرا کر جلدی سے
 واشروم کی دوسری چابی ڈھونڈنے کے لیے ارد گرد نظریں دوڑائیں اس نے الماری
 کے دراز وغیرہ چیک کیے تو اسے ایک دراز میں دو تین چابیاں ملی اس نے جلدی سے
 مطلوبہ چابی اٹھائی اور واشروم کے دروازے میں کانپتے ہاتھوں سے لگا کر کھولنے کی
 کوشش کرنے لگی

اس نے ایک پل خود کو روک کر گہرا سانس بھرا پھر اس نے دوبارہ چابی لگائی تو دروازہ
کھل گیا

وہ اندر داخل ہوئی تو سامنے ہی سام صاحب دیوار سے ٹیک سے لگائے نیچے بیٹھے تھے
جبکہ ان کے ارد گرد ڈر گز کے پیکٹ اور ڈر گز گرے ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ ان کے جانب بڑھی جو آنکھیں بند کیے در گز لینے کے بعد نیم بے ہوشی میں
تھے۔۔۔۔

اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا جبکہ اس کی آنکھیں بھگنے لگیں تھیں وہ ان پر ایک افسوس
بھری نگاہ ڈال کر اپنے قدم پیچھے لینے لگی۔۔۔۔

وہ تیزی سے ان کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں گئی وہ بس یہاں سام صاحب

سے دور جانا چاہتی تھی

اپنے کمرے میں آکر اس کی آنکھوں سے اب روانی سے آنسو بہنے لگے تھے وہ کمرے
کے کونے میں بیٹھ کر رونے لگی ابھی وہ رو رہی تھی کہ اسے اپنے موبائل کی بیل
سنائی دی اس نے پہلے تو انور کیا

پھر وہ اپنے آنسو صاف کر کے زمین سے اٹھی اور موبائل اٹھا کر دیکھا تو رامش کی کال
دیکھ کر اس نے سائڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر پیا اور کال اٹھائی۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
صوفیہ۔۔۔۔ کیا تم بڑی ہوا بھی؟

نہیں میں فری ہو رامش۔۔۔

رامش نے پوچھا تو صوفیہ نے اس کی بات سن کر جواب دیا

کیا ہوا ہے تمہیں تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے صوفیہ؟۔۔۔

رامش نے اس کی بھاری آواز سن کر فکر سے پوچھا۔۔۔

ج۔۔۔ جی میں بالکل ٹھیک ہوں بس وہ آئس کریم رات کو کھائی تھی اس وجہ سے گلا
تھوڑا خراب ہو گیا ہے۔۔۔

اس کی بات سن کر صوفیہ نے سوچ کر جواب دیا۔۔۔

دوائی لی تم نے؟۔۔۔ رامش نے پوچھا

جی لے لی تھی۔۔۔ صوفیہ نے جواب دیا

وہ دراصل اگر تم فری ہو تو کیوں نہ آج باہر ڈنر کریں۔۔۔

رامش نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں ضرور تم مجھے ایک گھنٹے تک لینے آجانا میں تب تک تیار ہو جاؤ گی۔۔۔

صوفیہ نے اسے جلدی سے جواب دیا فلحال وہ گھر میں نہیں رہنا چاہتی تھی

اچھا ٹھیک ہے میں تمہیں ایک گھنٹے تک لینے جاؤں گا پھر بعد میں ملتے ہیں۔۔۔۔

رامش کی بات سن کر اس نے فون بند کر دیا اور الماری سے کپڑے نکال کر تیار ہونے چلی گئی۔۔۔۔

مہرماہ نے ضمخام کے لیے بریانی بنائی اور اس کے لیے پلیٹ میں ڈال کر لال مرچ ڈال کر اسے اچھے سے مکس کر دیا اور پلیٹ ٹرے میں رکھ کر ساتھ دہی کی چٹنی رکھی جس میں نمک حد سے زیادہ تیز ڈال کر وہ ٹرے لیے کمرے کی جانب چل دی جہاں ضمخام اس کی بریانی کا انتظار کر رہا تھا

پہلے وہ اسے ویسے ہی بنا کوئی شرارت کیے اپنے ہاتھوں کی بریانی کھلانا چاہتی تھی مگر ضمخام نے اسے کہا تھا کہ اس کی سزا ہے کہ وہ ایک ہفتے تک اس کے لیے کھانا بنائے گی اس وجہ سے وہ اسے یہ شاندار بریانی کھلانے جا رہی تھی تاکہ وہ دوبارہ اسے کھانا بنانے کا

نہ کہے۔۔۔۔

وہ ٹرے لیے کمرے میں داخل ہوئی تو ضمنی صوفے پر بیٹھا اس کا ہی انتظار کر رہا تھا
مہرماہ نے ٹرے آرام سے اس کے سامنے میز پر رکھی۔۔۔۔

بریانی کی خوشبو سے ضمنی کے منہ میں پانی آنے لگا وہ جلدی سے سیدھا ہو کر آگے بڑھ
کر بریانی کا چمچ اٹھا کر اسے بھر کر منہ میں ڈالنے لگا کہ رک کر ایک نظر مہرماہ کو دیکھا جو
اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

مہرماہ یہاں میرے ساتھ آ کر تو بیٹھو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مہرماہ کو اپنے ساتھ بیٹھنے کا بولا تو وہ تھوڑا ہچکچاتے ہوئے مسکرا کر اس کے ساتھ آ کر
بیٹھ گئی

مہر ماہ یہ تمہارے منہ پر کیا لگا ہوا ہے ہے؟۔۔۔

ضمخام مہر ماہ کے چہرے کو دیکھ کر بولا تو مہر ماہ نے اپنا ہاتھ چہرے پر رکھ کر پوچھا



کیا ہوا ہے میرے چہرے کو ضمخام۔۔۔۔۔

اپنا منہ کھولو تھوڑا اور ہونٹوں کے قریب دیکھو۔۔۔۔۔

ضمخام بولا تو مہر ماہ نے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ ضمخام نے اپنے ہاتھ میں موجود بریانی کی

بھری ہوئی چٹچ اس کے منہ میں ڈالی دی

مہرماہ ضمخام کی نظروں کو خود پر محسوس کر کے مجبوراً بریانی کھانے لگی اس میں موجود
مرچ سے اس کی آنکھوں میں ہلکا ہلکا پانی جمع ہونے لگا مگر اس نے خود کو قابو پاتے
ہوئے جلدی سے اسے نگلا اور ضمخام کی طرف مسکرا کر دیکھا وہ خود ہی جانتی تھی کہ
اس نے کتنی مشکل سے اپنے ہونٹوں کو کھینچ کر مسکراہٹ قائم کی تھی۔۔۔۔

ضمخام نے اسے مسکراتے دیکھا تو اسے لگا کہ بریانی بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔

آخر ضمخام کو بھی تو بریانی کھلانی تھی نہ حالانکہ اس کی زبان تیز مرچ کی وجہ سے جل
رہی تھی

مہرماہ نے گے بڑھ کر بریانی کا پورا چچ بھر کر اس کے منہ میں ڈالا جسے ضمخام نے آرام
سے منہ کھول کر کھایا مگر جیسے ہی ضمخام نے بریانی کو چبنا شروع کیا تو اسے احساس ہوا
کہ بریانی میں مرچ تیز ہے جب اس نے مہرماہ کو دیکھا تو وہ پانی کا ایک گلاس پی کر دوسرا

گلاس بھی پی رہی تھی۔۔۔۔۔

ضمخام نے جلدی سے نوالہ کھا کر اس سے پانی کا گلاس پکڑا اور پانی پی گیا مگر اس کی زبان پر ابھی جلن کم نہیں ہوئی تو اس نے مزید پانی ڈالنے کے لیے جگ اٹھایا تو وہ پہلے سے ہی خالی تھا

اس نے مہرماہ کی طرف دیکھا جو پانی پی کر اب پر سکون ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہونٹوں پر اس کے طنزیہ مسکراہٹ قائم تھی

اس نے مہرماہ کو گھوری سے نواز کر ٹرے میں موجود چٹنی اٹھا کر پی مگر اس میں موجود زہر نمک نے تو اس کا دل ہی خراب کر دیا وہ جلدی سے اٹھا اور لمبے لمبے ڈھگ بھرتا کمرے سے باہر نکل گیا

ضمخام کے جاتے ہی مہرماہ نے زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا

ضمخام جلدی سے کچن میں داخل ہوا اور فریج کھول کر اس میں سے ٹھنڈے جو س کی بوتل نکال کر منہ کو لگائی جب جو س پینے کے بعد اسے تھوڑا سکون ہوا تو وہ مہرماہ کو زرا چکھانے کا سوچتا ہوا اسٹڈی روم میں گیا اور اس میں سے ایک رسی نکال کر اپنے کمرے میں گیا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ جواب بھی صوفے پر بیٹھی ہنس رہی تھی اسے آتے دیکھ کر اس نے اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کی مگر جب اس نے ضمخام کے ہاتھوں میں رسی دیکھی تو اس کے چہرے سے ہنسی غائب ہو گئی

وہ صوفے سے اٹھ کر بھاگنے کا سوچ ہی رہی تھی جب ضمخام نے اسے پکڑ کر صوفے پر پھینکا اور اسے قابو کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو باندھ کر پیروں کو باندھا اور سکون

سے اسے صوفی پر سیدھا کر کے وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھ سے اس کا منہ
پکڑ کر کھولا اور بریانی کا چمچ بھر کر اس کے منہ میں ڈالا جبکہ مہرماہ بھر پور مزاحمت کر
رہی تھی

اس نے مہرماہ کا منہ بند کر کے اسے مجبوراً بریانی کھانے دی تین چار چمچ اسے کھلانے کے
بعد جب مہرماہ کا چہرہ سرخ ہو گیا تو اس نے اس کے ہاتھ پیر کھول دیے

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ آزادی پاتے ہی کچن میں بھاگی اور فرنیچ کھول کر ٹھنڈا جو س نکال کر پینے لگی جب
اس سے بھی فرق نہ پڑا تو فرنیچ میں موجود پیسٹری نکال کر کھانے لگی پھر جا کر اسے
کہیں سکون محسوس ہوا

رامش صوفیہ کے کہنے پر اس کے گھر کے باہر موجود اس کا انتظار کر رہا تھا صوفیہ تیار ہو
کر رامش کا میسج ملتے ہی اپنے بالوں کو درست کر کے گھر سے نکلی جہاں پر رامش گاڑی

میں بیٹھا ہوا تھا

وہ گاڑی کھول کر اندر داخل ہوئی تو رامتش نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر
اس کا ماتھا چوما اور پھر سیدھا ہو کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔

وہ اسے لیے ایک خوبصورت ریسٹورنٹ میں آیا تھا وہ ریسٹورنٹ ٹوپ فلور پر تھا وہ
صوفیہ کو لیے اندر بڑھا جہاں وی آئی پی ٹیبل ان کے لیے بک تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جس ٹیبل پر بیٹھے تھے وہاں سے باہر شہر کے خوبصورت مناظر صاف دکھائی دے
رہے تھے۔۔۔۔

صوفیہ کیا ہوا ہے تمہیں کیا تم روئی ہوئی تمہاری آنکھیں سو جی ہوئیں ہیں

انہوں نے کھانا آڈر کیا تو اس کے بعد رامش نے اس کی سوجی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر
پوچھا

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ ماما کی یاد آ رہی تھی تو بس انہیں یاد کر کے رونے لگی تھی۔۔۔۔

وہ رامش سے اداسی سے بولی ایک طرح سے یہ بات سچ بھی تھی وہ واقعی اپنی ماما کو آج
یاد کر رہی تھی۔۔۔۔



شش۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا میں ہوں نہ تمہارے ساتھ پھر تمہارے ڈیڈ بھی
ہیں۔۔۔۔

وہ اس کا ٹیبل پر موجود ہاتھ کو پکڑتا ہوا اسے پچکارتے ہوئے بولا تو صوفیہ سام صاحب کا
ذکر سن کر اور اداس ہو گئی مگر رامش کو ظاہر نہ ہو اس لیے جلدی سے خود پر قابو پاتے

ہوئے مسکرائی۔۔۔۔

بلکل آپ ہونے میرے ساتھ۔۔۔۔ کبھی چھوڑو گے تو نہیں میرا ساتھ۔۔۔۔

اس نے کھوئے ہوئے انداز میں پوچھا تو رامش نے اس کا ہاتھ ہلکا سا
دبا کر اس کو اپنے لب سے چھو کر بولا۔۔۔۔



کبھی بھی نہیں میں ہمیشہ تمہاری ہر مشکل اور خوشی میں ساتھ ہوں گا

اس کی بات سن کر وہ ادا اس سی مسکرا دی ضروری تو نہیں انسان جیسا کہے ویسا کرے بھی
یہ تو وقت ثابت کرے گا کہ رامش اس کا کتنا ساتھ دیتا ہے۔۔۔۔

صوفیہ اور رامتش نے اچھے ماحول میں کھانا کھایا اور ریستورنٹ سے نکل کر واپس گاڑی میں بیٹھے تو رامتش نے پہلے اس کے گھر سے کچھ فاصلے پر گاڑی روکی اور اس اپنا رخ اس کی طرف موڑ کر اس کا چہرہ پکڑ کر ہلکا سا اس کے لبوں کو چھوا اور اس کے گال کو چومتے ہوئے اس کے سر کو چوما اور اسے خیال رکھنے کا کہہ کر وہ اسے گھر چھوڑ کر واپس بلیک روز مینشن چلا گیا



ایک ہفتے بعد:



ضمخام آج ضروری کام سے کہیں گیا ہوا تھا جبکہ مہر ماہ روزی کے ساتھ بورہور ہی تھی اس نے روزی کو منا کر باہر لان میں گھومنے کا سوچا۔۔۔۔۔

وہ روزی کے ساتھ باہر لان میں موجود تھی جب اسے بھوک محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

روزی میرے لیے کچھ کھانے کو بنا کر لا دو تب تک میں یہی بیٹھ کر تمہارا انتظار کرتی
ہوں۔۔۔۔

میم سر نے کہا تھا کہ آپ کو اکیلے نہ چھوڑنا آپ اندر آجائیں میں آپ کے لیے پاستہ
بنادیتی ہوں پھر ہم دوبارہ باہر آجائیں گے۔۔۔۔

روزی ایک ہفتے سے کچن میں جا جا کر اب میری بس ہو گئی ہے اور تم مجھے کہاں اکیلی
چھوڑ رہی ہو دیکھو یہاں کتنی سکیورٹی ہے اور فکر مت کرو میں کوئی شرارت نہیں
کروں گی۔۔۔۔۔

وہ روزی کو ارد گرد دکھاتی بولی جہاں سکیورٹی گارڈ چکر لگا رہے تھے روزی اس کی بات
سن کر کشمکش کا شکار ہو گئی۔۔۔۔

میم۔۔۔ مگر۔۔۔ سر غصہ ہوں گے کہ میں نے آپ کو اکیلا کیوں چھوڑا۔۔۔

میں نے کہا ہے نہ روزی کہ میں یہاں محفوظ ہوں اب مزید کوئی بات نہیں پلیز جاؤ اور
میرے لیے پاستہ بنا کر لے آؤ۔۔۔

روزی کو مہرماہ بولی تو وہ تھوڑا ہچکچاتے ہوئے اسے اکیلا چھوڑ کر اندر چلی گئی
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
مہرماہ تھوڑی دیر تو لان میں موجود کرسی پر بیٹھی رہی پھر اٹھ کر لان میں واک کرنے
لگی۔۔۔

وہ واک کر رہی تھی جب اسے ایک جگہ کچھ گراہوا دکھائی دیا اس نے قریب جا کر دیکھا
تو وہ ایک چھوٹی سی رنگ تھی یہ کونا قدرے ویران تھا اور یہاں گارڈز بھی تین سے چار
منٹ بعد چکر لگاتے تھے

وہ زمین ہر جھکی رنگ کو غور سے دیکھ رہی تھی جب کسی نے پیچھے سے اس کے منہ پر
رومال رکھا۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اپنے منہ پر رومال محسوس کر کے اپنی سانس روک لی اور خود کو چھڑانے کی
کوشش کرنے لگی مگر پیچھے موجود آدمی نے اس کی ساری کوششیں ناکام کر دیں سانس
روکنے کے باوجود بھی وہ غنودگی میں جانے لگی تھی کیونکہ رومال پر موجود دوائی اس نے
پہلے سونگھ جولی تھی۔۔۔۔۔

جیسے ہی مہرماہ بے ہوش ہو کر گری اس آدمی نے اسے اٹھا کر لان میں موجود ایک
درخت کے پیچھے چھپا دیا۔۔۔۔۔

وہ آدمی بھی انہی گارڈز کا حصہ تھا اس لیے کسی کو اس پر شک نہ ہوا وہ اس کے ساتھ ایک

اور گارڈ بھی شامل تھا دونوں دوسرے گارڈز کا دھیان بھٹکا کر مہرماہ کو مینشن کے پیچھے
گیٹ کے قریب موجود اپنی گاڑی میں لے گئے اور اس کو گاڑی میں ڈال کر وہ دونوں
مینشن سے نکل گئے۔۔۔۔۔

روزی جو مہرماہ کے لیے پاستہ بنا کر لائی تھی اسے لان میں اپنی جگہ موجود نہ دیکھ کر وہ
گھبرا گئی اور جلدی سے ارد گرد دیکھنا شروع کیا اس نے سب گارڈز کو بھی الرٹ کر دیا
سب جگہ دیکھنے کے بعد اسے جب مہرماہ کہیں نہ ملی تو اس نے ضمخام کو فوراً فون کرنے کا
سوچا۔۔۔۔۔

ضمخام اور رامش ایک ضروری شپمنٹ کو خود رسیو کرنے آئے تھے وہ صبح ہی سے
مصروف تھا اس کا دل مہرماہ کو اکیلے چھوڑ کر آنے کا بالکل دل نہ تھا مگر وہ روزی کو اس
کے ساتھ چھوڑ کر تھوڑا پر سکون تھا۔۔۔۔۔

وہ رامتش سے کھڑا کوئی بات کر رہا تھا جب جیکسن اس کے لیے ایک لفافہ لے کر
آیا۔۔۔۔

سر یہ ابھی تھوڑی دور ایک گارڈ کو کوئی بچہ پکڑا کر گیا ہے اس پر آپ کا نام لکھا ہوا ہے
۔۔۔۔

ضمخام نے وہ لفافہ پکڑ کر کھولا اسے جلدی سے کھولا مگر اندر مہرماہ کو دی گئی بریسلٹ
موجود دیکھ کر اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا کسی نے بریسلٹ کے اندر موجود ڈریکر
کو بند کر کے اسے بھیجا تھا اس کا مطلب کسی نے مینشن کے اندر سے یہ بریسلٹ مہرماہ
سے اتارا ہے۔۔۔

وہ جو مینشن فون کرنے لگا تھا تا کہ مہرماہ سے بات کر سکے روزی کا فون آتے دیکھ اس
نے جلدی سے فون اٹھایا۔۔۔۔
روزی میری فوراً مہرماہ سے بات کرواؤ۔۔۔۔

س۔۔ سر مہر ماہ میم کہیں مل نہیں رہی پورے مینشن میں دیکھ لیا ہے۔۔۔۔۔

کیا مطلب کہیں مل نہیں رہی تم اس کے ساتھ تھی نہ تو وہ کہاں گئی۔۔۔

ضمخام اس کی بات سن کر غصے سے دھاڑا۔۔

س۔۔۔ سروہ ہم لان میں گئے تھے پھر میم نے مجھے زبردستی پاستہ بنانے کے لیے بھیجا

تھا جب میں واپس آئی تو وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔

سکیورٹی ہیڈ سے بات کرواؤ میری۔۔۔۔۔ اور تم سے بعد میں اس بارے میں بات

کروں گا

وہ روزی سے بولا تو وہ جلدی سے فون سکیورٹی ہیڈ کے پاس لے کر گئی۔۔۔

کیمرے چیک کرو سارے کہاں ہے وہ اگر اسے کچھ بھی ہو انہ جون تو یاد رکھنا زندہ تم

بھی نہیں رہو گے۔۔۔

سر ہم نے چیک کر لیے ہیں وہ بس لان کے ایک طرف جاتے ہوئے دکھی ہیں وہاں کا
کیمرہ خراب تھا آگے وہ کہاں گئی پتا نہیں چل سکا۔۔۔۔۔

سکیورٹی ہیڈ جون نے جواب دیا۔۔۔ جبکہ ضخم نام کی بات سن کر وہ بھی خوف زدہ ہو گیا
تھا۔۔۔

کیمروں ماسٹم میرے موبائل سے دو منٹ میں کونیکٹ کرواؤ۔۔۔ اور یاد رکھنا اب تم
لوگوں کو مجھ سے کوئی بھی نہیں بچا پائے گا۔۔۔

وہ غصے سے غرایا۔۔۔ جون نے جلدی سے مینشن کے سارے کیمروں کے سٹم اس
کے موبائل سے کونیکٹ کروائے جبکہ ضخم نام خود پر ضبط کیے رامش کے ساتھ کھڑا تھا
جو اسے پر سکون کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔

تم فکر مت کرو ہم مہرماہ کو جلد ہی ڈھونڈ لیں گے۔۔۔۔

کیسے نہ فکر کرو جو لوگ اسے مینشن سے اتنی سخت سکیورٹی کے باوجود لے جاسکتے ہیں وہ اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔۔

ضمیمہ غصے سے بولا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود پر قابو کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگا اس کے موبائل میں مینشن کے کیمروں کی ویڈیوز ملی تو وہ انہیں غور سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ پہلے لان کی ویڈیو دیکھ رہا تھا جہاں مہرماہ واک کر رہی تھی وہ لان میں واک کرتی خوش نظر آرہی تھی۔۔۔۔ اسے دیکھ کر اس نے ضبط سے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولیں وہ اس کے بعد کچھ سوچتے ہوئے مینشن کے پچھلے گیٹ والی ویڈیو دیکھنے لگا اسے دو گارڈ ایک ساتھ جڑ کر چلتے نظر آئے اسے وہ دونوں مشکوک لگے پھر انہیں پہلے گاڑی کا پچھلا

دروازہ کھول کر مہرماہ کو کار میں ڈالتے دیکھا وہ مکمل نہیں دکھ رہی تھی بس اس کا ایک کا
ایک بازو دکھا تھا اگر وہ غور سے نہ دیکھتا تو اسے کبھی پتہ نہ چلتا۔۔۔۔

اس نے اس گاڑی کا نمبر دیکھا اور فوراً رامش کو سیولین کیمرے ہیک کرنے کا کہا چونکہ
رامش جو اتنی ہیکنگ آتی تھی کہ وہ کیمرے آسانی سے ہیک کر لیتا تھا

مہرماہ آہستہ آہستہ ہوش میں آرہی تھی چونکہ اس نے زیادہ دوائی نہ سونگھی تھی اسی
وجہ سے وہ اب جلدی ہوش میں آرہی تھی ابھی اس کی آنکھیں بند ہی تھیں جب اسے
کچھ آوازیں سنائی دیں

ایک بات بتاؤ ہم اس لڑکی کو کس وجہ سے اغوا کر رہے ہیں تم نے کہا تھا بعد میں بتاؤ
گے۔۔۔۔

ڈرائیونگ کرتے آدمی نے اپنے ساتھ والے آدمی سے پوچھا

دی بلیک کرو س گینگ کو جانتے ہی ہونہ جن کے لیے سکیورٹی گارڈ ایک ہفتے سے بنے ہوئے تھے ان کا سربراہ ضمخام ہے اس کے ساتھ اس لڑکی کی تصویریں ساری گینگز کے پاس موجود تھیں کافی لوگ ضمخام کو مارنا چاہتے تھے مگر اس کی کوئی کمزوری نہیں تھی پھر جب اس لڑکی کی تصویریں اس کے سب دشمنوں کو ملیں تو وہ ضمخام کو تکلیف پہنچانے کے لیے اسے مارنے کی کوشش کرنے لگے میں نے تو یہ بھی سنا ہے کہ اس پر دو بار جان لیوا حملہ بھی ہوا ہے مگر ضمخام اسے بچا لیتا تھا پھر کیا اس نے اس لڑکی سے شادی کر کے سب کو بتایا کہ اب یہ اس کی بیوی ہے تاکہ کوئی اسے نقصان نہ پہنچا سکے اور اس لڑکی کو اپنا ٹارگٹ بنائیں

مہرماہ جو اپنی آنکھیں تھوڑی کھول کر انھیں دیکھ رہی تھی ان کی بات سن کر اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا اب اسے سمجھ آ گیا تھا کہ اس کے ساتھ یہ سب ضمخام کی وجہ سے ہو رہا ہے اور وہ سمجھ رہی تھی کہ ضمخام نے اس سے شادی بھی اپنے مطلب کے لیے کی

ہے۔۔۔۔۔

اسنے ایک نظر ان دونوں کو دیکھ کر آہستہ سے اپنا ہاتھ دروازے کی طرف لے کر گئی تا
کہ اسے کھول سکے۔۔۔۔۔

جب اس نے ایک آدمی کو پیچھے کی جانب مڑتے دیکھا تو اس نے اپنے ہاتھ کی حرکت کو
روکتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیں اس نے جب دوبارہ دونوں کو باتیں کرتے سنا تو اپنا
ہاتھ دوبارہ دروازے کی جانب لے گئی اور اسے کھولنے لگی یہ شکر تھا کہ دروازہ کھل گیا
مگر اس کی آواز سے دونوں مہرماہ کی جانب متوجہ ہو گئے

مہرماہ نے جلدی سے اٹھتے گاڑی سے کودنے کی کوشش کی مگر ایک آدمی نے اس کا ہاتھ
پکڑ لیا اور اسے اندر کھینچنے لگا مگر مہرماہ نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کی آنکھوں میں
انگلیاں دیں تو اس نے مہرماہ کے بازو پر گرفت ڈھیلی کر دی جس سے مہرماہ اسے

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے آدمی کی طرف دھکادے کر تیز چلتی گاڑی سے گر گئی۔۔۔۔

وہ گاڑی سے نیچے گری تو اس کے بازو پر زور سے چوٹ لگی اور سر پر ٹانکوں سے بھی خون رسنے لگا جو ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

جب اس نے گاڑی کے رکنے کی آواز سنی تو سہ جلدی سے اپنے درد کو نظر انداز کر کے اٹھی اور ارد گرد ایک نظر دیکھا جہاں صرف جنگل ہی دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک نظر اپنے پیچھے ان آدمیوں کو گاڑی سے نکلتے دیکھ جلدی سے جنگل کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

وہ دونوں آدمی نکل کر مہرماہ کی طرف بھاگے مگر اسے جنگل کی طرف جاتے دیکھ رک گئے اور آہستہ آہستہ جنگل میں داخل ہو کر ادھر ادھر سے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

مہرماہ جو ایک درخت کے پیچھے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی تاکہ کوئی آواز غلطی
سے بھی اس کے منہ سے نہ نکل جائے۔۔۔۔

وہ آدمی دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہے تھے اور جیسے جیسے وہ قریب آرہے تھے
ویسے ہی مہرماہ کی دھڑکنیں تیز ہونا شروع ہو گئیں تھیں۔۔۔۔



رامش نے مینشن کے ارد گرد علاقوں کے سیولین کیمرے دیکھے تو انھیں وہ گاڑی شہر
سے باہر والے راستے پر جاتے دیکھی۔۔۔۔ یہاں سے وہ رستہ کافی دور تھا انھیں
جاتے ہوئے ایک گھنٹہ لگ جانا تھا ضمناً م نے اپنے آدمیوں کو جو مینشن میں موجود تھے
انہیں پہلے ہی اس راستے پر جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔۔

ضمخام رامش اور جیکسن کے ساتھ گاڑی میں بیٹھے فل سپیڈ سے اس راستے پر جا رہے
تھے۔۔۔۔۔

وہ شورٹ کٹ لیتے ہوئے اس راستے کی جانب بڑھ رہے تھے مہرماہ کے بارے میں
سوچ کر ضمخام کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا اور اس کو بار بار اپنی نظروں کے سامنے اپنی
موم کا خون میں لت پت وجود نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔



Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ منہ پر ہاتھ رکھے آہستہ آہستہ درخت کی دوسری طرف جانے لگی

ایک آدمی مسلسل اس کے قریب آ رہا تھا جب مہرماہ نے اپنے پیچھے کچھ رہینگتا ہوا محسوس
کیا اس نے اپنے پیچھے دیکھا تو سانپ کو اپنی کندھے پر دیکھ کر ایک کانوں کو پھاڑ دینے
والی چیخ اس کے حلق سے برآمد ہوئی

اور وہ آدمی جو دوسری طرف جانے والا تھا فوراً سے مہرماہ کی چیخ سن کر درخت کے قریب تیزی سے گیا جو سانپ کو دیکھ کر اپنی جگہ چیخ مار کر ساکت کھڑی تھی۔۔۔

ایک آدمی کو اپنی جانب آتے دیکھ مہرماہ نے ہمت کر کے سانپ کو پیچھے سے اٹھا کر اس آدمی کی طرف پھینکا جو سیدھا آدمی کے سر پر گر کر اس کی گردن کے گرد جلدی سے لپٹ گیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ آدمی کو سانپ سے جدوجہد دیکھ کر تیزی سے دوسری جانب بھاگنے کی بجائے جنگل سے باہر والے راستے پر بھاگنے لگی کیونکہ وہ جانوروں کا کھانا بالکل بھی نہیں بننا چاہتی تھی

مہرماہ جو پوری تیزی سے بھاگ رہی تھی کہ دوسرا آدمی نے پتا نہیں کہاں سے نکل کر

مہرماہ کو اس کے بالوں سے پکڑ کر پیچھے کو جھٹکا دیا

مہرماہ جو اس حملے کے لیے تیار نہ تھی اپنے بالوں پر اس آدمی کی مضبوط گرفت دیکھ کر اس کو بس ایک ہی چیز سو جھی اس نے اپنی ایک ٹانگ زور سے اس کی ٹانگ پر مار کر اس کے ہاتھ کی کلائی جس سے اس نے مہرماہ کے بالوں کو پکڑا ہوا تھا اس پر اپنے لمبے ناخن خرچنے کے انداز میں گاڑھے تو وہ جو اس کی ٹانگ مارنے پر ہلکا سا لڑکھڑا گیا تھا اور اس کی گرفت مہرماہ کے بالوں پر ہلکی ہو گئی تھی مہرماہ نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے بازو کو آگے کی طرف جھٹکا دے کر اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا جس سے وہ اس کی گرفت سے آزاد ہو گئی

اب وہ پوری تیزی سے جنگل سے باہر کی جانب بھاگنے لگی جبکہ اس کے ٹانگے جو ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئے تھے وہ بھی دوبارہ کھل گئے تھے جس سے خون نکل کر اس کی آنکھ سے ہوتا ہوا گال پر بہہ رہا تھا اور سر میں شدید درد شروع ہو گیا تھا۔۔۔

وہ جنگل سے نکل کر روڈ پر آئی اور تھوڑی دوران آدمیوں کی گاڑی دیکھ کر اس کی جانب بھاگنے لگی جبکہ وہ بار بار پیچھے بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ گاڑی کے پاس پہنچی اور اللہ کا نام لے کر اس نے دروازہ کھولا اور گاڑی میں بیٹھ کر دیکھا تو اس میں چابی لگی ہوئی تھی وہ لوگ جلدی میں گاڑی میں ہی چابی چھوڑ گئے تھے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور فل تیزی سے چلانے لگی اس کے ذہن میں بس ایک ہی بات تھی وہ بس یہاں سے دور جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

اب تو اس کی آنکھیں بھی ہلکی ہلکی بند ہو رہی تھی مگر اس نے اپنی پوری کوشش سے آنکھیں کھول کر رکھی ہوئی تھیں۔۔۔۔

اس کے بازو جو نیچے گرنے کی وجہ سے پورے چھل چکے تھے ان سے بھی خون رس کر اس کے ہاتھوں اور بازو پر پھیل گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی کو ہلکی سپیڈ سے چلانے لگ پڑی تھی جب اسے اپنے پیچھے دو گاڑیاں آتی ہوئی دکھائی دیں مہرماہ جو ابھی تھوڑی دور جا کر گاڑی روکنا چاہتی تھی اپنے پیچھے پھر سے آدمیوں کو آتے دیکھ اس نے گاڑی کی سپیڈ کو بڑھایا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا اور آنکھوں کو جھپک جھپک کر وہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دور جا کر اپنے سامنے سے تین گاڑیوں کو آتے دیکھ کر اس نے تیزی سے اپنی گاڑی کو روکنے کی کوشش کی تاکہ ایکسڈینٹ نہ ہو جائے

سامنے والی گاڑی سے اسے ایک آدمی نکلتا دکھائی دیا جبکہ باقی گاڑیوں سے گارڈز نکل کر
گن لیے کھڑے تھے۔۔۔۔

اس نے اپنی آنکھیں کھول کر تھوڑا فوکس کیا تو اس کو سمجھ آئی کہ سامنا کھڑا شخص کوئی
اور نہیں ہے وہ ضمخام ہے جس نے گن بھی پکڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور لڑکھڑاتے ہوئے ضمخام کی جانب چلنے لگی۔۔۔۔

ضمخام جس نے گاڑی کا دروازہ کھولتے دیکھ اپنی گن کا رخ اس کی طرف کیا تھا مہرماہ کو
گاڑی سے باہر نکلتا دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا ہی تھا کہ اس کو زخمی حالت میں
دیکھ کر اس کا دل بند ہونے کو تھا اسے لڑکھڑا کر اپنی جانب آتے دیکھا تو وہ جلدی سے
اس کی جانب بھاگا اور مہرماہ جو اب تقریباً غنودگی کی حالت میں جانے لگی تھی اور زمین

پر گرنے لگی تھی کہ ضمخام نے اسے آگے بڑھ کر نیچے گرنے سے پہلے اپنی باہوں میں
بھر لیا۔۔۔۔۔

ض۔۔۔۔۔ ضمخام۔۔۔

یہ آخری الفاظ مہرماہ کے منہ سے نکلے تھے اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے مہرماہ کو جلدی سے اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور جلدی سے گاڑی کی جانب بھاگا تو
رامش نے جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی اور ضمخام کے
مہرماہ کو گاڑی میں بیٹھا تو وہ فل تیزی سے قریبی ہو اسپتال کی جانب گاڑی کو لے جانے لگا

رامش نے ایک پرائیویٹ ہو اسپتال کے سامنے گاڑی روکی تو ضمخام جلدی سے مہرماہ کو
اٹھا کر ہسپتال میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

رامش بھی اس کے ساتھ تھا اس نے پہلے نظر آنے والے ڈاکٹر کو پکڑا اور اسے مہرماہ کو
دیکھنے کا کہا تو وہ اسے فوراً ایمر جنسی میں لے گئے تھے۔۔۔۔

اسے اپنے کانوں میں کسی کے بولنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔

یہ کب اٹھے گی تم نے تو کہا تھا یہ آج اٹھ جائے گی۔۔۔۔

ضمخام کی فکر مند آواز سن کر اس نے مسکرانے کی کوشش کی مگر وہ خود کو ہلا نہیں پارہی
تھی اسے بس آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔۔

سروہ جلد ہی اٹھ جائے گی۔۔۔ ہمیں یقین ہے اگر وہ آج نہ اٹھ سکی تو کل تو یقیناً اٹھ
جائے گی۔۔۔

اس کے کانوں میں ایک اجنبی کی آواز گونجی۔۔۔

اگر یہ کل تک نہ اٹھی تو میں تمہارے اس سارے ہو سہیل کو اور تمہیں تباہ کر دوں گا
اور جاؤ یہاں سے اب میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔

مہرماہ نے ضمخام کی غصے سے بھری آواز سن کر اپنی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کی مگر
وہ کھول نہیں پارہی تھی اس کو بس اپنے ارد گرد اندھیرا ہی دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

اس نے ایک بار پھر ناکام کوشش کی۔۔۔ مگر وہ اپنی آنکھیں کھول نہ سکی۔۔۔

پھر اسے اچانک اپنے ماتھے پر ضمخام کا لمس محسوس ہوا۔۔۔

مہرماہ پلینز جلدی اٹھ جاؤ تمہارے بغیر مجھے اپنے ہر طرف اندھیرا نظر آرہا ہے تم میری
روشنی کی وہ کرن ہو جس نے مجھے ہنسنا سکھایا، لڑنا اور زندگی کو جینا سکھایا ہے۔۔۔۔۔

اسے ضمخام کے لمس کے ساتھ ساتھ اب اس کی دھیمی آواز بھی سنائی دے رہی تھی
اسے ساری بات تو صحیح سے سنائی نہ دی مگر کچھ کچھ سنائی دے گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے اس بار پورا زور لگا کر اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی جو کامیاب بھی ہو گئی
اس نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولی تو کمرے کی تیز روشنی نے اسے آنکھیں دوبارہ
بند کرنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔۔

جبکہ ضمخام اپنا سر مہرماہ کے سر سے جوڑے آنکھیں موندے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

ض۔۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں اپنے خشک ہونٹوں کو زبان سے تر کرتے ہوئے بمشکل بولی

ضمخام کو جب مہرماہ کی دھیمی آواز سنی تو اس نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر مہرماہ
کی طرف خوشی سے دیکھا جو آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ضمخام خوش ہوتا ہوا اس کے چہرے پر جا بجا اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا تو اسے
مہرماہ کی آواز دوبارہ سنائی دی۔۔۔۔۔

پ۔۔۔۔۔

وہ ضمخام کو روکنے کے لیے ہلکی آواز میں بولی ویسے بھی اس کو اپنے گلے میں پانی نہ پینے
کی وجہ سے کانٹے چھتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔

ضمخام مہرماہ کی آواز سن کر جلدی سے پیچھے ہٹا اور اسے ہلکا سا سہارا دے کر بیڈ سے اٹھا کر
پانی پلایا اور دوبارہ لٹانے کے بعد اس نے اہستہ سے اس کے سر کو چوما اور جلدی سے اٹھ
کر ڈاکٹر کو بلانے لگا جو کمرے کی طرف آ رہا تھا

ڈاکٹر نے مہرماہ کا چیک اپ کیا تو ضمخام بھی کمرے کے اندر ہی موجود
رہا ڈاکٹر کے باہر جانے کا کہنے پر ضمخام نے اسے ایک زبردست گھوری
سے نوازا تو وہ گھبرا کر چپ چاپ اپنا کام کرنے لگا۔۔۔

آپ کو کیسا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔ اور کہیں درد وغیرہ تو نہیں ہو رہا
-!؟

ڈاکٹر نے مہرماہ سے پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں درد تو ویسے کہیں نہیں ہو رہا بس سر میں ہو رہا ہے وہ بھی ہلکا ہلکا۔۔۔۔۔



مہرماہ نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔۔۔۔۔

سر میں درد کی چوٹ کی وجہ سے ہو رہا ہے میڈسن سے ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

میں کتنے دن سے بے ہوش ہوں۔۔۔۔۔

اس نے ڈاکٹر کی بات سن کر پوچھا۔۔۔۔۔

تین دن سے آپ بے ہوش تھیں۔۔۔ ویسے ہمیں پوری امید تھی آپ کو آج ہوش آجائے گا اور آپ کے ہوش میں آنے کی دعا پورا ہو سہٹل کر رہا تھا۔۔۔ اور اپنے دماغ پر زیادہ زور مت ڈالیں ورنہ آپ کے سر میں زیادہ درد ہوگا۔۔۔

ڈاکٹر نے مہرماہ کو بتایا تو اس نے اہنا سر ہلاتے ہوئے مزید پوچھا۔۔۔

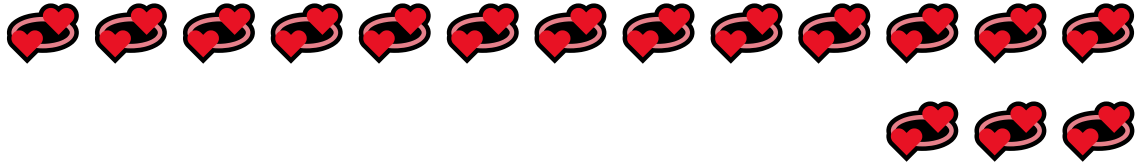


آپ نے ایسا کیوں کہا کہ میرے ہوش میں آنے کی دعا سارا ہو سہٹل کر رہا تھا؟؟؟

وہ آپ کے شوہر نے دھمکی دی ہوئی تھی کہ آپ ہوش میں نہ آئیں تو سارے ہو سہٹل کو غائب کر دیں گے۔۔۔ اور آپ آرام کریں شام کو میں دوبارہ آپ کو چیک کرنے آؤگا

ڈاکٹر نے جلدی سے مہرماہ کی بات کا جواب دیا اور ضمخام کو دیکھے بغیر مہرماہ کو آرام

کرنے کا کہہ کر کمرے سے چلا گیا جبکہ اس کی بات سن کر مہرماہ مسکرا اٹھی۔۔۔۔



ڈاکٹر کے باہر جاتے ہی ضمخام دوبارہ سے مہرماہ کے قریب آیا اور اس کو مسکراتا دیکھ اس



کاسر چوما۔۔۔۔

کیسا لگ رہا ہے؟ اگر زیادہ درد ہو رہا ہے تو میڈسن دے دوں تھوڑی دیر ریست کر

لو۔۔۔۔

بلکل نہیں ابھی تو جاگی ہوں اب تم چاہتے ہو دوبارہ سو جاؤں

مہرماہ اس کی بات سن کر اپنے سر کو ہلکا سا نشی میں ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔

کبھی بھی نہیں تم سوچ بھی نہیں سکتی یہ تین دن کتنی مشکل سے گزرے ہیں ایک ایک

منٹ ایک ایک گھنٹے کے برابر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

ضمخام اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا

مذاق کر رہے ہو؟ میرے خیال سے تو تم خوش ہوئے ہو گے کہ چلو تمہاری مجھ سے
جان چھوٹی اور اب آرام سے دوبارہ اپنی سڑی ہوئی بورنگ سی زندگی میرے بنا جیو گے

وہ ہلکا سا مسکرا کر شرارت سے بولی۔۔۔



ہمم سہی کہہ رہی ہو تم ویسے فکر مت کرو اتنے بھی بور دن نہیں گزرے میرے بلکہ
تمہیں پتا ہے کل مجھے ہو اسپتال کی ایک ڈاکٹر نے پر پوز کیا تھا واہ کیا خوبصورت ڈاکٹر تھی
مجھے کہہ رہی تھی کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں پانچ سال پہلے اس نے مجھے
ایک ریٹورنٹ میں دیکھا تھا اور کہتی میں تو دیکھتے ہی آپ کے پیار میں پاگل ہو گئی
تھی۔۔۔۔۔

ضمخام کی بات سن کر مہرماہ نے پہلے اسے ایک گھوری سے نوازا اور اس کی بات ختم ہوتے ہی ایک زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا۔۔۔۔

تمھاری شکل اب اتنی بھی خوبصورت نہیں کہ راہ چلتے لوگ تمہارے پیار میں پاگل ہو جائیں اور تمھیں کیا پتا یونیورسٹی میں آدھے لڑکے میرے دیوانے تھے کئی بار لڑکوں نے مجھے پرپوز بھی کیا مگر میں ہمیشہ انکار کر دیتی تھی۔۔۔۔

اب کی بار ضمخام نے اسے ایک گھوری سے نوازا۔ تو وہ پھر قہقہہ لگا اٹھی۔۔۔۔ اس کے قہقہے سن کر ضمخام کو سکون مل رہا تھا۔۔۔۔

تم جیلس ہو رہے ہو ضمخام۔۔۔۔ اور تمھارا چہرہ بھی سرخ ہونے لگ پڑا ہے۔۔۔۔

ضمخام نے جلدی سے ایک بار اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا اور بولا۔۔۔۔

میرا چہرہ کمرے میں گرمی زیادہ ہونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا ہے اور میں کیوں کسی لڑکے سے جیلس ہوں گا تم اب میری بیوی ہو تو ان لڑکوں کو جیلس ہونا چاہیے۔۔۔۔

جھوٹے کمرے میں فل تیز اے سی چل رہا ہے کہ مجھے ہلکی ہلکی ٹھنڈ لگ رہی ہے اور تمہیں گرمی لگ رہی ہے ہنہ۔۔۔ بندہ بہانہ کوئی اچھا بنا لے۔۔۔۔

وہ مہرماہ کی بات سن کر کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ دروازہ کھول کر ایک نرس اندر آئی۔۔۔۔ وہ نرس ضمخام کو دیکھ کر مسکرائی تو مہرماہ کا دل کیا اس کا منہ نوچ لے۔۔۔۔

سر۔۔۔ میم کی ڈریپ چینج کرنے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنی میٹھی آواز میں ضمخام سے بولی جو مہرماہ کا سرخ چہرہ دیکھ کر اب مسکرا کر نرس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

چڑیل، ڈائن، کمینی دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کے میں بیڈ سے اٹھ کر تمہارے بال نوچ دو اگر دوبارہ مجھے تم میرے شوہر کے ساتھ مسکرا کر بات کرتی نظر آئی تو

تمہارے میک اپ سے بھرے چہرے کا میں نقشہ بگاڑ دوں گی اب دفعہ ہو جاؤ اور کسی
بوڑھی نرس کو بھیجو۔۔۔۔۔

مہرماہ غصے سے چیختے ہوئے نرس سے بولی تو وہ اس کی باتیں سن کر جلدی سے کمرے
سے بھاگ گئی۔۔۔

اور تم اگر میرے سامنے تم نے کسی بھی لڑکی کی طرف مسکرا کر دیکھا تو تمہارے دانت
توڑ دوں گی میں اور اب مجھے بلانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔

وہ اب اپنا رخ ضمخام کی طرف کیے بولی جو اپنے قہقہے کو روکنے کی کوشش کر رہا
تھا۔۔۔۔۔

لیکن زیادہ دیر وہ اپنا قہقہہ نہ روک سکا اور ایک جاندار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا جب کہ مہرماہ

اپنا رخ دوسری طرف موڑ کر لیٹ گئی تھی۔۔۔۔

ضمخام اپنا قہقہہ روک کر سٹول سے اٹھا تو مہرماہ کو لگا وہ اسے منانے لگا ہے مگر وہ مہرماہ کو
منانے کی بجائے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔ تو مہرماہ نے منہ بگاڑتے ہوئے اپنی
آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

ضمخام نے کمرے سے نکل کر کمرے کے باہر کھڑے اپنے گارڈز میں سے جنیکسن جو
اس کے ساتھ ہی تھا اسے کینیٹین سے سوپ لانے کا کہا اور رامش اور شیرزیاں کو مہرماہ
کے ہوش میں آنے کی خبر دینے کا کہہ کر اور ایک نئی نرس کو کمرے میں بھیجنے کا بول کر
وہ واپس کمرے میں آ گیا جہاں وہ ناراض سی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔ اسے دیکھ کر وہ پھر
مسکرا اٹھا۔۔۔۔

صوفیہ ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھی سام صاحب کا انتظار کر رہی تھی جو کل رات سے واپس

گھر نہ آئے تھے وہ کل مہرماہ کو ہو اسپتال میں دیکھ آئی تھی اسے تب ہوش نہ آیا ہوا تھا وہ
تھوڑی دیر اس کے پاس بیٹھ کر گھر واپس آئی تو سام صاحب گھر میں موجود نہ تھے اسے
لگا تھا کہ وہ رات کو واپس آجائیں گے مگر اب دوپہر ہو گئی تھی اور وہ گھر واپس نہ آئے
تھے۔۔۔۔۔

اس کی سام صاحب سے ڈر گز کے بارے میں ایک بار بات ہوئی تھی مگر سام صاحب
نے صوفیہ کو تھپڑ مار کر خاموش کر دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب اسے لاؤنچ میں کوئی داخل ہوتا دکھا اس نے اپنی نظریں
اٹھا کر دیکھا تو سام صاحب لڑکھڑاتے ہوئے آرہے تھے جبکہ ان کے ہاتھ میں ایک
لفافہ موجود تھا جسے دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ اس میں ڈر گز ہیں۔۔۔۔۔

آپ نے پھر یہ سارے کام شروع کر دیے ہیں نہ؟ اور کہاں سے آرہے ہیں آپ ڈیڈی

!؟۔۔۔۔۔ مجھے پتا چل گیا جو اکھیل کر آئے ہیں نہ اور ہارنے کے بعد ڈر گز لے کر
رات کو کہیں پڑے ہوں گے اور صبح ہوش آیا تو آپ نے سوچا بھی آپ کی ایک بیٹی
زندہ ہے اس وجہ سے گھر واپس آئیں ہیں۔۔۔۔۔

صوفیہ اپنی جگہ سے اٹھ کر غصے سے بولی۔۔۔۔۔

موم صحیح کہتی تھیں آپ کے بارے میں کہ ایک شرابی جواری کبھی بھی دوبارہ ٹھیک
نہیں ہو سکتا یاد رکھیے گا اگر اب آپ نے دوبارہ جو اکھیل تو میں بھی آپ کو چھوڑ کر چلی
جاؤں گی۔۔۔۔۔

یہ سب جو ہمارے ساتھ ہو رہا ہے آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے ہم آگے ہی اتنی مشکلات
میں پھنسے ہوئے ہیں لیکن آپ کو صرف اپنی پڑی ہوئی ہے یقیناً اب آپ کو سکون مل
گیا ہو گا دوبارہ اپنی پرانی عادتیں اپنا کر۔۔۔۔۔ اب آپ اکیلے یہاں رہیں میں جا رہی

ہوں۔۔۔

وہ غصہ سے بولتی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ سام صاحب جو نشہ کی حالت میں اپنے ہوش میں نہیں تھے اس کی بات پر دھیان دیے بغیر لڑکھڑاتے ہوئے اپنے کمرے میں چلے گئے اور ڈرگزر کاپیکٹ کھول کر اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔۔۔

وہ غصے سے اپنے کمرے میں آئی جبکہ آنسو اس کی آنکھوں میں جمع صاف دکھائی دے رہے تھے جسے اس نے بے دردی سے صاف کر کے اپنے کپڑے بدلے اور مہرماہ کو دیکھنے ہو سہیل جانے کا سوچا۔۔۔۔

صوفیہ کیب کروا کر ہو سہیل جا رہی تھی جب اسے رامش کا فون آیا۔۔۔

صوفیہ۔۔۔ مہرماہ کو ہوش آ گیا ہے تم نے اگر ملنا ہے تو تیار ہو جاؤ میں بس مینشن سے

نکل کر تمھاری طرف آنے لگا ہوں۔۔۔۔

اوہ شکر ہے اسے ہوش آگیا اور آپ کو لینے آنے کی ضرورت نہیں میں اسے ہی ملنے
ہو سپٹل جا رہی ہوں۔۔۔۔ اب تو بس پہنچنے والی ہوں

صوفیہ نے رامش کو بتایا تو وہ بولا

اچھا ٹھیک ہے تم چلی جاؤ میں بھی تھوڑی دیر تک پہنچ جاؤں گا پھر وہاں بات ہوگی



اس نے بات مکمل کر کے فون بند کر دیا۔۔۔۔

وہ مہرماہ کے کمرے میں ناک کر کے داخل ہوئی تو ضمنی طور پر مہرماہ کو سوپ پلاتے دیکھا
جبکہ مہرماہ اسے خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی۔۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو مہرماہ جو ضمنی طور پر مہرماہ کو سوپ پلانے اور نہ منانے پر

اسے گھور رہی تھی صوفیہ کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔

بس اب یہ باقی سوپ تم پی لو۔۔۔۔

مہرماہ ضحمام سے بولی اور صوفیہ کی طرف دیکھا جو اس کے قریب آچکی تھی۔۔۔۔

خود تو تم تین دن مزے سے سوئی رہی ہو اور ہم سب کی یہاں تم نے جان نکال دی

تھی۔۔۔۔



وہ مہرماہ سے مسکرا کر بولی

پھر تو تم لوگوں کو میری اصلی قدر محسوس ہوئی ہوگی۔۔۔۔

ہا ہا ہا تم اپنی قدر ہو سپٹل والوں سے پوچھو جن کی جان تین دنوں سے سولی پر لٹک رہی

تھی۔۔۔۔

صوفیہ ہنس کر بولی اور ضحمام جو اب کمرے سے جا چکا تھا صوفیہ اس کی جگہ مہرماہ کے

قریب بیٹھ گئی۔۔۔۔

صوفی۔۔۔ تم ٹھیک تو ہونہ؟ تمہاری آنکھیں تمہاری ہنسی کا ساتھ نہیں دے
رہیں۔۔۔ کیا کوئی پریشانی ہے تمہیں؟

مہرماہ نے غور سے صوفیہ کا چہرہ دیکھا۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں م۔۔۔ مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے تمہیں ویسے ہی لگ رہا ہوگا

صوفیہ اس کی بات سن کر گڑ بڑا کر بولی۔۔۔

کیا تمہیں اس کی یاد آرہی پھر؟

مہرماہ نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے پوچھا

وہ بھولتی ہی نہیں ہے اسے یاد کیا کروں گی۔۔۔۔

صوفیہ اداسی سے مسکرا کر بولی جبکہ ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔

شش۔۔۔ وہ تمہارے ساتھ ہی ہے اسے محسوس کیا کرو وہ تم سے بے حد پیار کرتی

ہے اگر وہ تمہیں ایسے روتے دیکھتی تو یقیناً تم پر غصہ کرتی۔۔۔۔ اور کیا تم نے اپنے

ماضی کے بارے میں رامتش کو بتا دیا؟

مہرماہ نے اسے تسلی دے کر آخر میں پوچھا

نہ۔۔ نہیں ابھی نہیں بتایا مجھے ڈر لگتا ہے کہ وہ کہہ سچ جان کر مجھے چھوڑ ہی نہ

جائے۔۔۔۔

صوفیہ نے دھیمی آواز میں اسے جواب دیا۔۔۔

تمہیں اسے بتادینا چاہیے اس سے پہلے کہ اسے کسی اور سے پتا چلے۔۔۔ اور تم فکر

مت کرو اگر اس نے تمہیں کچھ بھی کہا تو دیکھنا پھر میں اس کے ساتھ کیا کرتی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ کی بات سن کر اس نے اپنا سر ہلایا اور مسکرا کر اسے دیکھا جو صرف آدھی حقیقت

سے ہی واقف تھی لیکن پھر بھی اس کا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔

ابھی وہ بات کر رہی تھیں کہ روم کا دروازہ کھول کر شیر زیاں ضمخام اور رامش داخل

ہوئے تو صوفیہ جو اپنی جگہ سے اٹھنے لگی تھی ضمخام نے اسے بیٹھے رہنے کا اشارہ کرتے

ہوئے مہرماہ کو دیکھا جو بیڈ پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

شیرزیاں اور رامش نے مہرماہ سے حال چال وغیرہ پوچھا جس کا جواب اس نے مسکرا کر

دیا

ویسے مہرماہ ایک بات بتاؤ کہ تم کیسے بھاگی ان لوگوں سے بچ کر؟۔۔۔۔ ویسے میں

تمھاری بہادری کا فین ہو گیا ہوں۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رامش نے مسکرا کر مہرماہ سے پوچھا جس کے بارے میں سب ہی جاننا چاہتے تھے۔۔۔۔

پھر کیا مہرماہ جو انھیں اپنی بہادری کا قصہ سنانا شروع ہوئی تو سب ہی اس کی بہادری اور

عقل مندی کے قائل ہو گئے تھے۔۔۔۔ جبکہ ضمخام مہرماہ کے گاڑی سے نیچے گرنے اور

اس کے بال پکڑنے کا سن کر اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بمشکل مسکرا کر اس کی عقل مندی

کے بارے میں سن رہا تھا

تھوڑی دیر سب سے بات کرنے کے بعد ایک نرس آکر مہرماہ کو دوائی دینے لگی تو سب
اس سے مل کر واپس چلے گئے سوائے ضمخام کے جو اس کے ساتھ چپک کر بیڈ پر جگہ بنا
کر بیٹھا ہوا تھا

نرس کے دوائی دے کر باہر جانے پر اس نے ایک بار آہستہ سے اس کے لبوں کو چھوا اور
اس کا سر چوم کر اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا جبکہ مہرماہ کی آنکھیں دوائی کے اثر کی وجہ
سے اور ضمخام کا لمس اپنے بالوں میں محسوس کر کے اب آہستہ آہستہ بند ہونے لگیں
تھیں۔۔۔۔۔



وہ سوئی ہوئی تھی جب اس کے چہرے پر ہلکی ہلکی سورج کی کرنوں کی روشنی پڑی اس نے دوسری طرف کروٹ لینے کی کوشش کی مگر کس چیز نے اسے روک دیا۔۔۔

مہرماہ نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولیں تو سب سے پہلے نظر کمرے میں موجود کھڑکی پر پڑی جس سے ہلکی ہلکی سورج کی کرنیں کمرے میں داخل ہو رہی تھیں۔۔۔۔

اس نے ایک نظر کھڑکی کو دیکھنے کے بعد اپنے ساتھ لیٹے ضمخام کو دیکھا جو اسے اپنے حصار میں لیے لیٹا تھا۔۔۔

اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر اس کا بازو آہستہ سے خود سے ہٹایا اور اٹھ کر سائید ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھانے لگی کہ بازو میں تکلیف کا احساس ہوا کل تو وہ کچھ محسوس ہی نہیں کر پائی تھی کیونکہ سارے کام ضمخام نے کر دیے تھے مگر اب بازوؤں پر زور دے کر اٹھنے سے ہلکا ہلکا درد ہونے لگا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں کی حرکت کو روک کر ضمخام کی طرف دیکھا جو پر سکون سا سورہا
تھا۔۔۔۔

اس نے ہلکے سے اپنے ہاتھ سے اس کا منہ تھپتھپایا تو ضمخام نے جلدی سے اپنی آنکھیں
کھول کر اسے دیکھا۔۔۔



کیا ہوا ہے تمہیں؟؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟ یا ڈاکٹر کو بلاؤں؟

ضمخام نے اٹھتے ہی مہرماہ کے چہرے پر تکلیف دہ تاثرات دیکھ کر پوچھا اور فوراً اٹھ کر
بیٹھا۔۔۔

پیاس لگی ہے پانی پینا ہے میں نے اور بازوؤں پر زور ڈال کر اٹھنے سے اب ہلکی ہلکی درد ہو

رہی ہے مگر تمہیں کیا تم سوئے رہو ہنہ۔۔۔۔۔

پہلے وہ معصومیت سے بولی مگر آخر میں منہ بگاڑنا نہ بھولی۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے اٹھ کر پانی کا گلاس اٹھایا اور اس کے منہ کو لگایا۔۔۔۔۔

تو تم پہلے ہی مجھے اٹھا دیتی خود اٹھنے کی کیا ضرورت تھی رو کو یہ پانی پی لو میں پھر ڈاکٹر کو

بلاتا ہوں۔۔۔۔۔

مہر ماہ نے پانی پی کر اس کی بات سن کر اپنا سر ہلایا۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے مگر کوئی میل ڈاکٹر بلانا۔۔۔۔۔ اوکے؟

کیا مطلب ہے تمہارا میل ڈاکٹر سے وہ صرف اس وجہ سے تمہارا کل علاج کر رہا تھا

کیونکہ تمہاری فی میل ڈاکٹر آپریشن میں مصروف تھیں اور اب وہ ہی تمہارا چیک اپ

کریں گی۔۔۔۔۔

ضمخام ماتھے پر بل ڈالے بولا۔۔۔۔۔

ہاں سارا پتا ہے مجھے تمہارا یقیناً اس ڈاکٹر نے بھی تم سے فلرٹ کیا ہو گا اور تم نے بھی

اس سے مسکرا مسکرا کر میری غیر موجودگی میں باتیں کیں ہوں گی اور اب تمہیں وہ
پسند آگئی ہے اسی وجہ سے اسے بلارہے ہوتا کہ بہانہ مل جائے تمہیں اس سے بات
کرنے کا۔۔۔۔۔

وہ منہ بگاڑتے ہوئے بولی تو ضمخام نے اس کی بات سن کر اپنی مسکراہٹ دبائی اور بیڈ
سے اٹھ کر باہر جا کر اپنے ایک گارڈ کو ڈاکٹر سٹیبسی کو بلانے کا کہہ کر واپس کمرے میں
آیا اور کمرے میں موجود چھوٹے سے واشروم میں فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو مہر ماہ اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

تم اب میری باتیں نظر انداز کرنے لگے ہو۔۔۔۔۔ مجھے پتا چل گیا اب میں تمہیں اچھی
نہیں لگتی تم نے صرف اپنے مطلب کے لیے مجھ سے نکاح کیا ہے۔۔۔۔۔

وہ رونے والی صورت بنا کر بولی۔۔۔۔

تو ضمخام جو پہلے پر سکون تھا اس کی باتیں سن کر اس کے ماتھے پر بلے نمایاں ہوئے اور
اس کی رونے والی شکل دیکھ کر وہ اس کے قریب آیا اور جھک کر سر چوم کر بولا۔۔۔



تو پھر تم مجھے تنگ کرنے پر سوری کیوں نہیں کر رہے؟؟؟

تو مہر ماہ رونے والی شکل بنا کر ہی معصومیت بولی تو ضمخام اس کی ساری بات سمجھ کر پیچھے
ہٹا اور اسے گھورتے ہوئے بولا

بیڈ پر بھی تمہیں سکون نہیں بس ہی وقت مجھے پریشان کرتی رہنا۔۔۔

ابھی ضمخام مزید بولتا کہ دروازہ کھول کر ایک ڈاکٹر اور ساتھ اس کے ایک نرس اندر
داخل ہوئیں۔۔۔۔

مہرماہ نے اس ڈاکٹر کو دیکھا جو تقریباً پچاس سال کے قریب لگ رہی تھی جبکہ مہرماہ اپنی
باتیں جو اس نے ضمخام کو کہیں تھی اسے سوچ کر شرمندگی سے ضمخام کو دیکھ کر مسکرا
دی جو اسے ہی طنزیہ مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا

ڈاکٹر نے اس کا چیک اپ کرنے کے بعد اور اس کی ڈرپ چینیج کروانے کے بعد ضمخام
سے بولی۔۔۔۔

سر اب یہ بالکل ٹھیک ہیں یہ دوپہر تک ڈسچارج ہو جائیں گی۔۔۔۔ بس جوان کو درد

ہوتا ہے وہ میڈسن سے ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

ضمخام نے ڈاکٹر کی بات پر اپنا سر ہلا کر تائید کی تو ڈاکٹر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔

ضمخام۔۔۔۔



ڈاکٹر کے جانے کے بعد مہرماہ نے دھڑکتے دل سے اسے پکارا۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔

و۔۔۔ وہ مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے تم سے مجھے امید ہے تم غصہ کیے بغیر میری

بات سنو گے۔۔۔۔

وہ تھوڑا ہچکچاتے ہوئے بولی۔۔۔ تو ضمخام اس کے ساتھ بیٹھتا ہوا اسے اپنی بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا تو وہ زید بولی۔۔۔

مجھے تقریباً تین سال ہو گئے ہیں اٹلی آئے ہو اور میں ایک بار بھی واپس پاکستان جا کر امو اور پاپا سے ملنے نہیں گئی۔۔۔۔۔ وہ مجھے ان کی بہت یاد آرہی ہے میں چاہتی ہوں کہ ان سے ایک بار مل آؤ اور میں اس خون خرابے والے ماحول سے تھوڑا دور جانا چاہتی ہوں اور امو اور پاپا کو اپنے نکاح کے بارے میں بھی بتا سکوں مجھے ایسا لگتا ہے میں انھیں دھوکہ دے رہی ہوں پلیز۔۔۔۔۔

ضمخام اس کی بات سن کر فوراً کھڑا ہوا اس کا سرخ چہرہ اس کے ضبط کا بتا رہا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے میں تمہیں خود سے دور جانے دوں گا اور تمہاری باتوں سے بے وقوف

بن جاؤں گا تو بلکل بھی نہیں میں جانتا ہوں تم مجھے چھوڑ کر جانا چاہتی ہو نہ۔۔۔۔۔

یہ تمہارا خواب ہی رہ جائے گا میں تمہیں کبھی پاکستان جانے دوں گا اور تمہارے
پیرنٹس کو ہم یہاں ہی بلا لیں گے مگر میں تمہیں پاکستان نہیں بھیجوں گا یاد رکھنا یہ
بات اگر مجھے چھوڑ کر تم گئی تو واپسی کے سارے دروازے بھی تم پر بندھ کر دوں
گا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
وہ غصے سے بولا تو مہر ماہ اس کا پاگل پن دیکھ کر ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

تم غلط سوچ رہے ہو م۔۔۔ میں کیوں تمہیں چھوڑ کر جاؤں گی بس میں اپنے پیرنٹس
سے ملنا چاہتی ہوں اور تم مجھے یہاں قید نہیں کر سکتے ضمناً۔۔۔۔۔

وہ پہلے سکون اور آخری بات جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔۔

اگر تم سوچ رہی ہو کہ تم بیمار ہو تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا تو یہ تمہاری بھول ہے
اور جب تم نے نکاح میرے ساتھ کیا تھا تب سے تم میری پابند ہو گئی ہو۔۔۔۔۔

اور مزید میں تمہاری یہ بکو اس نہیں سن سکتا جا رہا ہوں میں یہاں اکیلی
بیٹھی رہو اور گھر جانے کے خواب دیکھتی رہو کیونکہ میں تمہیں خود
سے دور کہیں جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔

وہ بولتا ہوا سائیڈ ٹیبل پر پڑا گلاس اٹھا کر سامنے دیوار پر مارتے ہوئے کمرے سے باہر چلا
گیا جبکہ مہر ماہ اس کا خود کے لیے پاگل پن دیکھ کر حیران رہ گئی اور اس کے جاتے ہی اپنے
لب کاٹنے لگی فلحال وہ پاکستان زخمی حالت میں تو بالکل بھی نہیں جانا چاہتی تھی وہ تو بس
اس سے پوچھ رہی تھی مگر اس کا غصہ دیکھ کر فلحال اس نے اس بات کو اب چھوڑ دیا

میلان، اٹلی:

دو وجود صبح کی تازہ فزا میں سائیکلنگ کر رہے تھے۔۔۔۔ اور ان کے زندگی سے

بھرپور قہقہے گونج رہے تھے

کبھی لینا زینق سے آگے چلی جاتی تو کبھی زینق۔۔۔۔ وہ اپنی اپنی سائیکل پر موجود تھے
اور اب ساتھ ساتھ سائیکل چلا رہے تھے

وہ دونوں اب زیادہ تر ساتھ ہی پائے جاتے تھے وہ دونوں

آہستہ آہستہ سائیکل چلا رہے تھے اور بات کر رہے تھے۔۔۔

زینق ایک بات بتاؤ یہ تم روز اتنی جلدی کیسے اٹھ جاتے ہو کیونکہ روز رات کے ایک
بجے تک تو مجھے تمہارے میسج ملتے رہتے ہیں۔۔۔۔

یار کیا بتاؤ تم سے ملنے کا سوچتے کر ہی میں جلدی اٹھ جاتا ہوں ورنہ مجھے اپنی نیند پہلے
بہت پیاری تھی۔۔۔۔



آہاں۔۔۔۔ اس کا مطلب میری وجہ سے تمہاری نیندیں اڑ گئیں ہیں۔۔۔۔ واہ ویسے
اتنی چیزیں لائنز مجھے کبھی کسی نے نہیں بولیں۔۔۔۔

وہ قہقہہ لگا کر بولی تو زینق نے مسکراتے ہوئے سائیکل ایک اوپن ریستورنٹ کے
سامنے روکی تو لینا نے بھی اپنی سائیکل روک لی۔۔۔۔

وہ دونوں اپنی سائیکل سائیڈ پر کھڑی کر کے ایک ٹیبل پر بیٹھ گئے۔۔۔

انہوں نے سپیشل ناشتہ آرڈر کیا اور باتیں کرنے لگے۔۔۔



لینا تم نے کبھی بتایا نہیں کہ تمہاری فیملی کہاں ہوتی ہے؟؟

زینق کے اچانک پوچھنے سے وہ گڑ بڑا گئی۔۔۔

وہ م۔۔ میں اکیلی ہی ہوں میری فیملی میں کوئی نہیں ہے چار سال پہلے ان کی ڈیتھ ہو گئی

تھی۔۔۔

اس کے اداسی سے بولنے پر وہ اپنے لب بھینچ گیا اور پانی کا گلاس منہ کو لگایا ہی تھا کہ اس کی نظر سامنے کی جانب اٹھی تو اس نے فوراً اپنے ساتھ بیٹھی لینا کا ہاتھ پکڑ کر ٹیبل کو اٹھتے ہوئے خود نیچے بیٹھتے ہوئے اسے بھی کھینچا۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔

زینق نے اپنے سامنے ایک بلیک گاڑی میں ایک شخص کو خود پر گن نکال کر نشانہ لیتے دیکھا تھا

لینا جو نا سمجھی سے زینق کو دیکھ رہی تھی گولی کی آواز سن کر وہ ڈر گئی۔۔۔ اور اس نے زور سے زینق کا بازو پکڑا تو زینق نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی جیکٹ کے انسر موجود گن نکالی جبکہ ارد گرد لوگ اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کر بھاگنے لگے تھے اس نے موقعے کا فائدہ اٹھا کر لینا کا ہاتھ پکڑا اور لوگوں میں غائب ہونے کی کوشش کرنے لگا

جبکہ ایک اور گولی کی آواز سن کر اس نے پیچھے مڑتے ہوئے اپنی گن سے اپنے پیچھے
آتے آدمی کے گولی ماری جو سیدھا اس کے پیٹ میں بجی اور وہ نیچے گر گیا۔۔۔۔۔

اپنے ارد گرد موجود چھوٹی چھوٹی گلیوں میں وہ لینا کو لے کر جانے لگا جبکہ لینا خاموشی
سے ڈرتے ہوئے اس کے ساتھ ہی تھی۔۔۔۔۔

وہ لوگ مسلسل بھاگ رہے تھے جبکہ ان کے پیچھے تین لوگ ان کا پیچھا کر رہے تھے
زینق نے ایک آدمی پر گولی چلائی جو سیدھا اس کے بازو کو چھو کر گزری مگر وہ پھر بھی
اس کے پیچھے آ رہا تھا

وہ لوگ گلیوں میں سے نکلتے ہوئے جب ایک چھوٹی سی گلی میں داخل ہوئے تو آگے کا
رستہ دیکھ کر وہ دونوں رک گئے اور پیچھے مڑے تو ان کے پیچھے وہ تینوں آدمی کھڑے

مسکرا رہے تھے۔۔۔

زینق نے لینا کو اپنے پیچھے کرتے ہوئے اس کی ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

ان تینوں کی گن کارخ زینق کی جانب تھا زینق ان سے اکیلا نمپٹ لینا مگر مسئلہ لینا کا ساتھ موجود ہونا تھا جبکہ اس کی گن میں بھی صرف تین گولیاں ہی بچی تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس میں سے ایک نے زینق پر گولی چلانے کے لیے ٹریگر دبایا ہی تھا کہ پیچھے سے کسی نے پیچھے اس کے ہاتھ پر گولی چلائی جبکہ زینق نے سائیڈ پر ہوتے ہوئے گولی سے بچنے کی کوشش کی تو گولی اس کے بازو کو چھو کر گزری لیکن اس نے اس کی پرواہ کیے بغیر اپنی گن سے ان میں سے ایک آدمی کا نشانہ لیا چونکہ اس آدمی کا دھیان پیچھے ہو گیا تھا اس وجہ سے وہ گولی چلتے نہ دیکھ سکا

جبکہ ان آدمیوں کے پیچھے زینق کی حفاظت کرنے والے گارڈز تھے جسے زینق نے ہی اپنی گھڑی میں موجود ایک بٹن سے سگنل دیا تھا۔۔۔

ایک منٹ میں وہ تینوں زمین پر ڈھیر ہو گئے تھے زینق کے بازو سے تیزی سے خون نکلتا دیکھ لینا نے اپنے ہاتھ سے خون روکنے کی ناکام کوشش کرنے لگی وہ جلدی سے زینق کے ساتھ اس کے گارڈز کی گاڑی میں بیٹھی اور وہ زینق کو قریبی پرائیویٹ کلینک لے گئے۔۔۔



روم، اٹلی:

مہرماہ جو ضمخام کے جانے کے بعد اس سے بیٹھی تھی کمرے کا دروازہ کھلنے پر ضمخام کے آنے کی امید کرتے دیکھا تو وہاں ضمخام کی جگہ روزی کو دیکھ کر مایوس ہو گئی۔۔۔

اب آپ کیسی ہیں میم؟؟

روزی نے قریب آکر مسکرا کر پوچھا

میں اب بالکل ٹھیک ہوں روزی اور کھڑی کیوں ہوں یہاں بیٹھ جاؤ۔۔۔

مہرماہ نے اسے کھڑے دیکھ کر بیڈ کے قریب پڑے سٹول کی جانب اشارہ کیا تو روزی
مسکرا کر بیٹھ گئی۔۔۔

میں آپ کے لیے سپیشل سوپ بنا کر لائی ہوں۔۔۔

کچھ اور بنا لیتی روزی میرا سوپ پینے کو دل نہیں کر رہا تھا اور ض۔۔۔ ضمنحام کہاں ہے؟

مہرماہ نے اس سے ہچکچاتے ہوئے ضمخام کا پوچھا۔۔۔

میم سر نے ہی مجھے بھیجا ہے تاکہ آپ کو سوپ پلا کر دوائی دے سکوں اور وہ ساتھ والے روم میں ہی ہیں اور آپ کو پتا ہے جب آپ بے ہوش تھی ضمخام سر نے تو سب کا برا حال کیا ہوا تھا سب کے بلانے پر کاٹ کھانے کو دوڑتے تھے اور ایک پل کو بھی آپ کو اکیلا چھوڑ کر ہو سہیل سے نہیں گئے تھے میں دو دن یہاں ہی تھی اور یہاں تک کہ انہوں نے ان دونوں آدمیوں کو بھی پکڑ لیا ہے جنہوں نے آپ کو اغوا کیا تھا۔۔۔۔۔ اور ان کی اچھی خاصی دھلائی بھی کی ہے

روزی کی بات سن کر وہ مسکرائی مگر اس کا خود سے ناراض ہونے کا سوچ کر وہ پھر اس روزی کی بات سے منانے کا سوچنے لگی کہ کیسے منایا جائے۔۔۔۔



ضمخام مہرماہ کے کمرے سے نکل کر تھوڑی دیر کے لیے روزی کو مہرماہ کے پاس چھوڑ
 کر اور ریش کو بلا کر ہو اسپتال میں اس کی سکیورٹی ڈبل کروا کر وہ مینشن واپس گیا

وہ اپنا غصہ ختم کرنا چاہتا تھا جو صرف ان دو آدمیوں جنہوں نے مہرماہ کو کیڈنیپ کیا تھا
 مار کر ہی ختم ہونا تھا۔۔۔۔۔



وہ بیسمنٹ کے اندر داخل ہو کر سیل کی طرف جانے لگا۔۔۔

وہ ایک سیل کو کھول کر اندر داخل ہوا کہ سامنے ایک آدمی بری حالت میں زمین پر لیٹا
 ہوا تھا اس کے منہ پر خون جما ہوا تھا جبکہ ہاتھ اور بازوؤں پر بھی خون جما ہوا تھا وہ پہلے بھی
 اس آدمی کو مار چکا تھا مگر اسے مرنے نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

ضمخام نے سیل کے باہر موجود گاڑ سے ٹھنڈے پانی کی بالٹی لا کر اس آدمی پر گرانے کا کہا تو گاڑ جلدی سے ٹھنڈا پانی لایا اور اس پر گرایا تو وہ آدمی ہڑبڑا کر اٹھا۔۔۔۔

ضمخام اس کے قریب پنچوں کے بل بیٹھا اور اپنا چاقو نکال کر آہستہ آہستہ اس کی گردن پر پھیرنے لگا جب کے وہ آدمی پیچھے ہونے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔۔۔۔



یاد آیا کہ کس نے تمہیں بھیجا تھا؟؟

وہ چاقو کی نوک اس کی گردن میں گاڑتے ہوئے بولا تو وہ آدمی جلدی سے بولا۔۔۔۔

م۔۔۔ مجھے نہیں پتا ہمیں بس اسے کیڈنیپ کر کے ایک جگہ لانے کا کہا گیا تھا اس کے بدلے میں ہمیں ایڈوانس پیسے دیے گئے تھے۔۔۔۔

ہممم۔۔۔ تم نے اس کے بال کھینچے تھے۔۔۔ اپنے اس ہاتھ سے۔۔۔ اس کو پتا ہے
کتنا درد ہوا ہوگا؟

وہ اس کا زخمی ہاتھ پکڑ کر کٹ لگاتے ہوئے بولا اور اہنی بات مکمل کر کے چا تو اس کے
ہاتھ کے اندر گاڑ دیا اس کی درد سے بھریں چیخیں بیسمنٹ میں صاف سنائی دی

وہ اس کی چیخ سن کر مسکرایا اسے کبھی پتا نہ چلتا کہ اس نے مہرماہ کے بال پکڑے ہیں اگر
مہرماہ اس کا حولیہ نہ بتاتی اس آدمی کا قد دوسرے سے زیادہ لمبا تھا فرق واضح تھا۔۔۔

وہ اس کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر اس میں بھی اپنا چاقو گاڑتے ہوئے مزید بولا۔۔۔

تمہاری وجہ سے اس کا خون ضائع ہوا وہ تین دن بے ہوش رہی صرف تمہاری وجہ

۔۔۔۔

وہ اب اپنا چاقو اس کے سینے میں مارنے لگا آخر چاقو اس کے دل میں گاڑھ کر اس نے
اسے مار ہی دیا وہ چاقو اپنی بلیک پینٹ سے صاف کرتا اٹھا اور اپنے خون سے بھرے
کپڑے بدلنے چلا گیا۔۔۔۔ اب اس کا غصہ بھی تھوڑا کم ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ شاہور لے کر نکلا اور اپنی شرٹ پہن کر اس کے بٹن بند کرنے لگا کہ اس کا فون بجنے لگا
اس نے فون پر زینق کا نام دیکھا تو فوراً فون اٹھایا۔۔۔۔

فون کی دوسری جانب سے زینق کی جگہ کسی اور کی آواز اس کو سنائی دی تو اس کے ماتھے
پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔

ہیلو سر میں زینق سر کا گارڈ بات کر رہا ہوں وہ دراصل۔۔۔۔ سر آج سر زینق پر حملہ

ہوا تھا اور۔۔۔۔ ایک گولی ان کے بازو کو چھو کر گزری تھی باقی وہ بالکل ٹھیک ہیں ہم
کلینک میں موجود ہیں اس وقت انہوں نے مجھے آپ کو خبر دینا کا بولا تھا اور کہا تھا کہ وہ
رات کو آپ سے بات کریں گے۔۔۔۔۔

تم لوگ کہا تھا جب زینق کو گولی لگی۔۔۔۔۔



وہ سرد آواز میں بولا تو دوسری جانب سے کانپتی آواز میں جواب آیا۔۔۔۔۔

وہ سر۔۔۔ سر زینق اپنی دوست کے ساتھ سائیکلنگ پر گئے تھے انہوں نے ہمیں ساتھ
آنے پر سختی سے منع کیا تھا وہاں وہ ایک اوپن ایریا میں ناشتہ کرے والے تھے جب ان
پر حملہ ہوا انہوں نے ہمیں سگنل دیا تھا تو ہم تھوڑی دیر تک پہنچ گئے تھے لیکن تب تک
ایک آدمی نے ان پر گولی چلا دی۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نے کہ جو مرضی ہو جائے اسے اکیلا مت چھوڑنا مگر تم لوگوں کے خیال میں مجھ سے زیادہ زینق کی اہمیت ہے اس سے تو میں بعد میں بات کروں گا لیکن اسے بتا دو کہ ایک ہفتے کے اندر اندر وہ مجھے مینشن میں واپس چاہیے اور تب ہی تم لوگوں کی خدمت بھی میں جون سے کرواؤں گا اور اب اس کے ساتھ سائے کی طرح رہنا اگر اپنی زندگی پیاری ہے۔۔۔۔



ضمخام نے اس کا جواب سن کر فون بند کر دیا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے غصے کو کم کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگا اسے زیادہ غصہ اس بات کا تھا کہ اسے پتا نہیں تھا کہ کون چھپ کر ان پر حملہ کر رہا تھا۔۔۔۔

اس نے خود پر قابو کرتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن بند کیے اور مہرماہ کے پاس ہو سپٹل

چلا گیا۔۔۔۔

روزی نے جب مہرماہ کو رامش کی باہر موجودگی کا بتایا تو اس نے رامش کو اندر بلا یا اور
دونوں کو اپنا پلان بتایا جس پر دونوں ہی راضی ہو گئے تھے۔۔۔۔

رامش نے بتایا تھا کہ ضمخام تھوڑی دیر کے لیے مینشن گیا ہوا ہے جب وہ واپس آئے گا
تب ہی وہ روزی واپس مینشن جا کر اس کا کام کر سکیں گے۔۔۔۔

وہ تھوڑی دیر آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی تھی جبکہ روزی اس کے قریب ہی سٹول پر
بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

کچھ وقت بعد اسے کمرے کے کھلنے کی آواز آئی اور پھر ضمخام کی آواز سے سنائی دی جو
روزی کو اب جانے کا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اسے دروازہ کھول کر روزی کے باہر جانے کی آواز سنائی دی مگر وہ آنکھیں بند کیے ہی لیٹی ہوئی تھی پھر اسے اپنے سر پر ضمخام کا لمس ہوا۔۔۔۔

ضمخام مہرماہ سے پیچھے ہو کر قریبی سٹول پر بیٹھ گیا جبکہ نگاہوں کا مرکز مہرماہ کا چہرہ تھا جس کی ہلکی سی کانپتی پلکیں اس کے جاگنے کا پتہ دے رہیں تھیں اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر پیا اور سٹول سے اٹھ کر کمرے میں موجود چھوٹے صوفے پر بیٹھ گیا اور اپنا لیپ ٹاپ جو وہ ساتھ لایا تھا اسے کھول کر اپنا کام کرنے لگا۔۔۔۔

مہرماہ نے جب ضمخام کی کوئی آواز نہ سنی تو اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تو اسے وہ سامنے ہی اسے صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کرتا ہوا نظر آیا۔۔۔۔

ضمخام۔۔۔۔

اس نے دھیمی آواز میں اسے پکارا۔۔۔۔۔

ضمخام نے مہرماہ کی آواز سن کر اس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔



وہ درد ہو رہا ہے سر میں تھوڑی دیر دبا دو۔۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں چہرے پر معصومیت لائے بولی۔۔۔۔۔

تو ضمخام چپ چاپ اپنا لپٹا پ بند کر کے اس کے پاس آ کر سٹول پر بیٹھ گیا اور اس کا

سر دبانے لگا۔۔۔۔۔

وہ ضمخام کے بات نہ کرنے پر منہ بگاڑتے ہوئے آنکھیں موند گئیں اسے منہ بگاڑتے
دیکھ ضمخام نے اپنی مسکراہٹ چھپائی۔۔۔۔

ایک گھنٹے بعد وہ ڈاکٹر سے پوچھ کر اب مہرماہ کو اب گھر لے کر جانے والا تھا۔۔۔

مہرماہ کے لیے وہ گھر سے جو کپڑے لایا تھا وہ نرس کی مدد سے بدل چکی تھی۔۔۔



مہرماہ کو اپنے حصار میں لے کر وہ ہسپتال سے نکلا اور اسے گاڑی میں بٹھایا جو اس کی
خاموشی پر منہ بگاڑتے ہوئے بیٹھ گئی تھی

ان کے پیچھے گاڑی کی گاڑی موجود تھی وہ مینشن پہنچے تو ضمخام اسے دوبارہ اپنے حصار
میں لیے چل پڑا۔۔۔۔

وہ حال میں داخل ہوئے جہاں روزی اور رامتش موجود تھے۔۔۔۔

مہرماہ نے روزی سے اشارے سے پوچھا تو اس نے سر ہلا کر جواب دیا۔۔۔

وہ ضمخام کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کے اوپر پتا نہیں کہاں سے پھول
گرے اس مے حیرت سے اپنے سامنے دیکھا جہاں کنڈلز سے سوری لکھا گیا تھا ابھی وہ
صحیح طرح خوش بھی نہیں ہوا تھا کہ اسے چھینکیں آنا شروع ہو گئیں۔۔۔۔

اس نے مہرماہ کو چھوڑا اور جو چھینکنے لگا کہ مہرماہ بھی پریشان ہو گئی۔۔۔۔

ضمخام تو ٹھیک تو ہو؟؟؟

ضمحنام اس کی بات سنے بغیر کمرے سے باہر نکل گیا اور وہاں جا کر
اسے تھوڑا سکون ملا۔۔۔۔۔

مہرماہ جلدی سے باہر آئی تو ضمحنام کو معصومیت سے دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ضمحنام تم ٹھیک ہو اب میں نے تمہارے لیے اتنا اچھا سرپرائز پلان کیا اور تم ایسے
ہی باہر چلے آئے بنا جواب دیے۔۔۔۔۔

ضمحنام نے اسے ایک نظر گھور کر اپنی جیب سے رومال نکال کر اپنی سرخ ناک صاف کی
اور رامش کو بلا یا۔۔۔۔۔

رامش یہ سب کچھ تم نے خود کیا ہے؟؟

وہ طنزیہ مسکراتا ہوا بولا تو رامتش نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا اس کی سرخ
ناک کی وجہ سے اسے ہنسی آرہی تھی۔۔۔۔

مہرماہ نے مجھے کہا تھے یہ سب کرنے کو میں نے تو بس اس کا کہا مانا ہے ضمخام۔۔۔۔

وہ جلدی سے بولا تو ضمخام نے آگے بڑھ کر اس کی گردن کو دبوچا اور بولا۔۔۔

تمہیں پتا تھا نہ کہ مجھے پھولوں سے الرجی ہے پھر بھی تم نے مہرماہ کو نہیں بتایا۔۔۔۔

۔۔۔ وہ میں نے مہرماہ کو بتایا تھا اس نے ہی مجھے پھر کہا تھا کہ تم سے سوری کرنے کے

ساتھ تمہیں مزا بھی چکھانا ہے اس سے ناراض ہونے کا۔۔۔۔

وہ اپنی مسکراہٹ دبا کر بولا تو ضمخام مے سے چھوڑ کر مہرماہ کی جانب دیکھا جو ہنسی
روکنے کی وجہ سے سرخ ہوئی پڑی تھی مگر ضمخام کے مڑتے ہی اس کی سرخ ناک دیکھ
کر وہ زوروں شور سے ہنسنے لگی

رامش ضمخام کے چھوڑتے ہی وہاں سے نود و گیارہ ہو گیا۔۔۔۔۔

ضمخام مہرماہ کو گھورتے ہوئے اس کے قریب جانے لگا تو مہرماہ اسے اپنے قریب آتے
دیکھ کر اپنی ہنسی روکتی ہوئی جلدی سے پیچھے کو ہونے لگی فلحال وہ بھاگ کر گرنا نہیں
چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اب ضمخام اس کی طرف طنزیہ مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا وہ اس وقت راہداری میں
موجود تھے جہاں اس وقت کوئی موجود نہ تھا۔۔۔۔۔

مہر ماہ پیچھے ہوتے ہوئے دیوار سے جا لگی تو ضمناً اس کے قریب آکر اس لے دونوں
جانب اپنے بازو رکھتا اس کی جانب جھکا۔۔۔۔۔

تم جانتی تھی نہ مجھے پھولوں سے الرجی ہے پھر کیوں تم نے ایسا؟؟

ت۔۔۔ تم فضول میں غصہ کر رہے تھے بات اتنی بڑی نہیں تھی جتنی تم نے بنا دی
میں بیمار تھی اور تم مجھ سے ناراض ہو کر مجھے اکیلا ہو سہیل چھوڑ آئے تو پھر مجھے غصہ تھا
پر لیکن میں نے تمہیں منانے کا سوچ کر ساتھ مجھے سے ناراض ہونے کا بدلہ لینے کے
لیے ایسا کیا۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے بتانے لگی جانتی تھی کہ وہ اس حالت میں اسے کچھ نہیں کہے
گا۔۔۔۔

ہم۔۔۔ شاید تم بھول رہی ہو تمہارے پاس میں روزی کو چھوڑ کر گیا تھا اور اگر تم سوچ رہی ہو کہ میں تمہیں اس حالت میں کچھ نہیں کہوں گا تو یہ تمہاری بھول ہے۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا اسے کے بال جو چہرے پر آرہے تھے انہیں پیچھا کرتا بولا تو مہر ماہ اس کی بات سن کر اپنا منہ بگاڑا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
آہ۔۔۔

ضمخام نے اس کے چہرے پر جھک کر اس کی گال پر لب رکھ کر اسی گال کو اپنے دانتوں میں لے کر ہلکا سا کاٹا تو مہر ماہ کراہ کر رہ گئی۔۔۔

پیچھے ہٹو ضمخام تم بہت بد تمیز انسان ہو میری حالت کا ہی کچھ خیال کر لو۔۔۔۔ اور

ویسے بھی میں نے معافی بھی تو مانگی تھی۔۔۔۔

وہ ضمخام کے پیچھے ہٹتے ہی اپنی گال پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی تو ضمخام نے پیچھے ہو کر اس کی ناک کو ہلکا سا کاٹا اور اس سے دور ہو گیا جبکہ اب مہرماہ اپنی ناک کو پکڑی ضمخام کو گھور رہی تھی جو مسکراتے ہوئے ہال میں جا رہا تھا۔۔۔۔



کمینہ انسان۔۔۔۔ وہ منہ میں بڑبڑاتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام نے روزی کو سارا کمرہ صاف کرنے کو کہا اور خود مہرماہ کو لے کر اپنے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں لے کر چلا گیا۔۔۔۔

ضمخام مہرماہ کو دووائی دے کر سلا کر اب سٹڈی روم میں موجود تھا جب اس کا فون بجا اس نے زینق کا نمبر دیکھ کر فون اٹھایا۔۔۔۔

ہیلو بھائی کیسے ہیں آپ؟؟

وہ گرم جوشی سے بولا مگر اس کے لہجے میں ہلکی سی نقاہت ضمخام نے ضرور محسوس کر لی تھی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں زینق اور میں جانتا ہوں تم کیسے ہو مجھے اگلے ہفتے تم مینشن میں موجود ملو اور میری بات کو ہلکی میں مت لینا آگے ہی مجھے تم پر بے حد غصہ ہے کہ تم اپنے ساتھ گارڈز کو نہیں لے کر گئے۔۔۔

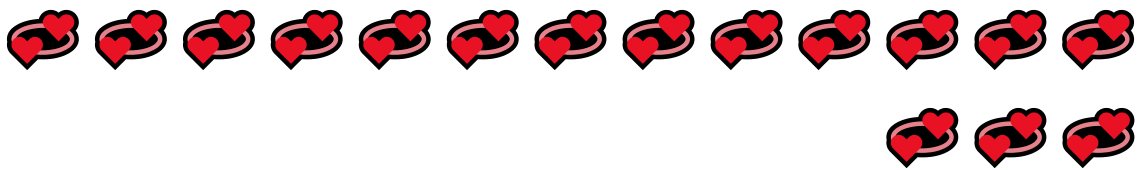
ضمخام سگریٹ سلگا کر بولا۔۔۔۔

سوری بھائی پلیز ابھی مجھے یہاں تھوڑے دنوں کے لیے اور رہنے دیں اور میں اب اپنے

اس کی ہمت کیسے ہوئے ایسا کرنے کی۔۔۔ اس نے اپنی موت کو دعوت دی ہے تم پر
حملہ کرنے کی۔۔۔

مزید دو چار باتیں کر کے اس نے فون بند کر دیا اور مہر ماہ کے پاس واپس کمرے میں چلا
گیا۔۔۔۔

اسے سوتا دیکھ کر وہ اس کے ساتھ لیٹ گیا اور اس کے ماتھے کو چوم کر ہلکا سا اس کا وہ
گال چوما جس پر کاٹا تھا اور اس کی ناک کو بھی ہلکا سا چوم کر وہ اسے اپنے حصار میں لیے
لیٹ گیا



ایک مہینے بعد:

وہ شیر زیاں کے بلیک مینشن رکنے پر خود ایک ڈیل کرنے یہاں سے کچھ دور ایک جگہ پر
گیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے پیچھلے ہفتے ہی زیک کی سب سے بڑی ڈیل کو کینسل کروا دیا تھا اور آہستہ آہستہ
اس کی گینگ کو بھی ختم کرنے لگا گیا تھا۔۔۔۔۔

مہرماہ اب بالکل ٹھیک ہو گئی تھی اور کل تک زینق نے بھی واپس آ جانا تھا۔۔۔۔۔ وہ بے
فکر ہو کر ڈیل کر کے زینق کے ساتھ چار گھنٹوں بعد مینشن واپس آیا۔۔۔۔۔

وہ سیدھا اپنے کمرے میں گیا تا کہ مہرماہ سے مل کے اب وہ گھر آ کر جب تک مہرماہ سے
نہ مل لیتا اسے سکون نہ آتا تھا۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو خالی کمرہ دیکھ کر اس نے ایک نگاہ پورے کمرے میں دوڑائی
اور مہرماہ کو پکارا کہ شاید وہ واٹر روم میں نہ ہو۔۔۔۔۔

لیکن کوئی جواب نہ ملنے پر اسے لگا وہ شیر زیاں کے ساتھ موجود ہوگی۔۔۔



وہ کمرے سے نکلا اور شیر زیاں کے کمرے میں گیا۔۔۔۔۔

اس نے دروازہ ناک کیا اور اندر داخل ہوا تو شیر زیاں کو اکیلے بیڈ پر لیٹے دیکھا۔۔۔۔۔

ڈیڈ مہرماہ کہاں؟؟؟ کہیں دکھ نہیں رہی وہ؟؟؟

ضمیمہ ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔

نہیں ڈیڈ پہلے آپ یہ بتائیں مہرماہ کہاں ہے؟؟؟

ضمخام میری بات آرام سے سنو۔۔۔۔ مہرماہ نے چند دن پہلے مجھ سے بات کی تھی کہ وہ اپنی فیملی سے پاکستان جا کر ملنا چاہتی ہے اور تم اسے جانے نہیں دے رہے تھے

اس نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اسے اجازت دے دی اور آج کی فلائٹ سے وہ

پاکستان جا چکی ہے وہ ایک ہفتے بعد واپس آجائے گی۔۔۔۔

ضمخام چہرہ ان کی بات سن کر سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ وہ میری بیوی تھی آپ اسے کیسے بھیج سکتے ہیں؟؟۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے اب وہ چلی گئی ہے نہ تو اسے بتا دیجئے گا کہ اسے اب واپس آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

تم نے اسے خریدا نہیں تھا کہ تم اسے قید کر کے رکھتے وہ اپنے پیرنٹس سے ملنا چاہتی تھی میں نے اسے بھیج دیا اور تم سے تو میں یہ بات پہلے ہی ڈسکس کر چکا تھا وہ واپس ضرور پاکستان جائے گی لیکن وہ مجھ سے وعدہ کر کے گئی ہے کہ وہ ایک ہفتے بعد واپس آجائے گی وہ تم کیوں نہیں اسے واپس آنے دو گے جب میں نے ایک بار کہہ دیا ہے کہ وہ واپس یہاں آئے گی تو ضرور آئے گی اور اب جاؤ جا کر اپنا غصہ ٹھنڈا کرو۔۔۔۔۔

وہ اس کے غصے سے بھری آواز سن کر تحمل سے گویا ہوئے۔۔۔۔۔

آپ تو اسے واپس لے آئیں گے مگر اب وہ اس مینشن میں نہیں آئی گی آپ اسے

دوسرے مینشن میں لے جائیے گا۔۔۔۔

وہ بولتا ہوا کمرے سے نکل گیا اور دھاڑ سے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور
ڈریسنگ روم میں گیا اس نے الماری کھول کر دیکھی کہ شاید شیر زیاں اس سے مزاق کر
رہا ہو مگر خالی الماری اس کو منہ چرا رہی تھی

اس نے زور سے الماری کا دروازہ بند کیا اور کمرے میں آ کر غصے سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا
وہ اس اٹھا کر دیوار میں مارتا کہ اپنا غصہ کم کر سکے۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں جو چیز آئی وہ اسے توڑ کر کمرے کا نقشہ بگاڑ کر مینشن سے نکل
گیا۔۔۔۔

کراچی، پاکستان:

رات کے دس بجے جہاں سردیوں میں راستے سنسان تھے
وہاں ایک مہرماہ خوشی سے گھر کی طرف رواں تھی۔۔۔

وہ آج کتنی خوش تھی کے آج وہ 3 سال بعد اپنے گھر واپس جا رہی تھی وہ ضمخام کے
بارے میں پریشان بھی تھی لیکن واپس جا کر اسے منانے کا سوچ کر وہ تھوڑا پر سکون
ہو گئی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیسے ہی اس نے گھر کی بیل بجائی مہرماہ کو گیٹ کھلا ہوا ملا اسے کسی انہونی کا احساس ہوا

۔۔۔۔۔

دھرتے دل کے ساتھ اس نے اندر قدم رکھا۔۔۔

اندر کا منظر دل دہلا دینے والا تھا ہر طرف خون کی بدبو پھیلی ہوئی تھی اور سامنے ہی چار
وجود خون میں لت پت پرے تھے۔۔۔۔۔

پھر وہ تھی اور اس کی دل دہلا دینے والی چیخیں۔۔۔۔۔

وہ بھاگتی ہوئی ان کے قریب گی کتنی خوشی تھی آج اپنے گھر والوں سے ملنے کی مگر اسے
تو اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔

سامنے ہی احد صاحب اور آرزو بیگم کے ساتھ شاید کام والی اور سکیورٹی گارڈ کے زخمی
وجود پڑے تھے وہ اپنا بیگن پھنک کر احد صاحب کے پاس گئی جن کے گولی سینے میں
ماری گئی تھی اور وہاں سے ابھی بھی خون نکل رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹ کر آرزو بیگم کی طرف دیکھا جو کھولی آنکھوں کے ساتھ
زخمی پڑی تھی جب کہ ان کی روح پرواز کر چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ احد صاحب کے پاس جا کر بیٹھی اور ان کے چہرہ کا ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر انہیں
پکارنے لگی تو کبھی ان کے ساتھ پڑی آرزو بیگم کو۔۔۔۔۔

اسے نہیں معلوم وہ کتنی دیر ان کے درمیان بیٹھ کر انہیں پکارتی اور روتی رہی پھر خود کو
سنجھاتے ہوئے وہ اٹھی اور لینڈ لائن سے اس نے پولیس کو کال کر دی اور انہیں ساری
تفصیل سے بتا کر اس نے قریب پڑی ڈائری سے احد صاحب کے مینجر کا نمبر ڈھونڈ کر
انہیں بھی کال کر دی۔۔۔۔۔

ایک گھنٹے بعد سب زوریز ویلا پہنچ گئے تھے وہ خاموشی سے زمین پر بیٹھی ان کو تک رہی
تھی جب پولیس ویلا میں داخل ہوئی اور ساتھ ہی ایسبو لینس بھی۔۔۔۔۔

انہوں نے چاروں لاشوں کو اٹھا کر ایسبو لینس میں ڈالا اور مہر ماہ سے ساری تفصیل سننے

کے بعد وہ لوگ واپس چلے گئے جبکہ احد صاحب کا میخبر مہرماہ کو ایک دن کے لیے اپنے
ساتھ اپنے گھر لے کر جانے لگا تو اس نے سپاٹ انداز میں منع کر کے انہیں واپس بھیج دیا
اور خود سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

جبکہ آنسو اس کی آنکھوں سے اب بھی روانی سے بہ رہے تھے۔۔۔۔

وہ مردہ قدموں سے اپنے کمرے میں گئی تو کمرے کو ویسے ہی صاف ستھرا دیکھ اسے
مزید رونا آیا وہ خود پر لگے خون کو دیکھ کر فوراً اشروم میں گئی اور شاور چلا کر کپڑوں
سمیت ہی اس کے نیچے بیٹھ گئی۔۔۔۔

روم، اٹلی:

وہ گاڑی ایک سنسان جگہ کھڑے کیے اس سے ٹیک لگائے کھڑا سگریٹ پی رہا تھا جبکہ

اس کے ارد گرد زمین پر گرے سگریٹ کے ٹکڑے اس کے لاتعداد سگریٹ پینے کا بتا
رہے تھے۔۔۔۔

وہ آنکھیں موندے سگریٹ سلگاتے ہوئے مہرماہ کو ہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔ جب
اچانک اس کی جیب میں موجود موبائل بجا۔۔۔

اس نے پہلے تو انگور کرنے کا سوچا پھر ضروری کال نہ ہو اس وجہ سے فون جیب سے
نکال کر دیکھا تو کالر کا نام دیکھ کر فوراً فون اٹھایا۔۔۔

دوسری جانب سے کچھ کہا گیا جسے سن کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار
ہوئی۔۔۔۔

میں پندرہ منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔

وہ فون بند کرتا سے جیب میں ڈال کر جلدی سے سگریٹ پھینک کر گاڑی میں بیٹھا اور
اپنی منزل کی جانب چلا دیا۔۔۔۔۔۔ وہ کتنے سالوں سے اس چیز کا انتظار کر رہا
تھا۔۔۔۔۔۔ جو آج ممکن ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی گاڑی سے نکلا اور مینشن میں داخل ہو کر شیر زیاں کے کمرے میں داخل ہوا اور
ایک الماری کے قریب جا کر اسکو کھولا اور اس میں موجود ایک بٹن دبایا اور کوڈ لکھا جس
سے الماری دروازے کی طرح کھل گئیں۔۔۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا تو اندر ایک کمرہ تھا جہاں شیر زیاں اور رامش پہلے ہی کھڑے مسکراتے
ہوئے بیڈ پر پڑے وجود سے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ آگے بڑھا اور اپنی موم کو جاگتے پا کر خوشی سے جلدی سے ان

کے پاس گیا تو شیر زیاں پیچھے ہٹ گیا وہ جا کر ان کے گلے لگ گیا جو بیڈ سے ٹیک لگائے
بیٹھیں مسکرا رہی تھیں۔۔۔۔

میں نے آپ کو بہت یاد کیا موم۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں ان سے بولا اور پیچھے ہو کر بیٹھا تو علیزے نے اس کا سر چوما اور پیار سے
بولیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے بھی تمہیں بہت یاد کیا خام۔۔۔۔

وہ ان کا شفقت بھرا لمس محسوس کر کے آسودگی سے مسکراتا ہوا بولا

مجھے لگتا تھا میں نے آپ کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے میری ایک غلطی کی وجہ سے آپ
 تین سال کو ما میں رہیں یہ تین سال بہت مشکل سے گزرے ہیں میں نے جب جب
 آپ کو اس بیڈ پر لیٹے دیکھا تھا بس ایک ہی دعا میرے دل سے نکلتی تھی کہ آپ کو جلد
 ہوش آجائے۔۔۔۔

ضمیمہ بول کر تین سال پہلے کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔۔



وہ ان کے سر اور پیٹ سے خون نکلتا دیکھ کر امش سے سب کو ان کے مرنے کی خبر
 پھیلانے کا بولا کہ وہ جلدی سے امش کی مدد سے علیزے کو انھی کے کمرے میں
 موجود ایک کمرے میں الماری کو کھول کر لایا تھا۔۔۔۔

یہ کمر ایک ہو سپٹل کے کمرے کی طرح بنایا گیا تھا جس کا ایک دروازہ بیسمنٹ کی میں
موجود ضمخام کے کمرے کی الماری میں کھلتا تھا۔۔۔۔۔

چونکہ حملہ کے وقت ان کا فیملی ڈاکٹر مینشن کے بیسمنٹ میں ہی موجود تھا تو رامت
فوری دوسرے دروازے سے نکل کر اسے اس کمرے میں لایا تھا جہاں بیڈ پر علیزے
دھیمی سانسوں کے ساتھ پڑی تھی ضمخام نے علیزے کا خون روکنے کے لیے اس کے
زخم کو دبایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر ایلیکس نے فوراً کمرے میں آتے ہی ضمخام اور رامت کی مدد سے ان کو علیزے کا
علاج کرنا شروع کیا۔۔۔۔۔

خون زیادہ ضائع ہونے کی وجہ سے علیزے کو خون کی ضرورت تھی جو ضمخام نے فوراً
اپنا خون دے کر پوری کر دی تھی کیونکہ اس کا اور علیزے کا ایک ہی بلڈ گروپ

تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے جب علیزے کے سر اور پیٹ کے زخم کی پٹی کر دی تو اگلے چوبیس گھنٹے میں علیزے کے ہوش میں آنے کی خبر دی اور بتایا کہ اگر وہ اگلے چوبیس گھنٹے میں ہوش میں نہ آسکی تو وہ کوما میں بھی جاسکتی ہیں کیونکہ ان کے سر پر گہری چوٹ آئی تھی۔۔۔۔

ضمیمہ نام نے ڈاکٹر ایکس کو کسی کو بھی بتانے سے منع کرتے ہوئے ان سے ایک بھروسے مند نرس کا انتظام کروانے کا کہا جو علیزے کا خیال رکھ سکے۔۔۔۔

علیزے کو ہوش نہ آسکا اور وہ کوما میں چلی گئی تو انہوں نے لوگوں کو یقین دلانے کے لیے ایک نقلی تدفین کا انتظام کیا۔۔۔۔

ان کا پلین کامیاب گزرا اور سب کو لگا علیزے مر چکی ہے مگر وہ زندہ ہی تھیں ان کے

خیال رکھنے کے لیے ایک نرس رکھی گئی تھی جو یہاں پر ہی رہتی تھی اور اسے سب کچھ
یہاں پر ہی دیا جاتا تھا۔۔۔۔

حال:



وہ اس کے چہرے پر پہار سے ہاتھ رکھ کر بولیں۔۔۔۔

چلو بس کرو ضمیمہ علیزے کو تھوڑی دیر آرام کرنے دو ڈاکٹر ایکس نے علیزے کو
چیک کر لیا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے اب تم تھک چکے ہو گے جا کر آرام کرو صبح ملنے آنا
فلحال مجھے علیزے کے ساتھ وقت گزارنے دو۔۔۔۔

لیکن ڈیڈ میں تو آج موم کے ساتھ سونے کا ہی سوچ رہا ہوں۔۔۔۔

وہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔۔۔۔



بلکل نہیں رامش فوراً ضمخام کو پکڑو اور اسے اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔۔۔۔

صبح بات کریں گے موم ورنہ ڈیڈ نے مجھے اس روم سے نہ جانے پر شوٹ ہی کر دینا

ہے۔۔۔۔

ضمخام ان کی بات سن کر مسکراتا ہوا بول کر اٹھا اور علیزے کے سر کو چوم کر رامش کے

ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آیا تو اس کی سوچیں پھر مہرماہ کی طرف گئی وہ سر جھٹک کر فریش
ہونے چلا گیا اور آکر بیڈ پر لیٹ گیا مگر اسے بیڈ پر اکیلے سونا عجیب لگا۔۔۔۔

پہلے وہ ویسے ہی کروٹ بدلتا رہا اسے نیند نہیں آرہی تھی پھر آخر کار اس پر نیند مہربان ہو
ہی گئی مگر پھر بھی وہ نیند میں پر سکون نہ تھا۔۔۔۔



وہ پوری رات سکون سے نہ سو سکا اسے مہرماہ کی اتنی عادت ہو چکی تھی کہ نیند بھی اس
کے بغیر اسے نہیں آرہی تھی اسے ڈیڑھ مہینے پہلے کا ایک واقعہ یاد آیا۔۔۔۔

وہ سو رہا تھا جبکہ مہرماہ جلدی اٹھ گئی تھی ضمخام کو بیڈ پر سوتے دیکھ کر وہ آرام سے بیڈ

سے اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی وہ فریش ہو کر آئی تو ضمخام کو سکون سے سوتا دیکھ اس کی آنکھیں شرارت سے چمکیں۔۔۔

وہ دبے پاؤں واپس واشر روم میں گئی اور ٹوٹھ پیسٹ اٹھا کر لائی اس نے ضمخام کے قریب جا کر اس کے کھلے ہاتھ میں ٹوٹھ پیسٹ ساری ڈال کر پیچھے ہٹ گئی اور صوفے پر بیٹھ کر اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی

جب وہ تھوڑی دیر نہ اٹھی تو مہرماہ اپنی جگہ سے اٹھی اور بیڈ کی دوسری جانب سے آرام سے چڑھ کر اپنے بالوں کی لٹ کو ہلکا سا اس کے منہ پر پھیرنے لگی تو ضمخام ہلکا سا ہلا مگر ہاتھ ابھی تک اس نے نہیں ہلایا تھا۔۔۔۔

مہرماہ نے اب کی بار دو تین بار جھک کر لٹ اس کے منہ پر آہستہ سے پھیری تو ضمخام

نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اپنے منہ پر پھیرا۔۔۔۔

لیکن یہ کیا وہ جو گہری نیند میں تھا اپنے منہ پر کچھ گلا محسوس کر کھولا تو اس کے ہاتھ اور منہ پر ٹوٹھ پیسٹ لگی ہوئی تھی۔۔۔

اس کی بے ساختہ نظر اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھی مہرماہ کی جانب گئی جو مسکراہٹ روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی مگر زیادہ دیر خود کو روک نہ سکی اور جاندار قہقہہ لگا کر جو ہنسنا شروع ہوئی تو اس کو بربیک ضمخام کے ہاتھ سے لگا جس نے اپنا سارا منہ دوسرے ہاتھ سے صاف کر کے دونوں ہاتھ اس کے منہ پر مل دیے تھے اب قہقہہ لگانے کی باری ضمخام کی تھی پھر ایک دوسرے کو دیکھ کر وہ دونوں ہی ہنسنے لگے۔۔۔

ضمخام مہرماہ کے بارے میں سوچ کر اپنا سر جھٹک بیڈ سے اٹھا۔۔۔۔

کراچی، پاکستان:

اس کی صبح آنکھ کھولی تو خود کو فرش پر بیٹھا دیکھ کر اس نے اپنے دماغ پر زور دیا تو کل کی ساری کاروائی اس کو یاد آگئی وہ ادا اس سے زمین سے اٹھی جبکہ فرش پر بیٹھ کر سونے سے اس کی کمر اڑ گئی تھی وہ تو شکر تھا کہ اس نے شاہ رات کو بند کر دیا تھا ورنہ اسے بخار ہو جاتا۔۔۔۔۔

وہ ابھی فریش ہو کر اپنے کمرے سے نکلی تھی جب پولیس دوبارہ گھر میں داخل ہوئی انسپکٹر نے اسے ایک بار سارے گھر کی تلاشی کا بتایا کہ پتا چل سکے کہ کس وجہ سے اور کس نے قتل کیا ہے۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئی اور ان کی کاروائی دیکھنے لگی جبکہ اس دوران انسپکٹر نے اس سے بھی دو تین سوال کیے تھے جس کے جواب اس نے دے دیاتھے۔۔۔۔۔

ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھ کر وہ ایک ہی جگہ کو مسلسل گھور رہی تھی اس جگہ پر احد صاحب
اور آرزو بیگم کی لاشیں ملی تھیں۔۔۔۔۔

ان لوگوں نے سارا گھر دیکھنے کے بعد اور اس کی تلاشی لینے کے بعد اسے کس اور رکنے
کا بولا کیونکہ ان کے مطابق اس کے لیے یہاں رہنا ٹھیک نہ تھا مگر وہ ان کی بات پر
سپاٹ لہجے میں بول گئی کہ وہ یہاں سے کہیں نہیں جائے گی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے یہاں آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اس نے سعد اور معید کو احد صاحب اور آرزو بیگم کی
موت کی اطلاع تو دے دی تھی مگر انہیں یہاں آنے سے سختی سے منع کر دیا تھا ان کی
تدفین بھی پانچ روز پہلے ہی ہو گی تھی جس میں ان کے کچھ دور کے رشتے دار اور احد
صاحب کے دوست شامل تھے جب کہ اس کی بھی ایک دوست ذمل بھی آئی تھی جو
ڈاکٹر تھی اور احد صاحب کے دوست کی بیٹی۔۔۔

پولیس نے دو دن پہلے ہی اسے یہ کہہ کر کیس بند کر دیا کہ آپ کے گھر میں چوروں نے انہیں مارا ہے کیونکہ گھر کا کچھ سامان بھی تہس نہس اور غائب تھا جبکہ ان کی اس بھونڈی دلیل اور بات سن کر مہر ماہ مسلسل ان پر زور دے رہی تھی کہ وہ کیس کاری اوپن کرے ورنہ وہ میڈیا کو بتائے گی۔۔۔۔۔

وہ دھمکی دے کر گھر واپس آگئی تھی اور اب اپنے روم میں اپنے بھالو کو ساتھ لیے سو رہی تھی اسے ضمخام کی بھی کمی محسوس ہو رہی تھی جو اٹلی میں ہر مشکل وقت میں اس کے ساتھ تھا مگر وہ جانتی تھی کہ پاکستان میں اس کا کوئی رابطہ وغیرہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ ضمخام کو یاد کر کے بھالو کو اپنے اندر بھینچنے کی کوشش کرنے لگی کہ اسے بھالو کے اندر کچھ محسوس ہوا جیسے کوئی چیز اس کے اندر موجود ہو اس نے اس جگہ سے بھالو کو ٹٹولہ اور

جلدی سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے بھالو کی زپ جو پیچھے لگی ہوئی تھی اسے کھولا اور اندر ہاتھ ڈال کر اس جگہ پر لائی اور اس چیز کو باہر نکالا تو وہ ایک لفافہ تھا وہ اسے کھولنے لگی کہ اسے نیچے سے کچھ گرنے کی آواز تو اس نے جلدی سے بھالو کو بند کر کے لفافہ جس پر چپ چپا ہٹ لگی ہوئی تھی اس کی مدد سے اسے بیڈ کے نیچے ایک جگہ پر چھپا دیا جہاں سے کوئی بھی اسے نہیں ڈھونڈ سکتا تھا

وہ دبے قدموں سے اپنی جگہ سے اٹھی اور سائیڈ ٹیبل سے شیشے کا جگ اٹھا کر وہ ہلکا سا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور اپنے ارد گرد دیکھتے ہوئے آگے نیچے کی طرف دیکھنے لگی مگر کسی کو بھی موجود نہ پا کر اس نے پرسکون سانس لیا ہی تھا کہ دو آدمیوں نے اسے پیچھے سے دبوچا وہ انھیں دور کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔۔۔۔۔

ان میں سے ایک آدمی نے مہرماہ کے کھینچ کر ایک تھپڑ مارا تو مہرماہ کو اپنے ارد گرد دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

پھر دوسرے آدمی نے بھی اسے ایک زوردار تھپڑ جڑا تو اسے لگا کہ وہ بس ابھی بے
ہوش ہو جائے گی۔۔۔۔

دونوں آدمی اسے قابو کرتے نیچے لائے اور ایک کمرے میں کرسی کھینچ کر اسے بیٹھایا
اور ایک تیسرا آدمی جو مہرماہ کو ابھی دکھا تھا وہ ایک رسی لے کر آیا جس سے انھوں نے
اسے مضبوطی سے رسی سے باندھ دیا اور اس کے منہ پر ٹیپ لگا دی تاکہ مہرماہ کچھ بول نہ
سکے۔۔۔۔

جبکہ مہرماہ جو دوپہر سے بھوکی تھی ان کے دو تھپڑوں سے غنودگی میں جانے لگ پڑی
تھی۔۔۔۔

روم، اٹلی:

ضمخام کے دن یوں ہی بور سے گزر رہے تھے اسے ایسا لگ رہا تھا کہ مہرماہ اس کے ساتھ اپنی زندگی کے سارے رنگ لے گئی ہو وہ کچھ وقت علیزے کے ساتھ گزارتا تو اس کا موڈ ٹھیک ہو جاتا مگر باقی پورا دن وہ لوگوں کو کاٹ کھانے کو دوڑاتا تھا اور غصہ تو ہر وقت اس کے ناک پر ہی رہتا کہ سب اس سے خوف کھاتے۔۔۔۔۔

اب ایک ہفتے بعد جب مہرماہ نہیں لوٹی تو اسے یقین ہو گیا کہ وہ اب واپس نہیں آئے گی وہ اب ہر وقت ہی غصے میں رہتا جبکہ رامش کی تو پورا دن ہی بینڈ بچی رہتی تھی ضمخام خود تو اپنے آپ کو مصروف رکھتا مگر ساتھ رامش کو بھی رکھتا وہ بچا را بھی صوفیہ سے کافی دنوں سے ملنے نہیں جاسکا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ زینق جو میلان سے واپس نہیں آ رہا تھا تو ضمخام نے اس کی اچھی خاصی بے عزتی کی تو اب وہ کل روم آ رہا تھا زینق ویڈیو کال پر علیزے سے تین چار بات کر چکا تھا

 میلان، اٹلی:

زینق نے اپنی ساری پیکنگ کر لی تھی اور اب وہ لینا کے ساتھ اپنے اپارٹمنٹ کے ٹی وی
 لاؤنچ میں بیٹھا مووی دیکھ رہا تھا وہ آج اس کے ساتھ ہی رک رہی تھی زینق نے اپنے
 کمرے کے ساتھ والا کمرہ اس کے رہنے کے لیے صاف کروا دیا تھا۔۔۔۔

وہ جلد ہی لینا کو پرپوز کرنے والا تھا مگر وہ صبح وقت کا انتظار کر رہا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اسے
 ہاں کر دے گی مگر پھر بھی اسے ڈر لگ رہا تھا کہ وہ منع نہ کر دے۔۔۔۔

لینا بھی ایک ہفتے بعد روم اپنے کسی رشتے داروں سے ملنے آنے والی تھی تو زینق نے
 اسے تب پرپوز کرنے کا سوچا تھا۔۔۔۔

وہ لوگ تھوڑی دیر باتیں کر کے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔۔۔

وہ نیند میں تھا جب اسے اپنے کمرے میں ہلچل محسوس ہوئی ویسے بھی اس کی نیند شروع سے ہی کچی تھی چھوٹی سی آواز پر بھی اس کی نیند خراب ہو جاتی تھی۔۔۔۔

اسے لگا کوئی اس کے قریب بیڈ کی طرف آرہا ہے اس کا بے ساختہ ہاتھ آہستہ سے اپنے تکیے کے نیچے گیا اور اس کے نیچے موجود گن کو پکڑا مگر اٹھایا نہیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے بیڈ پر دوسرے وجود کا وزن محسوس ہوا اس نے اپنی تھوڑی سی آنکھیں کھول کر اس وجود کو دیکھا تو کمرے کے اندھیرے میں لینا کے وجود کو دیکھ کر اسے زیادہ حیرانی نہ ہوئی۔۔۔۔

لینا آہستہ سے زینق کے قریب بیڈ پر چڑھی اور اس کی گردن پر اپنے کانپتے ہاتھوں سے چاقور کھا۔۔۔۔

زینق اپنی گردن پر چاقو محسوس کر کے اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ بھی چاقو کے ذریعے
محسوس کر سکتا تھا۔۔۔۔

وہ ادا اس سا مسکرایا اور جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر اس نے لینا کے چاقو والے ہاتھ
کو پکڑ کر جھٹکا دیا جو لینا کی کمزور گرفت کی وجہ سے دور جا گرا اور لینا کو بیڈ پر دکھیل کر
اس کے سر پر گن تان کر سائیڈ لیٹیمپ جلا یا تو لینا کا چہرہ روشن ہو گیا جو خوف سے لھٹے کی
مانند سفید ہو چکا تھا جبکہ اس کی آنکھوں میں آنسو صاف دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔

تم نے میرے جذبات سے کھیل کر اچھا نہیں کیا لینا۔۔۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔

نام کیا ہے مجھے اپنے ماضی کا کچھ یاد نہیں ہے اس آدمی نے مجھے کہا تھا اگر میں اس کا کام
 کر دوں تو وہ مجھے میری فیملی کے پاس لے جائے گا ورنہ وہ انھیں مار دے گا۔۔۔۔۔
 وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی ایک سال پہلے ہی وہ کو ماسے ہوش میں آئی تھی مگر اپنی یاد
 داشت کھو چکی تھی۔۔۔۔۔

ایک سوال پوچھوں گا اس کا جواب مجھے صحیح چاہیے اور جھوٹ بولنے کی کوشش مت
 کرنا۔۔۔ ورنہ جو گولی میں نے دیوار پر چلائی ہے تم پر چلانے میں زرا دیر نہیں کروں
 گا۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر لینا نے جلدی سے سر ہلایا۔۔۔۔۔

مجھ سے پیار کرتی ہو؟؟؟ صرف سچ بولنا جھوٹ بولنے کی جرت بھی مت کرنا۔۔۔۔۔
 م۔۔۔ مجھے نہیں پتا کہ میں ت۔۔۔ تم سے پیار کرتی ہوں یا نہیں م۔۔۔ مگر اتنا ضرور

جانتی ہو یہ دل صرف تمہیں دیکھ کر ہی دھڑکتا ہے۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں سچائی دیکھ کر اور اس کا جواب سن کر اسے بے حد خوشی محسوس
ہوئی۔۔۔۔۔



کراچی، پاکستان:
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے اپنی آنکھیں آہستہ سے کھولیں تو اسے اپنے منہ پر شدید درد محسوس ہوا لیکن
اپنے ہونٹوں پر ٹیپ محسوس کر کے وہ اپنے خشک ہونٹوں کو تر بھی نہ کر سکی۔۔۔۔۔

پیاس کی شدت سے اسے اپنے گلے میں کانٹے سے چبّتے ہوئے محسوس ہوئے اس نے
اپنے ارد گرد دیکھا تو اسے یہ کمرہ جانا پہچانا لگا کچھ دیر لگی تھی اسے سمجھنے میں مگر وہ سمجھ

گئی تھی کہ اسے اس کے اپنے ہی گھر میں قید کیا گیا ہے۔۔۔۔۔

اسے باہر سے ہلکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں پھر ایک آدمی
دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اس نے اپنی آنکھیں اٹھا کر آنے والے وجود کو دیکھا تو
اس کے سامنے پولیس انسپکٹر شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کھڑا تھا وہ کل ہی تو
اسے دھمکی دے کر آئی تھی کہ کیس دوبارہ اوپن کرے اب اسے کچھ کچھ سمجھ آ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسی ہیں آپ میڈم جی۔۔۔۔۔

انسپکٹر مسکرا کر بولا

اوہ آپ تو بول ہی نہیں سکتیں چیچ۔۔۔۔۔ افسوس کوئی بات میری بات سن لیں

وہ اس کے سامنے کھڑا تھا مہرباہ کا دل کیا اس کا منہ نوچ لے مگر جانتی تھی ابھی اس کا
دماغ بھی صحیح سے کام نہیں کر رہا ہے اس لیے پزگالینا اچھا نہیں ورنہ اپنا ہی برا حال کروا

لے گی۔۔۔۔

ہم نے تمہیں جانے کا موقع دیا مگر نہیں تم نے ہمیں دھمکی دی اب اس کا نتیجہ بھی
بھگتو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے بالوں کو پکڑ کر زور سے جھٹک دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

مجھے پتا ہے تمہارے پاس ضرور کوئی ثبوت ہے اس لیے چپ چاپ بتا دو کہ کہاں ہے
ورنہ۔۔۔۔۔

وہ اس کے منہ سے ٹیپ کھینچ کر اتارتا بولا تو مہرماہ کو اپنے چہرے پر تکلیف محسوس
ہوئی۔۔۔۔۔

میرے پاس کوئی ثبوت نہیں اور میں تو جانتی بھی نہیں کہ تم کس ثبوت کی بات کر
رہے ہو؟؟؟

وہ اپنے ہونٹوں کو تر کرتی بولی اب اسے سب سمجھ آ رہا تھا کہ یہ سب لوگ ہی اس کے
والدین کے قتل میں ملوث ہیں۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔ہا۔۔۔ہا چالاک لومڑی تم نے مجھے بے وقوف سمجھا ہے کہ میں تمہاری بات پر
یقین کر لوں گا۔۔۔۔۔

وہ اپنی پینٹ کی جیب سے چاقو نکالتے بولا تو مہرماہ کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں
وہ اب چاقو سے اس کے گلے پر ہلکے ہلکے کٹ لگانے لگا تھا۔۔۔۔۔
آہ۔۔۔۔۔

پ۔۔۔پلیزم۔۔۔مجھے نہیں کسی ثبوت کے بارے میں۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
آہ۔۔۔۔۔

اس کی گردن پر کٹ لگانے کے بعد اس نے مسکرا کر اسے دیکھا جبکہ اس کے زخموں
سے خون نکلتا دیکھ اس کی مسکراہٹ مزید پھیل گئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ مہرماہ تکلیف کی شدت سے اب آنسو بہا رہی تھی اس کے دل نے بس ایک شخص کو
پکارا تھا وہ تھا ضمخام۔۔۔۔۔

شام کو دوبارہ ملنے آؤ گاتب تک انہیں زخموں پر گزارا کروا کر شام کو بھی تم نے نہ بتایا تو
اس سے بھی برا حال کروں گا۔۔۔۔۔

وہ اس کے بال کھینچ کر بولا اور دوبارہ سے اس کے منہ پر ٹیپ چپکا کر چلا گیا۔۔۔۔

روم، اٹلی:

رامش صوفیہ سے ملنے اس کے گھر آیا تھا کیونکہ سام صاحب آج گھر موجود نہ تھے اور

ضمخام نے بھی آج اسے بخش ہی دیا تھا۔۔۔۔۔

میں آپ کو ہی یاد کر رہی تھی رامش۔۔۔۔

وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر بولی تھی۔۔۔۔

آہاں۔۔۔۔ مہرماہ کے جانے کی وجہ سے ضمخام نے اتنا کام بڑھا دیا ہے کہ ٹائم ہی نہیں

ملائم سے ملنے کا۔۔۔۔

رامش اس کا گال چوم کر بولا

ویسے تم اکیلی کیا کر رہی تھی؟؟

میں کچھ بھی نہیں بس بور ہو رہی تھی مگر شکر ہیں آپ آگئے م۔۔۔ میں آپ ک۔۔۔ کو

کچھ بتانا چاہتی ہوں م۔۔۔ مجھے پہلے ہی آپ کو بتا دینا چاہیے تھے مگر یہاں نہیں بتا سکتی

پ۔۔۔ پلیز کسی ایسی جگہ چلیں جہاں کوئی نہ ہو۔۔۔۔

وہ اس کے گال پر لب رکھے آہستہ آواز میں بولی تو رامتش کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا
آ جاؤ کہیں باہر چلتے ہیں صوفیہ۔۔۔۔

وہ اس کے پیچھے ہونے پر اس کا ہاتھ پکڑتا بولا تو صوفیہ جلدی سے اپنے بال ٹھیک کرتے
اٹھی اور اس کے ساتھ گھر سے نکل کر اس کی گاڑی میں بیٹھی مگر وہ ہلکا ہلکا کانپ رہی
تھی جسے رامتش نے بھی محسوس کیا

ی۔۔۔ یہ یہاں پر کیوں لائے ہیں کسی اور جگہ لے جائیں۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسے دی فلور کیفے میں لے کر آیا تو صوفیہ اس سے بولا

فکر مت کرو یہ میرا ہی کیفے ہے اس کے پیچھے میرا ایک پرائیویٹ کمرہ موجود ہے

۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے نکل کر اسے بھی باہر نکالتے ہوئے بولا تو اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا
اس نے اور مہر ماہ نے جب یہاں جوہ کی تھی تو اس کے مالک سے کبھی نہیں ملے تھے
تو اس کا مطلب رامتش ہی اس کا تھا تبھی ان کے کیفے میں ضمنیام کے آدمی کو مارنے پر

کچھ بھی نہ کہا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کو کیفے کی بیک سائیڈ ہر موجود کمرے میں لے کر آیا وہاں ایک آفس ٹیبل اور
کوٹے میں صوفہ سیٹ پڑا تھا وہ کمرہ چھوٹا مگر نفاست سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اسے لیے صوفے پر بیٹھا ان کے بیٹھتے ہی صوفیہ نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان
پھیری اور اسے بتانا شروع کیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماضی:

روم، اٹلی:

سام صاحب کا تعلق پاکستان سے تھا وہ اٹلی میں اپنا بزنس کرتے تھے ادھر ہی ان کی
ملاقات ایمان سے ہوئی جن سے انھوں نے شادی کر لی شادی کے ایک سال بعد صوفیہ
پیدا ہوئی اور دو سال بعد انوشے۔۔۔۔۔

پہلے تو ان کی زندگی پر سکون ہی گزر رہی تھی پھر جب صوفیہ سترہ سال کی ہوئی تو سام صاحب نے جو اکیلنا شروع کیا وہ پیسے جیتنے کی بجائے ہارنا شروع ہو گئے ایمان نے انہیں کافی بار سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ تو اب جتنا پیسا کماتے اسے جوے میں ہار آتے۔۔۔

بزنس کو وقت نہ دینے پر ان کو لوس ہونا شروع ہو گیا سام نے پھر ڈر گز لینا بھی شروع کر دیے ان کے پاس جتنی بھی سیونگنز تھی وہ انہوں نے خرچ کرنا شروع کر دی۔۔۔

انہی دنوں میں ایمان کی ڈیبتھ نے سام پر تو کوئی اثر نہ کیا مگر صوفیہ اور انوشے کو بہت متاثر کر گئی۔۔۔

سام صاحب نے ساری سیونگنز بھی ختم کر دی تھی پھر انھوں نے البرٹو سے لون لینا شروع کیا مگر وہ جتنے کی بجائے سارے پیسے ہار گئے۔۔۔۔۔

اس نے سام سے جب پیسے مانگے تو وہ نہ دے سکا جس کے بدلے میں انھوں نے سام صاحب کی بیٹیوں کو اپنے قبضے میں لے لیا۔۔۔۔۔

صوفیہ خود تو جانے کو تیار ہو ہی گئی تھی مگر انوشے کو ساتھ نہیں لے کر جانا چاہتی تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چونکہ انوشے صوفیہ سے زیادہ پیاری تھی اس وجہ سے البرٹو نے انوشے کو اپنے پاس رکھ لیا جبکہ صوفیہ کو کلب میں ایک ڈانسر کے طور پر کام کروانا شروع کیا۔۔۔۔۔

صوفیہ نے بڑی کوشش کی کہ انوشے کو وہ اپنے پاس ہی یہاں کلب میں لے آئے اس

درندے کے پاس چھوڑ نہ آئے مگر اس کے بس میں کچھ نہیں تھا۔۔۔۔۔ بلکہ ان
دونوں کو بے دردی سے مارا جاتا تھا۔۔۔۔۔

وہ بس دن میں ایک مرتبہ انوشے سے ملتی تھی وہ بھی اسے بری حالت میں دیکھ کر اس
کا دل پھٹتا پھر ایک دن انوشے اور صوفیہ نے اس جگہ سے بھاگنے کا ارادہ کیا۔۔۔۔۔

ایک دن انوشے نے اسے بتایا کہ البرٹو کسی میٹنگ میں جا رہا ہے اور شاید رات کو واپس
آئے تو اس دن انھوں نے بھاگنے کا سوچا۔۔۔۔۔

وہ اس جگہ کو پہلے ہی دیکھ چکے تھے وہ کسی طرح سے وہاں سے نکل ہی آئیں مگر تھوڑی
دور جانے پر انھوں نے ارد گرد کا جائزہ لیا تو وہ ایک ویران جگہ ہی تھی

وہ تھوڑی دیر کہ بعد ایک جگہ ر کے اور پھر اپنے پیچھے کسی کو نہ آتے دیکھ آہستہ آہستہ

چلنے لگی مگر یہ کیا اچانک پیچھے سے ایک گاڑی فل سپیڈ سے آئی اور ان دونوں کو اڑاتے ہوئے چلی گئی۔۔۔۔

صوفیے کے بازو اور ٹانگ پر شدید چوٹ آئی تھی جبکہ انوشے کے سر پر شدید چوٹ آئی تھی اور اس سے تیزی سے خون نکل رہا تھا اس کے بھی سر پر چوٹ لگی تھی مگر اتنی زیادہ نہ تھی اس نے بے ہوش ہونے سے پہلے ایک بار انوشے کو پکارنے کی کوشش کی جو پہلے ہی بے ہوش تھی۔۔۔۔

ایک ہفتے بعد اسے ہوش آیا تو اس نے خود کو ہو اسپتال میں پایا جبکہ اس نے کمرے میں نظر دوڑائی تو اسے سام صاحب صوفیے پر لیٹے نظر آئے۔۔۔۔

اس نے ہوش میں آنے کے بعد سام صاحب کو نظر انداز کر کے نرس سے انوشے کے بارے میں دھڑکتے دل سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ صرف وہی ہو اسپتال لائی گئی تھی

اس کے ساتھ کوئی نہیں تھا اور یہ کہ سام صاحب اس ہو اسپتال میں اپنا علاج کروا رہے تھے انہوں نے اسے ایک دن دیکھا تھا وہاں پر پہچانا تھا۔۔۔۔۔

انوشے کی گمشدگی کے بعد وہ خاموش ہو گئی تھی سام صاحب سے بالکل بھی بات نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔

پھر وہ ٹھیک ہوئی اور اپنے فائنل امتحان دے کر یونیورسٹی میں داخلہ لیا وہاں اس کی دوستی مہرماہ سے ہوئی اس نے مہرماہ کو صرف انوشے کے بارے میں اور اپنے کلب ڈانس کے بارے میں بتایا تھا سام صاحب سے بھی اب وہ اچھے سے بات کر مے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

اس کی جب ضمخام اور ررامش سے کینے والے واقع کے بعد ایک رات اسے میسج آیا جس میں انوشے کی تصویر موجود تھی اس نے اس نمبر پر میسج کیا مگر کسی نے کال نہ اٹھائی

پھر دو دن بعد اسے اس نمبر سے فون آیا جس میں اسے رامش کو اپنے پیار میں پھنسانے
کا کہا گیا وہ ان کی بات مان گئی تھی مگر انہوں نے اسے کسی کو بھی اس بارے میں بتانے
سے منع کیا تھا ورنہ وہ انوشے کو مار دیتے۔۔۔۔۔



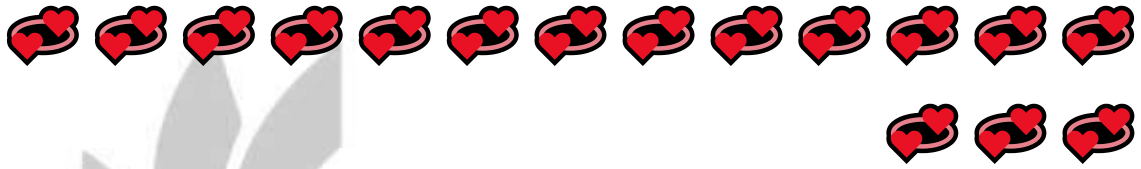
لیکن اب تو وہ خود رامش سے پیار کرنے لگ پڑی تھی وہ کیسے اسے دھوکا دے سکتی
تھی۔۔۔۔۔

اب حال ہی میں دو دن پہلے اسے رامش کو زہر دینے کا کہا گیا تھا ورنہ وہ انوشے کو وہی
زہر دیتے۔۔۔۔۔

اب اس کے لیے مشکل تھا کہ وہ رامش اور انوشے میں سے کسے چنے لیکن پھر اس نے

مہرماہ کی بات یاد کرتے رامش کو سب بتانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

اب سب کچھ بتانے کے بعد وہ رامش کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جو کسی بھی احساس سے عاری بالکل سپاٹ تھا۔۔۔



ک۔۔۔ کیا تمہیں م۔۔۔ میرے ماضی سے اعتراض ہے؟؟

اس نے رامش کا سپاٹ چہرہ دیکھ کر ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔۔

رامش نے اسے ایک نظر دیکھا جو پریشان سی اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی اور آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ اگر مجھے کہیں اور سے پتا چلتا تو ضرور اعتراض ہوتا۔۔۔

صوفیہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔۔

میری موم ہیومن ٹریفلنگ کا شکار ہوئی تھیں وہ بھی ایک کلب میں ڈانسر تھیں۔۔۔۔

اسی وجہ سے مجھے تمہارے ماضی پر کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔

لیکن تم نے مجھے ابھی بتانے کا فیصلہ کیوں کیا؟؟ پہلے کیوں نہ بتایا؟؟

و۔۔۔ وہ م۔۔۔ مجھے د۔۔۔ دو دن پہلے آپ کو ز۔۔۔ زہر دینے کا بولا گیا تھا

وہ ڈرتے ڈرتے بولی تو رامتش اس کے قریب سے اٹھ کر اپنی جیب سے سگریٹ نکال

کر سلگانے لگا۔۔۔۔

تو پھر تم نے مجھے زہر دینے کی بجائے بتایا کیوں؟؟ میرے خیال میں تمہیں تمہاری

بہن زیادہ عزیز ہے جس کی خاطر تم نے مجھے اپنی معصومیت سے بے وقوف

بنایا۔۔۔۔۔۔

اس نے سگریٹ پیتے ہوئے سلگتے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

و۔۔۔ وہ مجھے اپنی بہن کو بچانے کے لیے ت۔۔۔ تمہاری مدد چاہیے م۔۔۔ میں تمہیں

مارنا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔

وہ نم لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

کیوں؟ کیوں مارنا نہیں چاہتی اس طرح تو تمہیں تمہاری بھی بہن مل جائے گی۔۔۔۔ چلو تمہارے لیے آسانی پیدا کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ اپنی جیکٹ کے اندر سے گن نکال کر سلگتے لہجے میں بولا اور اس کی طرف گیا جو خوف سے آنکھیں پھیلائے اسے ہی دیکھا ہی تھی۔۔۔۔

وہ طنزیہ مسکراتا ہوا اس کے قریب گیا اور اس کا ہاتھ جو کانپ رہا تھا اسے زبردستی پکڑا کر اور اس کے ہاتھ میں اپنی گن زبردستی پکڑائی۔۔۔۔

پ۔۔۔۔ پلیز م۔۔۔۔ میں ایسا نہیں کرنا چاہتی رامش۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
صوفیہ گن کا رخ رامش کے دل کی طرف دیکھ کر روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اب روکیو رہی ہو یہی تو چاہتی تھی تم کہ مجھے پہلے اپنا دیوانہ بناؤ اور پھر مجھے مار دو۔۔۔۔

وہ طنزیہ مسکراتا ہوا ہی بول رہا تھا

ن۔۔۔۔ نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی میں آپ سے م۔۔۔۔ محبت کرتی ہوں۔۔۔۔

وہ اپنا سر نفی میں ہلاتے کاپیتی آواز میں بولی

اس کی بات ٹھنڈی پھوار کی طرح اس کے سلگتے دل پر پڑی اور اس نے اپنی گرفت اس کے ہاتھ پر ہلکی کر کے اسے اپنے حصار میں لیا جو اس کے حصار میں اب زوروں شور سے رونے لگ پڑی تھی۔۔۔۔

م۔۔ مجھے انوشے واپس چاہیے رامش پ۔۔ پلیز میری مدد کریں۔۔۔۔

میں بہت ت۔۔۔ تکلیف میں ہوں۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔ دوبارہ ڈر گز لینے لگے ہیں۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہیں بالکل بھی فکر نہیں کہ ا۔۔ انوشے زندہ بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔

و۔۔۔ وہ ہم سے بالکل بھی پیار نہیں کرتے۔۔۔۔

م۔۔ مجھے کبھی بھی چھوڑیے گامت ر۔۔ رامش۔۔

وہ روتے ہوئے ہچکیوں سے بول رہی تھی اور رامش اس کی کمر پر ہاتھ پھرتے ہوئے

خاموشی سے اس کی بات سن رہا تھا۔۔۔۔

شش۔۔۔ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہی رہو گا۔۔۔۔

وہ اسے خود سے الگ کرتا اس کی گیلی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھو کر بولا اور اس کے
آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کر کے اسے دوبارہ سے اپنے حصار میں لیا جواب خاموشی
سے اس کے سینے سے لگی آنکھیں موندے بیٹھی تھی ایک بوجھ تھا جو رامتش کو سب کچھ
بتا کر اس کے کندھوں سے اتر گیا تھا

کراچی، پاکستان:

کسی کے منہ ہلانے پر اس کی سوجی ہوئیں آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

کوئی آدمی اس کے سامنے کھڑا تھا اس نے غور سے دیکھا تو اسے یاد آیا کہ اس آدمی نے
اسے سب سے پہلے تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔

چلو لڑکی جلدی سے کھانا کھاؤ۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ کھولتا ہوا بولا اور اس کے منہ سے ٹیپ اتاری تو مہرماہ نے اپنے خشک
ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے اپنے سامنے چھوٹے ٹیبل پر موجود دال چاول دیکھے اور
ساتھ پڑاپانی کا گلاس پہلے اٹھا کر اپنے لبوں سے لگایا وہ آدمی اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا اس
نے دال چاول کھانے شروع کیے تو اس کا دماغ بھی کام کرنا شروع ہوا۔۔۔۔

اس نے پانی پیتے گلاس کچھ اس طرح سے پکڑا کہ وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر سیدھا زمین پر گر اور ٹکڑوں میں ٹوٹ کر بکھر گیا۔۔۔۔۔

آدمی نے غصے سے ٹوٹا ہوا گلاس دیکھ کر کھینچ کر اسے تھپڑ مارا اور دروازے کی جانب جا کر اپنے ساتھی کو بلانے لگا کہ مہرماہ نے فوری جھک کر ایک ٹکڑا اپنے ہاتھ میں پکڑ کر چھپا لیا۔۔۔۔۔

اس آدمی نے اپنے دوسرے ساتھی کو بلا کر فوراً ہی اس کے ہاتھ دوبارہ باندھ دیے اور دوبارہ ایک تھپڑ مہرماہ کے مار کر اس کے منہ پر ٹیپ لگا کر سارے برتن اٹھا کر باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

جبکہ تکلیف کی شدت سے اس کی آنکھوں سے آنسو دوبارہ روانی سے شروع ہو گئے تھے مگر اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے نئے پلان کے بارے میں سوچنے لگی وہ جانتی تھی کہ اسے خود ہی یہاں سے نکلنا ہو گا یہاں کوئی بھی اسے بچانے نہیں آئے گا

روم، اٹلی:

وہ اپنی سٹڈی میں سگریٹ پیتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا سگریٹ کے کئی
 ٹکڑے ایش ٹرے میں پڑے تھے اور پورے سٹڈی میں دھواں پھیلا ہوا تھا جسے کئی
 گھنٹوں سے وہ اسی کام میں مصروف تھا آنکھوں کے نیچے موجود کالے حلقے اس کے
 رتجگے کا بتا رہے تھے۔۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو شیر زیاں کو کمرے میں موجود پایا
 جو کمرے میں دھواں دیکھتے ہوئے اب بالکونی کا دروازہ کھول رہے تھے۔۔۔

وہ سیدھا ہو کر کرسی پر بیٹھا اور اپنی سگریٹ بجھائی۔۔۔۔
 تم نے اپنی کیا حالت بنالی ہے ضمناً میں نے تمہیں کہا بھی تھا کہ مہرماہ تھوڑے دنوں
 تک واپس آجائے گی پھر کیوں تم ایسی حالت بنائے بیٹھے ہو۔۔۔۔

شیر زیاں اس کی اجرٹی حالت دیکھ کر خت لہجے میں بولا۔۔۔۔

مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی ڈیڈ۔۔۔۔

وہ بے زار سے لہجے میں بولا۔۔۔۔

ضمناً مجھ سے زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور میری بات کا جواب

دو۔۔۔

ڈیڈ وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے میں اسے کبھی خود سے دور جانے نہ دیتا مگر آپ کی وجہ سے وہ مجھ سے دور چلی گئی ہے اور اب وہ کبھی واپس نہیں آئے گی۔۔۔

وہ کرسی سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بولا

تم صرف اس ہفتے تک انتظار کر لو اگر وہ واپس نہ آئی تو میں خود پاکستان جا کر اسے لے کر آؤں گا اور اب اٹھو اور جا کر فریش ہو کر میرے کمرے میں آؤ علیزے بھی تمہاری وجہ سے پریشان ہے۔۔۔

وہ کبھی بھی واپس نہیں آئے گی اور آپ جائیں میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔۔

وہ طنزیہ مسکرا کر پہلے بات بولا۔۔۔۔

ضمیمہ بس میں نے کہہ دیا ہے نہ کہ وہ اگلے ہفتے یہاں ہوگی تو بس بات ختم جاؤ اور جا کر

فریش ہو۔۔۔۔ زینق بھی بس پچھنے والا ہے۔۔۔۔

اوکے ڈیڈ آپ جائیں میں آتا ہوں۔۔۔۔

اس کا جواب سن کر شیر زیاں سٹڈی روم سے چلا گیا۔۔۔۔

ضمخام نے ایک گہرا سانس لیا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

کراچی، پاکستان:

وہ تکلیف سے آنکھیں بند کیے بیٹھی ہوئی تھی جب اسے تھوڑی دیر بعد دروازہ کھولنے کی آواز آئی وہ جانتی تھی کہ پھر انسپکٹر آیا ہے۔۔۔۔

اس نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولی تو اس کا مسکراتا ہوا چہرہ اسے دکھائی دیا جبکہ اس کی سرخ آنکھوں سے اسے خوف محسوس ہوا۔۔۔۔

اس نے اس کا سوجا ہوا منہ دبوچ کر پوچھا۔۔۔۔

جلدی سے مجھے بتادو کہ وہ ثبوت تم نے کہاں چھپا کر رکھے ہیں ورنہ تمہاری مار مار کر بری حالت کر دوں گا۔۔۔۔

مجھے سچ میں نہیں پتا کہ تم کس بارے میں بات کر رہے ہو۔۔۔۔

وہ ہلکی آواز میں منمننائی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ سچ بول رہی ہو؟؟

وہ اس کا چہرہ اور زور سے بوج کر بولا تو مہرماہ کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے۔۔۔

مہرماہ نے اپنا سر جلدی سے ہلایا تو وہ اس کے ایک تھپڑ مار کر غصے سے کمرے سے چلا

گیا۔۔۔

جبکہ اس کے ہونٹوں سے خون نکل کر زمین پر گرنے لگا تھا۔۔۔



رات کی سیاہی ہر سو پھیلی ہوئی تھی اور اس سیاہی کی اوٹ میں ایک گھر کے کمرے میں

موجود مہرماہ کے وجود کو کرسی سے بے دردی سے باندھ کر رکھا گیا تھا اس کے بازو پیچھے

کی جانب باندھے گئے تھے جبکہ اس کے پاؤں کو بھی کرسی سے باندھا گیا

تھا۔۔۔۔۔

ٹپ ٹپ خون کے قطروں نے اس کے چہرے سے گر کر فرش کو سرخ کیا ہوا تھا لیکن
اب خون سوکھ چکا تھا اس کا چہرہ سو جا ہوا تھا گردن پر چاقو سے کٹ لگائے گئے تھے اس
کے بال بھی بکھرے ہوئے تھے جیسے اسے اس کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا گیا ہو

عجیب کوئی وحشت ناک حالت تھی مہرماہ کی جیسے زندگی کی رمتق نہ باقی ہو اس میں مگر
اس کی مدھم سانسیں اس کی زندہ ہونے کی گواہی دے رہی تھیں۔۔۔۔۔

اچانک اس میں ہلکی سی جنبش ہوتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ سے اپنی آنکھوں کے سوجے
پاپوٹے کھلنے کی کوشش کرتی ہے اپنی آنکھیں کھولنے کے بعد وہ اپنے ہاتھوں میں
موجود شیشے کے ٹکڑوں سے اپنی رسی کا ٹنا شروع کرتی ہے۔۔۔۔۔

باہر سے کسی چیز کی ہلکی سی آواز آتی ہے اور مہرماہ اپنی سابقہ حالت میں چلی جاتی ہے
 ---- جیسے کبھی ہوش میں ہی نہ آئی ہو

تھوڑی دیر بعد مہرماہ پھر رسی کاٹنا شروع کرتا ہے دس منٹ کی مسلسل کوشش کے بعد
 اس کی رسی کٹ جاتی ہے جلدی سے وہ اپنے بازو رسی سے آزاد کر کے اپنے پاؤں کی
 رسی کھولنا شروع کرتی ہے جب وہ کھل جاتی ہے تو مہرماہ جلدی سے اپنے پاؤں کو رسی
 سے آزاد کر کے دروازے کی جانب جاتی ہے اور ہلکے سے اسے کھول کر باہر دیکھتی ہے
 جبکہ خوف سے اس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا لیکن اس نے اپنے خوف پر
 قابو پا کر ایک بار پھر باہر دیکھا۔۔۔۔

باہر کسی کو نہ پا کر وہ کمرے سے نکل کر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی اوپری منزل کی
 جانب بڑھتی ہے وہ ایک ایک قدم سنبھال کر رکھ رہی تھا کہ کوئی اس کی آواز نہ سن
 لے جبکہ اس کی نظریں چاروں طرف تھیں کہ کوئی اسے دیکھ نہ لے۔۔۔۔

وہ اوپری منزل کی دائیں جانب آخر میں بنے اپنے کمرے میں داخل ہو کر آہستہ سے دروازہ کو بند کر کے لاک لگاتی ہے اور تیزی سے بیڈ کے قریب جا کر اس کے نیچے چپکا ہوا لفافہ نکالتی ہے اور اسے دیکھ کر ایک گہرا سانس خارج کرتی ہے۔۔۔۔

مہرماہ الماری کھول کر کپڑوں کے پیچھے موجود بٹن کو دبا کر کوئی سیف کھولتی ہے جس میں سے وہ اپنا پاسپورٹ اور کچھ پیسے اور اپنا کریڈٹ کارڈ نکال کر اسے بند کرتی ہے اور ایک بیگ میں لفافہ ، پاسپورٹ کریڈٹ کارڈ اور پیسے ڈال کر وہ ایک چادر نکال کر اوڑھ لیتی ہے اور۔۔۔

جلدی سے کمرے کی کھڑکی کھول کر آہستہ سے پائپ کے سہارے نیچے اتر رہی ہوتی ہے کہ مہرماہ اچانک ہاتھ پھسلتا ہے اور وہ نیچے

گرنے لگتی ہے مگر جلدی سے مضبوطی سے پائپ کو تھام لیتی ہے جبکہ
اس کا دل پکڑے جانے کے خوف سے زوروں شور سے دھڑک رہا
تھا -----

وہ آہستہ سے نیچے اتر کر اپنے ارد گرد دیکھتی ہے کہ کوئی موجود تو نہیں پھر تسلی کرنے
کے بعد وہ گھر کی پچھلی سائیڈ پر موجود دوسرے گیٹ کی طرف جانے لگتی ہے وہ گیٹ
وہ صرف ایمر جنسی میں ہی استعمال کرتے تھے -----

مہرماہ نے گیٹ کے قریب پہنچ کر ایک نظر اپنے ارد گرد ڈالی اور آرام سے دروازے
کے قریب جا کر اس پر چڑھنا شروع کیا کھول تو وہ سکتی نہیں تھی کیونکہ اس پر تالہ جو لگا
ہوا تھا -----

گیٹ پر بمشکل چڑھ کر اس نے دوسری طرف سے اترنا شروع کیا مگر اترنے سے پہلے

ہی وہ دھڑام سے نیچے گر گئی اس نے جلدی سے اپنے ارد گرد دیکھا اور تیزی سے بھاگنا شروع کیا۔۔۔۔۔

وہ مین روڈ پر پہنچ کر وہاں سے سیدھا چلنے لگی اور پھر پکڑی نا جائے اس وجہ سے گلیوں میں سے جانے لگی تھوڑی دور جا کر ایک چھوٹے روڈ پر اسے ایک چھوٹا ہوٹل دکھا وہ نقاب کیے ہی اس ہوٹل میں داخل ہوئی تاکہ اس کا زخمی چہرہ نہ کوئی دیکھ لے۔۔۔۔۔

اس نے ایک سستہ سا کمرہ لیا اور ایک فرسٹ ایڈ کٹ بھی اپنے کمرے میں منگوا لی۔۔۔۔۔

وہ سب سے پہلے اپنی چادر اتار کر واشروم میں گئی اور شاور لے کر فریش ہوئی اس کے ہاس ٹائم نہیں تھا اسے سب کچھ جلدی جلدی کرنا تھا۔۔۔۔۔

شاہر لینے سے اس کی سو جن کچھ کم ہو گئی تھی اس نے جلدی سے اپنے ہونٹ کے قریب دوائی لگا کر اور اپنی گردن پر موجود زخم صاف کیے جن پر خون جم گیا تھا۔۔۔۔

وہ ایک گھنٹہ ہوٹل میں رک کر وہاں سے نکل آئی کیونکہ اسے ڈر تھا کہ وہ لوگ اسے یہاں نہ ڈھونڈ لیں اس نے آتے ہوئے ریسپشن پر موجود لڑکے سے اس کے گلاسز پیسے کے بدلے لے لیے تھے۔۔۔۔

چونکہ اب صبح ہونے والی تھی تو وہ یہاں سے نکل کر کسی رکشے یا ٹیکسی کے تلاش میں مین روڈ پر گئی وہاں آدھا گھنٹہ مسلسل کھڑے رہنے کے بعد اسے ایک ٹیکسی مل ہی گئی تھی۔۔۔۔

روم، اٹلی:

وہ آج تھوڑا لیٹ اٹھا تھا پہلے اسے رات کو نیند نہیں آرہی تھی پھر صبح کے قریب اسے
نیند آئی وہ بھی دروازے کے ناک ہونے پر وہ اٹھا تھا۔۔۔۔۔

روزی اسے ناشتے کے لیے بلانے آئی تھی کیونکہ سب اس کا ناشتے پر انتظار کر رہے تھے
۔۔۔ وہ جلدی سے اٹھا ٹائم دیکھا تھا تو نونج رہے تھے وہ فریش ہو کر کمرے سے نکلا اور
ڈائننگ حال میں چلا گیا۔۔۔۔۔

میشن کے اندر اس وقت ان کی فیملی کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا سوائے روزی کے
کیونکہ علیزے بھی آج ان کے ساتھ ہی ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ سب کو ایک نظر دیکھ کر علیزے کے ساتھ والی کرسی پر مسکراتا ہوا بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

سب کی نظریں اسی پر رکوز تھیں اس نے سب کو ایک نظر دیکھا تو سب اپنا اپنا ناشتہ
کرنے لگے تھے۔۔۔۔۔

خام پھر کب تم شادی کر رہے ہو؟؟

علیزے نے اس سے پوچھا کیونکہ وہ فلحال ابھی مہرماہ کے بارے میں نہیں جانتی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی بات سن کر ضمخام نے ایک شکوہ کن نظر شیرزیاں پر ڈالی رامش اور زینق بھی اس کی طرف متوجہ تھے رامش تو سچائی جانتا تھا مگر زینق فلحال کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔

بھائی موم بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں اب آپ شادی کر لیں پھر رامش بھائی اور پھر میری باری آئے گی۔۔۔

وہ نوالہ منہ میں ڈالتا خوشگوار لہجے میں بولا۔۔۔

تم ہمیں چھوڑو یہ بتاؤ کہ تم نے شادی کرنی ہے تو ہم پہلے تمہاری شادی کروا دیتے ہیں۔۔۔

ضمخام اپنی شادی کی بات نظر انداز کر کے بولا

ہا۔۔ہا۔۔ ہا بھائی موم نے پہلے آپ کی ہی شادی کروانی ہے ابھی میری اتنی اچھی قسمت نہیں ہے۔۔۔ اور آپ اس وجہ سے کہہ رہے ہیں تاکہ آپ شادی نہ ہو سکے مگر میں نے اور موم نے سوچ لیا ہے کہ آپ کی اب اس روکھی سوکھی زندگی میں کوئی حسین

پری لے کر آئی ہے۔۔۔۔

چھوڑو اس بات کو زینق ہم بعد میں یہ بات کریں گے۔۔۔۔

شیر زیاں ضمخام کا موڈ خراب ہوتا دیکھ زینق سے بولا تو وہ خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا
علیزے نے شیر زیاں کی طرف دیکھا تو اس نے اس کا ہاتھ دبا کر تسلی دی۔۔۔

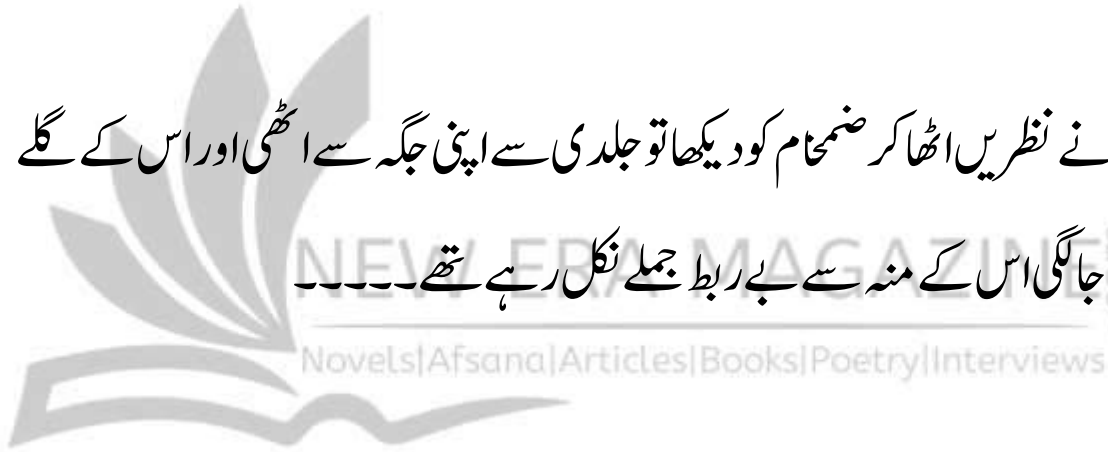
NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لوگ ابھی ناشتہ ہی کر رہے تھے جب باہر حال سے کچھ آوازیں سنائی دینے لگیں کوئی
ضمخام کو پکار رہا تھا۔۔۔۔

ضمخام جو اپنا ناشتہ کرتے ان سے دوبارہ ہلکی پھلکی باتیں کر رہا تھا باہر سے جانی پہچانی آواز
سن کر اپنی کرسی سے اٹھا باقی سب بھی باہر سے آوازیں سن کر اٹھ گئے تھے جبکہ
شیر زیاں نے علیزے کو اپنے حصار میں لے کر پیچھے کر لیا تھا۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا باہر گیا جہاں مہر ماہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی اسے ہی پکار رہی تھی جبکہ اس کے پیچھے کھڑا جون اسے اٹھنے کا بولا رہا تھا جس کو نظر انداز کر کے وہ صرف ضمخام کو ہی پکار رہی تھی۔۔۔۔

اس نے نظریں اٹھا کر ضمخام کو دیکھا تو جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کے گلے سے جا لگی اس کے منہ سے بے ربط جملے نکل رہے تھے۔۔۔۔



۔۔۔ انھوں نے سب کو م۔۔۔ مار دیا۔۔۔ وہ مجھے اب پاکستان کبھی واپس نہیں
ج۔۔۔ جاگی۔۔۔ ا۔۔۔ امواور بابا کو بھی۔۔۔ وہ

وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی کتنی مشکل سے وہ وہاں سے نکل کر ائر پورٹ گئی وہاں سے اٹلی کی فلائٹ کی ٹکٹ لی وہ آدھے گھنٹہ بعد تھی وہ ائر پورٹ پر بیٹھی بھی ڈر رہی

تھی کہ وہ یہاں نہ آجائے مگر جب فلائٹ میں بیٹھی تو تھوڑا سکون ملا۔۔۔۔

ضمخام تو اسے اتنی بری حالت میں دیکھ کر ہی پریشان ہو گیا اور اس کے کانپتے وجود کے گرد اپنا مضبوط حصار قائم کیا اور اسے خود میں بھینچا۔۔۔۔۔

زینق حیرانی سے ضمخام کو کسی لڑکی کو گلے لگاتے دیکھ رہا تھا جبکہ رامش تو مہرماہ کو دیکھ کر پر سکون ہو گیا تھا شیر زیاں بھی مہرماہ کی آواز پہنچانتے ہوئے باہر آ گیا تھا۔۔۔۔

علیزے نے جب ضمخام کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھا تو نا سمجھ نظروں سے شیر زیاں کی طرف دیکھا جس نے مہرماہ کو دیکھ کر سکون کا سانس لیا تھا اور علیزے کو اپنی نظروں سے تسلی دی۔۔۔۔۔

مہرماہ اب بھی کچھ بے ربط سے جملے اس کے ساتھ لگی بول رہی تھی ضمخام نے اسے خود

سے الگ کر کے اس کے آنسو صاف کیے جبکہ اس کے منہ پر سو جن اور ہونٹ کے
 قریب زخم دیکھ کر اس نے غصے سے اپنی لب بھینچے فلحال چادر کی وجہ سے اس کی نظر
 اس کی گردن پر نہیں پڑی تھی۔۔۔۔

اس نے مہرماہ کو صوفے پر اپنے ساتھ بٹھایا جبکہ ابھی بھی وہ ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی مگر
 اب وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE.COM
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روزی مہرماہ کے لیے پانی لاؤ۔۔۔۔۔

روزی اس کی بات سن کر جلدی سے پانی کا گلاس لے آئی اور ضمخام کو پکڑا یا۔۔۔۔۔
 ضمخام نے پانی کا گلاس اس کے ہونٹوں سے لگایا تو وہ گلاس آدھا گلاس پانی پی گئی۔۔۔۔۔
 مہرماہ کس نے کیا تمہارے ساتھ یہ سب تم تو اپنے والدین سے ملنے گئی تھی پھر یہ
 تمہاری حالت ایسی کس نے کی۔۔۔۔۔

مہرماہ کو پانی پلانے کے بعد اس نے پوچھا۔۔۔۔۔

ض۔۔۔۔۔ ضمنحام انھوں نے امواور بابا کو مار دیا۔۔۔۔۔

وہ جواتنے دنوں سے ضبط کر رہی تھی اسے بتاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔۔۔

م۔۔۔۔۔ میں گھر میں د۔۔۔۔۔ داخل ہوئی وہ ز۔۔۔۔۔ زمین پر۔۔۔۔۔ خون۔۔۔۔۔ وہا۔۔۔۔۔ ان کی

سا۔۔۔۔۔ سانسیں نہیں چل رہی ت۔۔۔۔۔ تھیں ان کو گ۔۔۔۔۔ گولیاں ماری گئیں

ت۔۔۔۔۔ تھیں۔۔۔۔۔

وہ ہچکیوں سے روتے بے ربط بول رہی تھی جس کی ضمنحام کو کچھ کچھ اسے آگئی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی۔۔۔۔۔

ضمنحام مہرماہ کو کمرے میں لے کر جاؤ اسے تھوڑی دیر آرام کرنے دو بعد میں بات

کریں گے۔۔۔۔۔

شیر زیاں نے مہرماہ کی حالت دیکھتے ہوئے ضمنحام سے کہا جس کا چہرہ ضبط سے سرخ

تھا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ مجھے بھوک لگی ہے ض۔۔۔ ضمخام۔۔۔ وہ ہلکی آواز میں ضمخام
سے بولی۔۔۔۔

روزی مہرماہ کے لیے فوراً ناشتہ کمرے میں لے کر آؤ۔۔۔۔

وہ مہرماہ کو اپنے حصار میں لے کر کھڑا ہوتا ہوا بولا جبکہ اس کی بات پر اس نے اپنے لب
بھینچ لیے۔۔۔۔

م۔۔۔ میرا بیگ۔۔۔ وہ کہاں ہے۔۔۔۔

وہ جلدی سے بولی تو ضمخام نے زمین پر پڑا ایک چھوٹا سا بیگ اٹھا کر پکڑا اور اسے دکھاتے
ہوئے اپنے ساتھ کمرے میں لے گیا۔۔۔۔

وہ اسے کمرے میں لے کر آیا اور اسے بیڈ پر بیٹھا کر بیگ سائیڈ پر رکھا اور اس کا سر چوم
کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔

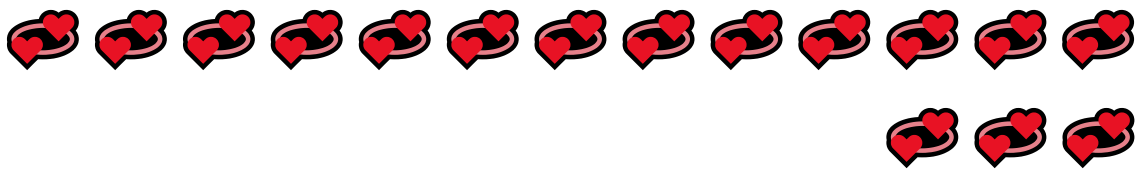
روزی ناشتہ لے کر آئی تو ضمخام نے اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا مہرماہ بھی خاموشی

سے اس کے ساتھ لگی کھانا کھانے لگی۔۔۔۔

جب ضمخام اسے ناشتہ کروانے کے بعد لیٹانے لگا تو مہرماہ کے چادر ہٹنے پر اس کی نظر
بے ساختہ اس کی گردن پر بنے زخموں پر گئی اس نے اپنے غصے کو ضبط کر کے بے ساختہ
جھک کر اس کی گردن کو ہلکا سا اپنے لبوں سے چھوا اور اس کا ماتھا چوم کر اس کو اپنے
حصار میں لے کر لیٹ گیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ خاموشی سے اس کے سینے پر سر رکھے ضمخام کا لمس اپنے بالوں میں محسوس کر کے
جلد ہی سو گئی۔۔۔



مہرماہ جب سو کر اٹھی تو سب سے پہلے اس کی نظر اپنے ساتھ سوئے

ہوئے ضمخام پر پڑی ----

اس نے ضمخام کو غور سے دیکھا تو اس کے آنکھوں کے نیچے کالے حلقے دیکھ کر اسے بے
ساختہ اپنا ضمخام کو بنائے بتائے پاکستان جانے کا یاد آیا۔ ----

اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کر ہلکا سا اس کے چہرے پر پھیرا اور آہستہ سے اپنی انگلیوں کی
پوروں کو ضمخام کی آنکھوں کے نیچے پھیرنے لگی۔ ----

اس نے بے ساختہ ضمخام کے چہرے پر جھک کر اس کی آنکھوں کو چوما۔ ----

ضمخام جو مہرماہ کے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرنے سے ہی اٹھ گیا تھا اس کا لمس اپنی
آنکھوں پر محسوس کر کے اس کے خود بخود پھیل گئے۔ ----

آہ۔۔۔۔۔ ضحمام۔۔۔۔۔

اس نے ضحمام کے مسکراتے لب دیکھ کر مصنوعی درد بھری کراہ نکالی تو ضحمام نے
جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر مہرماہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے مہرماہ کہیں درد ہو رہا ہے تو ڈاکٹر کو بلاؤں۔۔۔۔۔

کہیں درد نہیں ہو رہا ضحمام زکام ویسے ہی میں تمہیں تنگ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ ضحمام کی پریشان آواز سن کر ہلکا سا مسکرا کر بولی۔۔۔۔۔

اگر تم ٹھیک بھی ہو پھر بھی تھوڑی دیر تک ڈاکٹر نے مینشن آنا ہے اور میں نے تمہارا

فل چیک اپ کروانا ہے اس لیے تم فریش ہو جاؤ تب تک۔۔۔۔۔

مگر میرے پاس تو کپڑے نہیں ہے ضحمام تم کسی سے منگوا دو۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم شاور لے کر میرے کپڑے پہن لو میں تب تک کسی کو بھیج کر

تمہارے لیے نئے کپڑے منگواتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ مہرماہ کی پریشانی سن کر اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا بولا اور اس کا سر چوم کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

مہرماہ اس کے جانے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھی اور ڈریسنگ روم میں جا کر ضمخام کی سفید شرٹ اور بلیک پینٹ لے کر وہ شاور لینے چلی گئی۔۔۔۔۔

اس نے شاور لے کر ضمخام کی شرٹ پہنی جا اس کے گھٹنوں تک آرہی تھی اور بازو بھی کافی لمبے تھے پھر اس نے واشر روم کے کیبن میں موجود کینچی سے پہلے شرٹ کے بازو چھوٹے کیے اور پھر پینٹ کو بھی نیچے سے کاٹ کر پہن اس طرح وہ کپڑے تقریباً اس کو پورے آرہے تھے سوائے فینٹنگ وغیرہ کے کیونکہ شرٹ اور پینٹ دونوں ہی کافی کھلے تھے۔۔۔۔۔

وہ واشر روم سے نکلی تو اسی وقت ضمخام کمرے میں داخل ہوا اسے اپنے کپڑوں میں دیکھ

کر اس کی چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی تو اسے لگا وہ اس کا مزاق اڑا رہا ہے وہ منہ
بگاڑتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

میں نے جیکسن کو بھیجا ہے وہ بس تھوڑی دیر تک آجائے گا۔۔۔۔۔ ویسے تم میرے
کپڑوں میں کیوٹ لگ رہی ہو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بول کر مسکراتا ہوا او اثر و م کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔

تمہیں بھی دیکھنا میں اپنا ڈریس پہناؤ گی۔۔۔۔۔

وہ پیچھے سے چلائی تو ضمخام قہقہہ لگاتا ہوا او اثر و م میں چلا گیا مگر جاتے جاتے بولنا نہ

بھولا۔۔۔۔۔

تمہارے خوابوں میں مہر ماہ۔۔۔۔۔

کمینہ انسان۔۔۔ وہ منہ میں بڑ بڑائی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ ناک کر کے روزی اندر آئی اور چھ سے سات شاپنگ بیگ بیڈ پر رکھ کر اسے مسکرا کر دیکھتی واپس چلی گئی۔۔۔۔

وہ اٹھی اور ایک بیگ کھول کر دیکھا تو اس میں سے ایک چھوٹی فراک نکلی اور ساتھ ایک پینٹ تھی وہ کپڑے نکال کر بیٹھ گئی اور ضمخام کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمخام کے آتے ہی وہ کپڑے لے کر واشروم میں گھس گئی اور کپڑے بدل کر آئی تو

ضمخام اسے اپنے ساتھ لیے شیرزیاں کے کمرے کی طرف چلا دیا۔۔۔۔

ضمخام ہم انکل کے کمرے میں کیوں جا رہے ہیں؟؟۔۔۔

ڈاکٹر ڈیڈ کے کمرے میں ہی ہے مہر ماہ۔۔۔۔

لیکن کیوں کیا انکل کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے؟؟

اس نے ضمخام سے پوچھا۔۔۔۔

مہرماہ ہم ڈیڈ کے کمرے میں جائیں گے تو تمہیں پتا چل جائے گا۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر بولا تو مہرماہ منہ بگاڑتے ہوئے خاموشی سے چلنے لگی۔۔۔۔

وہ شیرزیاں کمرے میں داخل ہو تو مہرماہ نے خالی کمرہ دیکھ کر نا سمجھی سے ضمخام کی

طرف دیکھا جو الماری کھول رہا تھا۔۔۔۔۔

ضمخام نے جب دوسرے روم کا دروازہ کھولا تو مہرماہ نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا

جو اندر داخل ہو رہا تھا مہرماہ بھی جلدی سے اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئی۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے حیرانی سے پورے کمرے کو دیکھا اور پھر بیڈ کی طرف دیکھا جہاں اسے کوئی

عورت کے ساتھ شیرزیاں رامش اور ایک اور لڑکا نظر آیا لڑکا شکل و صورت میں مہرماہ

کو ضمخام جیسا لگا۔۔۔۔۔

مہرماہ ادھر آؤ۔۔۔۔۔

ضمخام نے مہرماہ کو اپنے پاس بلا یا جو دروازے میں کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

مہرماہ جلدی سے اس کے پاس آئی تو ضمخام نے اس کے گرد اپنا بازو پھیلا یا اور اس کا
تعارف علیزے سے کروانے لگا۔۔۔

موم یہ میری بیوی مہرماہ ہے کچھ دنوں کے لیے یہاں نہیں تھی اس وجہ سے آپکی
ملاقات نہیں ہو سکی اور مہرماہ یہ میری موم ہیں یہ تین سال سے کوما میں تھیں اور کچھ
دِنوں پہلے ہی ہوش میں آئیں ہیں۔۔۔

اسلام و علیکم انٹی!

و علیکم السلام بیٹا یہاں آؤ۔۔۔

وہ مہرماہ کو اپنے پاس بلاتی ہوئی بولیں شیرزیاں نے پہلے ہی علیزے کو ساری بات بتادی

تھی ویسے بھی علیزے کو کوئی اعتراض کیا ہونا تھا بلکہ وہ تو خوش تھیں کہ ضمخام نے
شادی کر لی۔۔۔۔۔

مہرماہ مسکراتے ہوئے ضمخام کے حصار سے نکل کر علیزے کی طرف جانے لگی مگر
جاتے ہوئے ضمخام کے پاؤں پر اپنا پاؤں مارنا نہ بھولی۔۔۔۔۔

ضمخام نے اپنے پاؤں میں درد برداشت کرتے ہوئے مہرماہ کو پیچھے سے گھورا۔۔۔۔۔ جو
اب علیزے سے گلے مل رہی تھی۔۔۔۔۔

علیزے نے اس کو اپنے ساتھ ہی بیڈ پر جگہ دے کر بٹھالیا تھا۔۔۔۔۔

مہرماہ یہ میرا چھوٹا بھائی زینق ہے کچھ عرصے سے میلان میں تھا اس وجہ سے تمہاری
اس سے ملاقات نہیں ہو سکی۔۔۔۔۔

ضمخام نے زینق کی طرف دیکھتے ہوئے مہرماہ کو بتایا۔۔۔

ہائے بھا بھی شکر ہے آپ کی وجہ سے بھائی مسکرائے تو سہی ورنہ ایسے سڑے ہوئے
پھرتے تھے کہ رامش بھائی سے پوچھ لیں کہ وہ ہم سب انکی شادی کی دعا کرتے تھے

وہ مسکراتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

بس تمہارے کے بھائی کو میرے آنے سے پہلے کافی زکام بھی تھا میں نے ہی پھر ان کا
علاج کیا تھا میں صحیح کہہ رہی ہوں نہ رامش بھائی۔۔۔

وہ ضمخام کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی وہ اب ان سب کے درمیان کافی ہلکا
پھلکا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

بلکل میں خود گواہ ہوں مہرماہ کی بات کا۔۔۔۔

رامش بھی مسکرا کر بولا

ویسے مہرماہ میں نے بھی تمہاری زبان کا بریانی سے علاج کیا تھا۔۔۔

ضمخام اس کو بریانی والی بات یاد دلاتا بولا تو مہرماہ نے منہ بگاڑا۔۔۔

رامش بھائی میری بھابھی پلس دوست کیسی ہے؟؟

اس نے اچانک رامش سے صوفیہ کے متعلق پوچھا۔۔۔۔

رامش تمہاری بھی بیوی ہے؟؟؟

چونکہ شیرزیاں نے صرف ضمخام کے بارے میں ہی علیزے کو بتایا اس وجہ سے

علیزے نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔۔

وہ میم میں نے بھی ضمخام کے ساتھ ہی نکاح کیا تھا مہرماہ کی دوست سے وہ یہاں ہی

رہتی ہے کل وہ مینشن آئے گی تو پھر آپ سے ملوادوں گا۔۔۔۔

وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولا۔۔۔

آہاں بہت اچھے۔۔۔۔۔ اب تو مجھے لگتا ہے کہ زینق کی بھی شادی ہو گئی ہوگی۔۔۔

بلکل نہیں موم میں آپ کا اچھا بیٹا ہوں میں آپ کے ساتھ ہی شادی کرنے جاؤں

گا۔۔۔۔

وہ علیزے کی بات سن کر منہ پر شرافت لاتا بولا۔۔۔۔

موم اس کی شکل پر مت جانیے گا آپ کے اس بیٹے نے بھی لڑکی پسند کی ہوئی
ہے۔۔۔۔

ضمخام کو زینق کی شرافت ایک آنکھ نہ بھائی تو اس کا بھانڈا پھوڑتا ہوا بولا۔۔۔۔

واہ بیٹا جی زرا ادھر تو آنا۔۔۔۔

وہ ضمخام کی بات سن کر زینق کو اپنی طرف بولا کر بولیں تو زینق جلدی سے شیر زیاں
سے بولا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈیڈ آپ کیا کونے میں کھڑے مسکرا رہے ہیں میری مدد کریں۔۔۔۔

بیٹا جی یہ تمہارا اور علیزے کا معاملہ ہے اور تمہیں کس نے کہا تھا کہ ہم سے جھوٹ بولو
اور شریف منہ بنا کر خود کو اچھا بیٹا کہو۔۔۔۔

شیر زیاں کا جواب سن کر وہ معصوم شکل بنا کر علیزے کے قریب گیا تو علیزے نے زور
سے اس کا کان کھینچا۔۔۔۔

جلدی سے بتاؤ زرا کون ہے وہ حور جسے یہ لنگور ملا ہے۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔ موم میں کہاں سے آپ کو منگور لگتا ہوں دیکھیں اچھی بھلی تو صورت ہے میری
بلکہ ضمخام اور رامش بھائی دونوں سے زیادہ خوبصورت ہوں اور وہ لڑکی میلان میں
ہے اگلے ہفتے آئے گی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پہلے تو ان کی بات پر صدمے میں ہی چلا گیا پھر سنبھل کر جلدی سے بولا۔۔۔۔۔

ضمخام ڈاکٹر ایلکس آگئے ہیں میں انھیں لینے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

رامش اچانک سے بولا تو سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے لے آؤ۔۔۔۔۔ رامش ضمخام کا جواب سن کر دوسری طرف کا دروازہ

کھول کر بیسمنٹ میں گیا جہاں کمرے میں ڈاکٹر ایلکس انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے آنے کے بعد زینق اور رامش روم سے باہر چلے گئے پہلے ڈاکٹر نے علیزے کا
چیک اپ کیا اور اس کی دوائیاں بتائیں پھر مہرماہ کو چیک کیا اور اس کو بھی دوائی لکھ دی تو
ضمخام ڈاکٹر ایکس کو واپس چھوڑنے چلا گیا۔۔۔



ڈاکٹر کے جانے کے بعد ضمخام مہرماہ کو اپنے ساتھ لے کر سٹیڈی روم میں آیا وہاں پہلے
سے ہی رامش اور زینق اس کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

ضمخام روم میں موجود صوفے پر بیٹھ گیا اس کے ساتھ ہی مہرماہ بھی بیٹھ گئی
تھی۔۔۔ جبکہ رامش اور زینق ان کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔

مہرماہ میں چاہتا ہوں جو پاکستان میں تمہارے ساتھ ہوا ہے وہ ہم سب کو تفصیل سے

بتاؤ۔۔۔۔۔

ضمخام نے مہرماہ سے کہا تو وہ ایک نظر سب کو دیکھتی گہرا سانس لے کر اپنے ہونٹوں کو
تر کرتی انھیں پاکستان میں اس کے ساتھ جو ہوا وہ سب بتانے لگی جبکہ بتاتے ہوئے
آنکھیں اس کی نم تھی ان میں آنسو صاف دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔۔

ساری بات بتانے کے بعد اس نے ضمخام کا چہرہ دیکھا جو غصے سے سرخ ہو چکا تھا لب
زور سے آپس میں پیوست تھے جبکہ وہ خود بتانے کے بعد رونے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

ضمخام نے اسے اپنے حصار میں لے کر چپ کر وایا اور اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

مہرماہ وہ پیکٹ کہاں ہے جو تمہیں بھالو میں ملا تھا؟؟؟

وہ جو میں بیگ لائی تھی اسی موجود ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنی بھیگی آنکھیں جھپکا کر بولی تو ضمخام نے رامش کو وہ بیگ لانے کا اشارہ کیا جبکہ

زینق تو اس چھوٹی سی لڑکی کی بہادری اور عقلمندی پر حیران تھا وہ دیکھنے میں ہی بس

نازک لگتی تھی لیکن وہ تھی چالاک اور ہوشیار۔۔۔۔۔

رامش ضمخام کے کمرے سے بیگ لایا اور مہرماہ کو پکڑا یا مہرماہ نے وہ بیگ پکڑا اور اسے کھول کر اندر سے وہ پیکٹ نکالا اس نے ضمخام کو ایک نظر دیکھا جو اسے آنکھوں سے پیکٹ کھولنے کا اشارہ کر رہی تھی اس نے دھڑکتے دل سے پیکٹ کو کھولنا شروع کیا

اس نے پیکٹ کھولا تو اس میں سے ایک ڈائری نکلی اور ساتھ ایک یو ایس بی تھی اس نے ڈائری کھولی تو پہلے صفحے پر اس کا نام ہی درج تھا۔۔۔۔۔

مہرماہ ابھی ڈائری کو رہنے دو رات کو پڑھ لینا پہلے یو ایس بی دیکھ لیتے ہیں کہ اس میں کیا ہے۔۔۔۔۔

وہ مہرماہ سے بولا تو مہرماہ جو ڈائری پڑھنے لگی تھی اس کی بات سن کر اس نے ڈائری بند کی

اور اسے یو ایس بی دی۔۔۔۔۔

زینق نے اپنے پیچھے موجود ٹیبل سے لیپ ٹاپ اٹھا کر ضمنام کو پکڑا یا اس نے لیپ ٹاپ
اون کر کے اس میں یو ایس بھی لگائی۔۔۔۔۔

اس نے ڈرائیو کھولی تو اس میں سے کچھ تصویریں اور فائل شو ہوئیں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضمنام نے وہ تصویریں کھولیں تو پہلی تصویر احد صاحب کے مینجر کی تھی۔۔۔۔۔

ی۔۔۔ یہ بابا کے مینجر ہیں۔۔۔۔۔

اگلی تصویر انسپکٹر کی تھی۔۔۔۔۔

یہ اسی انسپکٹر نے مجھے پکڑا تھا اور ٹارچر کیا تھا۔۔۔۔۔

اگلی تصویر احد صاحب کے بزنس پارٹنر کی تھی۔۔۔۔۔

یہ بابا کے ساتھ کام کرتے تھے مطلب بزنس پارٹنر تھے۔۔۔۔

آخری تصویر کو ضمناً م نے حیرت سے دیکھا مگر پھر بات سمجھ میں آتے ہی اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی جو کسی کے بھی دیکھنے سے پہلے غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔

یہ مجھے نہیں پتا کون ہے لیکن دیکھا ہوا لگ رہا ہے۔۔۔۔



مہرماہ نے آخری تصویر دیکھ کر ضمناً م سے کہا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں جب تمہیں یاد آئے تب بتا دینا اور میں چاہتا ہوں کہ اب تم کمرے میں جا کر یہ ڈائری پڑھو اور پھر ہمیں بتاؤ کہ اس میں کیا لکھا ہے اور فائلز ہم رات کو ہی دیکھیں گے اوکے۔۔۔۔

ضمخام نے مہرماہ کا سرچوم کر اسے جانے کا کہا۔۔۔

تو وہ اس کی بات سن کر سر ہلاتی اپنی جگہ سے اٹھی اور باہر جانے لگی کہ اپنے پیچھے سے
اسے ضمخام کی آواز سنائی دی جسی سن کر وہ ادا سی سے مسکرائی۔۔۔



مہرماہ یاد سے کچھ کھا کر میڈسن لے لینا پہلے روزی سے کہنے وہ تمہیں کچھ بنا دے گی

اس کی امو بھی تو اسے ایسے ہی دوائی کھانے کا کہا کرتیں تھیں وہ اپنے والدین کے

بارے میں ادا سی سے سوچتی باہر چلی گئی۔۔۔۔

چونکہ تصویریں رامش اور زینق نے نہیں دیکھی تھی تو اس وجہ سے وہ آخری تصویر

نہیں دیکھ سکے تھے۔۔۔۔

ہاں بولو رامتش تم نے کیا بتانا تھا مجھے۔۔۔۔

ضمخام اپنی سگریٹ سلگا کر بولا۔۔۔۔



تو رامتش اسے اپنے اور صوفیہ کے درمیان ہونے والے ساری بات اسے بتانے لگا۔۔۔۔

وہ آدمی جو بھی ہے وہ مجھے صوفیہ کے ذریعے مارنا چاہتا ہے مگر صوفیہ نے پہلے ہی مجھے ساری بات بتادی اپنی بہن کی وجہ سے وہ بھی مجبور ہے۔۔۔۔

اور یہ ہے اس کی بہن کی تصویر۔۔۔۔

وہ اپنے فون میں سے انوشے کی تصویر نکال کر بولا وہ تصویر اس نے کل ہی صوفیہ سے
منگوائی تھی۔۔۔۔

بھائی مجھے بھی دکھائیں تصویر۔۔۔۔

زینق نے بھی تجسس سے تصویر دیکھنے کے لیے مانگی تو ضمخام نے اس کی طرف راجش کا
موبائل بڑھا دیا۔۔۔

لینا۔۔۔۔ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔ یہ لڑکی تو لینا ہے یہ میرے ساتھ میلان میں تھی بلکہ میری پسند بھی یہی
لڑکی ہے اور اسے بھی کسی نے مجھے مارنے کا کہا تھا اس کو اپنا ماضی نہیں یاد مطلب اس کی

مموری لوس ہو گئی تھی اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہ ایک سال پہلے ہی کو مہ سے ہوش میں
آئی ہے۔۔۔

وہ حیران ہوتا جلدی سے ضمخام سے بولا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔ تو اس کا مطلب کوئی ان دونوں کو بلیک میل کرتے ہوئے تم دونوں کو
مروانا چاہتا ہے اور مہ ماہ کو بھی کسی نے مروانے کی کوشش کی اور موم پر بھی جو حملی
ہوا اس سب میں ایک چیز کو من ہے اور وہ ہوں میں۔۔۔۔۔

وہ جو کوئی بھی ہے مجھے نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ اور تم لوگ یہ تصویر ضرور دیکھنا
چاہو گے اس میں اس شخص کا سراغ ہے۔۔۔۔۔

وہ اسے لیپ ٹاپ پر جو مہ ماہ کی یو ایس بی میں تصویر تھی وہ دکھا کر بولا۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔ تو مجھے تو پہلے بھی اس پر شک تھا تمہاری وجہ سے اس کا بیٹا بھی مرا تھا شاید اس کا بدلہ لے رہا ہو۔۔۔۔

رامش تصویر دیکھ کر جلدی سے بولا۔۔۔۔

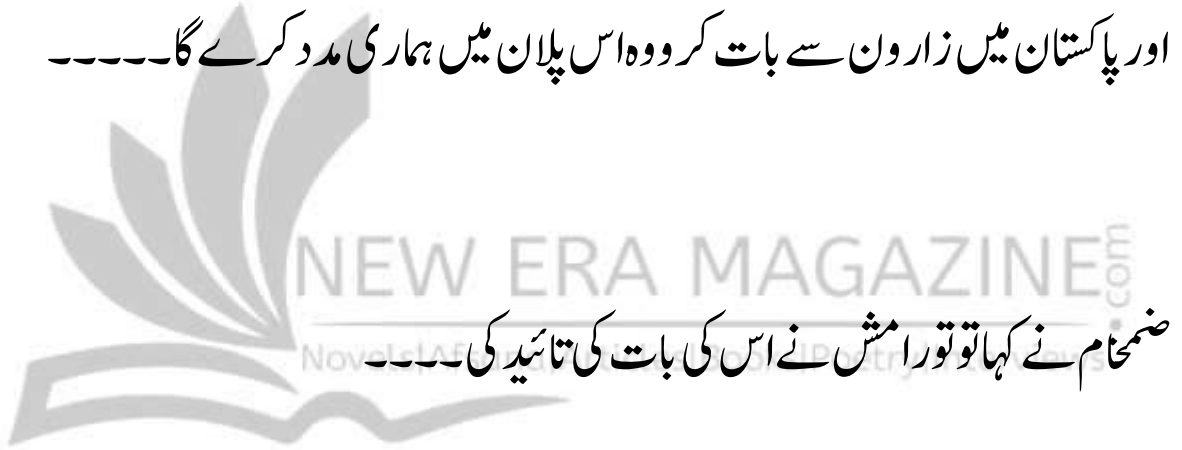
زینق میں چاہتا ہوں تم لینا یا نوشتے جو بھی اس کا نام ہے اسے روم بلاؤ اور اسے کہو کہ ایک پلان کے مطابق جو اسے فون کرتا ہے اسے بتائے کہ وہ تمہیں روم جا کر مارنا چاہتی ہے پھر ایک بار وہ یہاں آجائے تو ہم اس کی حفاظت کر لیں گے اور رامش تم بھی صوفیہ کو مینشن میں لے آؤ اور صوفیہ کو اس کی بہن کے بارے میں بھی بتا دینا فحاح وہ صرف مینشن میں ہی محفوظ ہوگی۔۔۔۔

اور دوسری بات یہ انسپکٹر جو ہے میں چاہتا ہوں تم لوگ اسے ایک کمپنی کی طرف سے

اٹلی کے فری ٹور کی ٹکٹس بھجواؤ وہ مجھے چار دن کے اندر اندر روم میں ملنا چاہیے۔۔۔۔

وہ اسے اس انسپکٹر کی تصویر دیکھاتا بولا جس نے مہرماہ کو مارا تھا۔۔۔۔

اور پاکستان میں زارون سے بات کرو وہ اس پلان میں ہماری مدد کرے گا۔۔۔۔



ضمیمہ نام نے کہا تو تورا مشن نے اس کی بات کی تائید کی۔۔۔۔

وہ مزید اس پلان کو ڈسکس کرنے لگے وہ جان چکے تھے اس سب کے پیچھے کون ہے اب

بس اسے اس کے جال میں ہی پھنسا کر وہ اسے مات دینا چاہتے تھے۔۔۔۔

مہرماہ اپنے کمرے میں آئی اور دھڑکتے دل کے ساتھ ڈائری کھولی اور بیڈ پر بیٹھ کر پڑھنا

شروع کر دی اسے تو میڈسن لینا بھی یاد نہیں رہا تھا وہ بس یہ ڈائری جلد سے جلد پڑھنا
چاہتی تھی۔۔۔۔

ماضی:



کراچی، پاکستان:

احد صاحب کو مسلسل بزنس میں لوس ہو رہا تھا ان کے بزنس پارٹنر نے انھیں ایک
ڈیل کے بارے میں بتایا جس سے ان کا ڈوبتا بزنس بچ سکتا تھا۔۔۔۔

وہ ڈرگزر کو ایمپورٹ اور ایکسپورٹ کرنے کی ڈیل تھی اس سے نہ صرف ان کا بزنس بچ
جاتا بلکہ ان کو منافع بھی ہوتا۔۔۔۔

احد صاحب پہلے تو نہیں مان رہے تھے پھر اپنے پار ٹنر کے مسلسل منامے پر آخر وہ مان ہی گئے تھے۔۔۔۔

انہیں یہ پتا چلا تھا کہ وہ یہ ڈیل جس سے کر رہے تھے وہ لوگ بہت خطرناک ہے اس وجہ سے انہوں نے مہرماہ کو یہاں سے دور پڑھانے کے لیے بھیجا کیونکہ ان کا ارادہ اپنا بزنس سٹیبل کرنے کے بعد یہ ڈیل ختم کرنے کا سوچا تھا۔۔۔۔

مہرماہ کے جانے کے بعد وہ تھوڑا پر سکون ہو گئے تھے مگر پھر ایک سال بعد انہیں پتا چلا کہ ان کے پار ٹنر نے ڈرگز کے ساتھ ہیومن ٹریڈنگ کی بھی ڈیل کر لی تھی وہ تو اپنے پار ٹنر سے سخت غصہ ہوئے پکڑے جانے کی پریشانی الگ تھی انہوں نے ساری بات آرزو بیگم کو بتائی تو وہ ڈرگئی کیونکہ احد صاحب کو دھمکیاں ملنے لگی تھی کہ اگر انہوں نے کسی کو بتانے کی کوشش کی تو وہ انہیں مار دیں گے اسی دوران آرزو بیگم نے احد صاحب سے بات کر کے سعد اور معید کو یو ایس بھیجا دیا وہ ان دونوں کی جان خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔۔۔۔

اسی وجہ سے وہ مہرماہ کو پاکستان واپس نہیں آنے دے رہے تھے پھر احد صاحب نے آہستہ آہستہ اپنے پارٹنر کا بھروسہ جیت کر ان کے خلاف ثبوت اکٹھا کرنا شروع کیے اور اسی دوران ہی انھیں پتا چلا کہ پولیس بھی اس سب میں شامل ہے دو سال کی مسلسل حنت کے بعد آخر انھیں ثبوت مل ہی گئے اور سب سے بڑی بات اس شخص کی تصویر جو یہ سب سمگل کرتا ہے یعنی اس بزنس کے اصلی مالک کی وہ سب ثبوت فائلز میں موجود تھے جو یو ایس بی میں موجود تھے۔۔۔۔

لیکن ان سے ایک غلطی ہو گئی ان کی فوٹج کیمرے میں ریکورڈ ہو گئی جب وہ فائلز کمپیوٹر سے کاپی کر رہے تھے۔۔۔۔

احد صاحب نے پہلے ہی وہ یو ایس بی اور ڈائری مہرماہ کے بھالو میں چھپا دی تھی یہ سوچ کر کے کوئی بھی اس میں ثبوت نہیں ڈھونڈے گا۔۔۔۔

اس رات وہ آرزو بیگم کے ساتھ لہج کر رہے تھے جب ان کا پارٹنر (اور انسپکٹر زبردستی گھر میں داخل ہوئے اور اس سے ثبوتوں کے بارے میں پوچھنے لگے اور پھر ان کے نابتانے پر احد صاحب اور آرزو بیگم (کے ساتھ کام والی اور سکیورٹی گارڈ کو بھی ان لوگوں نے مار دیا

ڈائری پڑھ کر وہ زار و قطار رونے لگی وہ یہاں کتنے مزے سے رہ رہی تھی اور وہاں اس کے ماں باپ دن رات پریشان رہتے تھے۔۔۔

ضمخام جو سارا پلان ڈسکس کر کے کمرے میں آیا تھا مہرماہ کو روتے دیکھ کر جلدی سے اس کے پاس آیا اور اسے اپنے حصار میں لے کر چپ کروانے لگا۔۔۔

مہرماہ نے روتے ہوئے ہچکیوں کے ساتھ ساری باتیں ضمخام کو بتادی تھیں جس سے

اب ضمخام کو ساری بات سمجھ آچکی تھی۔۔۔۔

مہرماہ مجھے پتا ہے کہ وہ آخری تصویر کس کی ہے اور تم اس شخص سے مل بھی چکی

ہو۔۔۔۔

ضمخام مہرماہ کو چپ کروا کر اس کی بات سننے کے بعد بولا۔۔۔۔۔



ضمخام کون ہے وہ مجھے بتاؤ میں اسے خود ماروں گی۔۔۔

تمہارے علاوہ اور بھی کئی لوگوں کے اس، سے حساب نکلتے ہیں مہرماہ ابھی تم آرام کرو

کل اس بارے میں تمہیں سب پتا چل جائے گا۔۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر بولی تو ضمنی نام نے اسے جواب دیا۔۔

مہر ماہ نے اس کی بات سن کر اپنا سر ہلایا۔۔۔۔



رامش صوفیہ کو پلان کا بتا کر اسے مینشن لے کر آ رہا تھا لیکن اس نے ابھی انوشے کے بارے میں اسے نہیں بتایا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ خود اس سے ملے وہ ابھی راستے میں تھے جب رامش نے اس سے پوچھا۔۔۔

صوفیہ تمہارے ڈیڈ کہاں ہے ان کی وجہ سے بھی پلان خراب ہو سکتا ہے۔۔۔۔

وہ ونیس گئے ہیں ایک ہفتے کے لیے۔۔۔۔

صوفیہ نے جواب دیا تو رامش نے اس کی بات پر سر ہلایا رامش نے جب اس کے چہرے پر پریشانی دیکھی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہونٹوں سے چھوا۔۔۔

کیا بات ہے؟؟ پریشان لگ رہی ہو اگر کوئی بات ہے تو مجھے فوراً بتا دو یہ نہ ہو کہ بعد میں ہمیں کوئی پریشانی ہو۔۔۔۔

و۔۔ وہ مجھے ڈر لگ رہا اگر کچھ غلط ہو گیا تو میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے اداسی سے بولی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ضمناً نے پہلے سے ہی سارے انتظام کیے ہوئے ہیں اور کیا انہوں نے تمہیں ڈرایا ہے؟؟

نہیں ان کا فون رات کو آیا تھا میں نے کہا کہ دو دن تک ز۔۔۔ زہر دے دوں گی وہ چاہتے ہیں کہ میں جلد سے جلد اپنا کام کروں

ہم بس پھر دوبارہ ان کا فون آئے تو کہہ دینا کہ کل تم مجھے زہر دے دو گی۔۔۔

م۔۔ میں بتا دو گی۔۔۔

صوفیہ نے کابنتی آواز میں جواب دیا تو رامتش نے اس کا ہاتھ پھر اپنے ہونٹوں سے چھو کر
اسے تسلی دی



تمہارے لیے ویسے دوسرے سہرا نہیں مینشن میں۔۔۔

اس نے ابھی مہر ماہ کے واپس آنے کا نہیں بتایا تھا اسی وجہ سے صوفیہ کو مہر ماہ کے واپس
آنے کی خبر نہ تھی اور انوشے نے رات کو روم پہنچنا تھا۔۔۔

کیا واقعی آپ سچ بول رہے ہیں۔۔۔ مجھے شروع سے ہی سرپرائز پسند ہیں پہلے انوشے دیتی تھی پھر اس کے بعد کسی نے نہیں دیے۔۔۔۔۔

وہ پہلے آنکھوں میں چمک لیے بولی اور آخر میں اداسی سے بولی۔۔۔۔۔

ہم مینشن بس پہنچنے والے ہیں یقیناً تمہیں سرپرائز اچھا لگے لگا۔۔۔۔۔

وہ ضمخام کے ساتھ تھوڑی دیر پہلے یو ایس بی میں موجود فائنلزدیکھ کر فارغ ہوئی تھی اور اب علیزے سے مل کر ہال میں بیٹھی روزی سے بات کر رہی تھی جبکہ ضمخام اس وقت زینق کے ساتھ سٹڈی روم میں تھا۔۔۔۔۔

روزی مجھے پاستہ بنا دو میں نے پاکستان میں تمہارے کھانے کو بہت مس کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ پاکستان کے ذکر پر اداس ہو گئی تھی مگر پھر خود کو سنبھال کر بولی وہ مضبوط بننا چاہتی تھی رات کو ہی ضمخام نے اس کی بات سعد اور معید سے کروائی تھی وہ بھی کافی دکھی

تھے مگر پھر اس نے انہیں سمجھا دیا تھا اور پاکستان میں کسی سے بھی رابطے سے منع کر دیا
تھا وہ جانتی تھی فلحال ان سب کی جان کو خطرہ ہے وہ پہلے ہی اپنے ماں باپ کو کھو چکی
تھی اب انہیں نہیں کھونا چاہتی تھی۔۔۔

جی میم ابھی بنا دیتی ہوں اور کچھ تو نہیں کھانا آپ نے؟؟



نہیں روزی بس تم صوفیہ کے لیے بھی کچھ بنا لینا مجھے ضمخام نے بتایا ہے کہ رامش
صوفیہ کو لینے گیا ہے اور اب وہ ہمارے ساتھ ہی یہاں رہے گی مجھے تو بہت خوشی ہے کہ
اب وہ ہمارے ساتھ رہے گی۔۔۔۔

اس کی خوشی سے بھرپور آواز سن کر ہال میں آتے ضمخام کے لب پھیلے۔۔۔۔

آہاں مسز بڑی خوش نظر آرہی ہو خیریت ہے۔۔۔

وہ مزے سے بول کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا جبکہ روزی مسکراتے ہوئے کچن میں چلی
گئی۔۔۔

تم نے ہی تو بتایا ہے کہ صوفیہ آرہی ہے تو اس وجہ سے میں بے حد خوش آخر کو اتنے
دنوں بعد جو اس سے ملنے ہے۔۔۔۔

لگتا ہے بھابھی آپ کو بھائی سے زیادہ صوفیہ کے ساتھ وقت گزارنا اچھا لگتا ہے۔۔۔۔

زینق بھی مہرماہ کی بات سن کر صوفیہ پر بیٹھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ اور تمہیں پتا نہیں تمہارا بھائی جد سے زیادہ کھڑوس اور سڑیل تھا یہ تو
میرے آنے سے اب مسکرانے لگا ہے ورنہ اس کے ساتھ وقت تو وقت ہی نہیں گزرتا
تھا۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے ضمخام کو منہ چڑھاتے ہوئے بولی تو زینق نے قہقہہ لگایا جبکہ ضمخام
بھی مسکرانے لگ پڑا تھا۔۔۔۔

مہرماہ زرا اپنے بارے میں بھی تو بتاؤ کہ تم کتنی ہنس مکھ تھی اور یہ بتاؤ کہ تمہیں کتوں
سے کتنا پیار ہے یاد ہے نہ جب جیکی کو تم نے دیکھا تھا۔۔۔۔

اس کتے کو اب بیچ دو ضمخام میں نے اب یہاں ہی رہنا ہے اور مجھے بالکل منظور نہیں کہ وہ
مجھے کاٹے اور مجھے ٹیکے لگیں۔۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

بلکل نہیں بچہ ہے وہ میرا۔۔۔۔ میں اسے تمہارے ڈر کی وجہ سے بلکل بھی نہیں

بچوں گا۔۔۔۔

ہائے توبہ کرو ضمناً وہ تمہارا بچہ۔۔۔۔ بلکل بھی نہیں دیکھنا میں نے جلد ہی اسے

میشن سے نکال دینا ہے اگر تمہیں تمہارا بچہ اتنا ہی پیارا ہے تو اس کے ساتھ ہی چلے جانا

میں انکل سے بات کر لوں گی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کبھی بھی نہیں یہ میرا گھر ہے اور جیکی کا بھی ہم کبھی یہاں سے نہیں جائیں گے بلکہ میں

نے تو اس کا پچھلی طرف لان میں گھر بنایا ہوا ہے وہ وہاں ہی رہے گا۔۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر اپنی مسکراہٹ دبا کر بولا اسے مزہ آ رہا تھا اسے تنگ کرنے میں اور

ویسے بھی وہ کل سے ہی کافی پریشان اور اداس تھی اب ہی اس کا موڈ فریش لگ رہا تھا اور

وہ اسے برباد نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ جبکہ زینق ان دونوں کو لڑتے دیکھ کر مسکرا رہا
تھا۔۔۔۔

رامش صوفیہ کو لے کر مینشن میں داخل ہوا تو وہ لوگ جب ہال میں داخل ہوئے تو
مہرماہ کی آواز سن کر صوفیہ جلدی سے اندر داخل ہوئی جہاں مہرماہ ضخمام سے لڑ رہی
تھی۔۔۔۔

 NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
مہرماہ۔۔۔۔

اس نے خوشی سے اسے پکارا تو مہرماہ ضخمام سے لڑنا چھوڑ کر جلدی سے بھاگ کر صوفیہ
کے پاس گئی۔۔۔۔

صوفیہ میں نے تمہیں بہت یاد کیا یا اور تم نے مجھے کیا۔۔۔۔

ہاں مجھے کافی دنوں سے تمہاری یاد آرہی تھی تم ایک ہفتے کا بول کر دو ہفتوں بعد آئی ہو
اور نہ ہی تم نے پاکستان جا کر کوئی رابطہ کیا۔۔۔۔

صوفیہ اس سے الگ ہوتی شکوہ کر کے بولی۔۔۔

و۔۔ وہ بس تھوڑی مصروف ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر اداس ہوتی گول مول جواب دے گئی۔۔۔۔

صوفیہ کیسے ہو تم؟؟

صوفیہ مزید کچھ پوچھتی کہ ضمخام نے فوراً صوفیہ کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

م۔۔۔ میں ٹھیک ہوں بھائی۔۔۔۔

اس کی دوچار بار ہی صرف ضمخام سے بات ہوئی تھی اور وہ بھی رسمی کیونکہ اسے ضمخام

سے ڈر لگتا تھا اس وجہ سے وہ اس سے کم ہی بات کرتی تھی۔۔۔۔

اس سے ملو صوفیہ یہ ضمخام اور رامش کا چھوٹا بندرا وہ سوری مطلب بھائی ہے۔۔۔۔۔
 بھا بھی میں کہاں سے آپ کو بندر لگ رہا ہوں۔۔۔۔۔ اور صوفیہ بھا بھی میں ضمخام
 اور رامش بھائی کا چھوٹا سا پیارا سا اور ہنڈ سم سا بھائی زینق ہوں۔۔۔۔۔
 وہ پہلے مہر ماہ کی بات سن کر صدمے سے بولا پھر ساتھ ہی اپنا صحیح تعارف بھی کروا یا وہ
 صوفیہ کے سامنے ویسے بھی اپنی عزت کا کبارا نہیں کرنا چاہتا تھا آخر کو اس کی بہن کو جو
 پسند کرتا ہے۔۔۔۔۔

جبکہ صوفیہ نے اس کی بات سن کر مسکراتے ہوئے سر ہلایا
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 پھر سب لوگ بیٹھ کر آپس میں باتیں کرنے لگ پڑے۔۔۔۔۔

زبرقان اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا جب اس کا خاص آدمی مارک آفس میں داخل
 ہوا۔۔۔۔۔

سر صوفیہ نے بتایا ہے کہ وہ کل رامش کو قتل کر دے گی۔۔۔۔۔

اور دوسری بات یہ کہ لینا بھی زینق کو کل روم میں ایک جگہ مل رہی ہے وہاں پر اس
 نے زینق کو بھی قتل کر دینا ہے مطلب ایک دن دو دو کام ایک ساتھ ہو جائیں گے اور

ضمخام کو پتا بھی نہیں چلے گا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے لیکن کوشش کرنا کہ صوفیہ کی ملاقات لینا سے نہ ہو سکے جب وہ اپنا
اپنا کام کر دیں گے تب مل بھی لیں تو کوئی فکر نہیں۔۔۔۔۔

زبرقان اس کی بات سن کر بولا تو مارک مزید بولا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ فکر مت کریں ہمارا ایک آدمی مسلسل لینا پر نظر رکھے ہوئے ہے اور سر کل کوئی
بھی میٹنگ نہیں ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر کل میں گھر ہی رہوں گا بس مجھے کل لینا اور صوفیہ کی ان دونوں کو مارنے
کی خبر وقت پر دے دینا۔۔۔۔۔

وہ بولا اور مارک کو جانے کا اشارہ کیا جو اس کی بات سن کر آفس سے چلا گیا۔۔۔۔۔

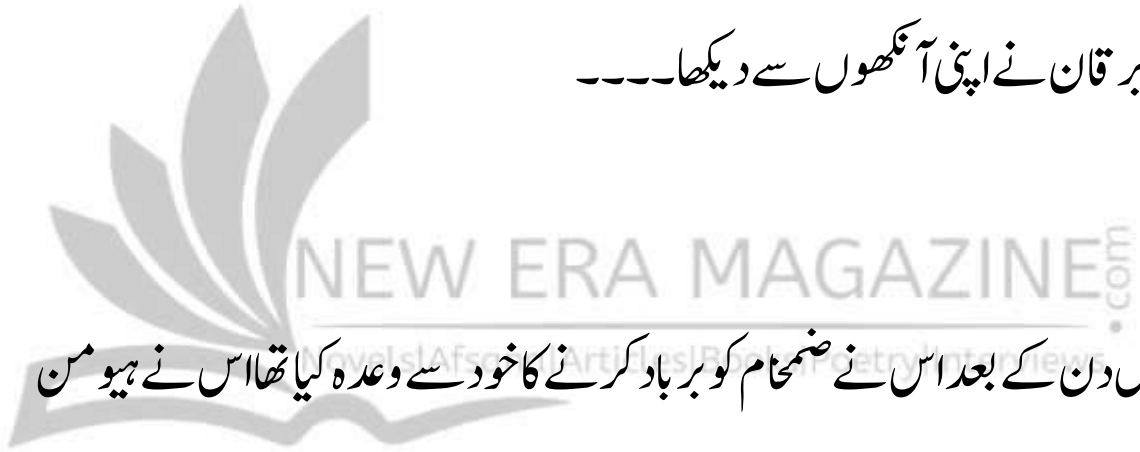
علیزے جب یہاں آئی تھی تو وہ اسے بے حد پسند کرتا تھا اور اسے اپنا بنانا چاہتا تھا مگر وہ یہاں سے بھاگ گئی تھی پھر شیر زیاں سے ملنے کے بعد اس سے شیر زیاں نے شادی کر لی تھی اس نے بڑی کوشش کی کہ وہ علیزے کو دوبارہ حاصل کر لے مگر کبھی نہ حاصل کر سکا پھر اس نے کچھ سالوں بعد شادی کر لی اور اس کا ایک بیٹا ہوا جس میں پھر اس کی جان بسنے لگی تھی۔۔۔۔۔

زبرقان کی بیوی تو اس کے بیٹے نیہان کو پیدا کرتے ہی مر گئی تھی اسی وجہ سے وہ شروع سے اپنے بیٹے کو ساتھ رکھتا نیہان نے جلد ہی اس کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا تھا

۔۔۔۔۔

سب کچھ صحیح جا رہا تھا بس ایک غلطی نیہان سے ہو گئی ان کی ہین ٹریفنگ کی سب سے

بڑی ڈیل آئی تھی اور اس دوران نیہان کی لڑائی ضمخام سے ہو گئی تھی ضمخام نے ان کی ڈیل کی خبر پولیس کو دے دی تھی وہ شروع سے ہی ہیومن ٹریڈنگ کے خلاف تھا اس وجہ سے اس نے یہ کیا تھا پولیس نے زبرقان کے بیٹے کو ہیومن ٹریڈنگ کے جرم میں پکڑ لیا تھا مگر اس نے پولیس سے بھاگنے کی کوشش کی تو پولیس نے اسے پکڑنے کے لیے فائر کیے مگر وہ چار گولیاں لگنے سے مر گیا اور یہ منظر تھوڑی دور گاڑی میں بیٹھے زبرقان نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔۔



اس دن کے بعد اس نے ضمخام کو برباد کرنے کا خود سے وعدہ کیا تھا اس نے ہیومن ٹریڈنگ کا بزنس دوبارہ ایک سال بعد شروع کیا اور اس کے لیے اس نے پاکستان سے آغاز کیا وہاں اس نے مہرماہ کے بابا اور ان کے ارٹھر سے ڈیل کی تھی اور یہاں اس نے پہلا کام البرٹو کو پھسا کر ضمخام کی ماں کو مروانے کا کیا جو اس بے وقوف نے بغیر سوچے سمجھے کر دیا اس نے ہی البرٹو کی بیٹی کو مروایا تھا۔۔۔۔

اس کے بعد اس نے بس خاموشی سے ضمخام کو پانگلوں کی طرح اس آدمی کو ڈھونڈتے

دیکھا تھا جس نے ثبوت البرٹو کو دیے تھے مگر وہ پہلے ہی اسے مار چکا تھا۔۔۔۔

پھر جب اس کو پتا چلا کہ مہرماہ اور صوفیہ دو لڑکیاں جن سے ان کی ملاقات ہوئی ہے تو اس نے صوفیہ کے ماضی کے بارے میں پتا لگوا یا جبکہ مہرماہ کا بس اسے اتنا ہی پتا تھا کہ اس کا تعلق پاکستان سے ہے پھر اس نے صوفیہ کی بہن کو ڈھونڈ کر اسے بلیک میل کر کے رامش کو مروانے کا سوچا اور دوسری طرف انوشے کا استعمال کر کے زینق کو اپنے جال میں پھسانے کا سوچا اور اس نے ہی دونوں مرتبہ ضمخام کو تکلیف دینے کے لیے مہرماہ پر حملہ کروایا تھا۔۔۔۔

اب اسے لگ رہا تھا کہ سب کچھ اس کے قابو میں ہے اور کل کا دن جشن کا ہو گا کیونکہ وہ بھی ضمخام سے اس کے دو پیارے لوگوں کو چھیننے والا تھا اب یہ تو کل کے دن نے ہی بتانا تھا کہ کس کی جیت ہو گی اور کس کی ہار۔۔۔۔۔

صوفیہ سب کے ساتھ ڈنر کرنے کے بعد سٹڈی میں موجود تھی جہاں زینق کے علاوہ

سب موجود تھے صنم نام پہلے ہی مہر ماہ کو سب کچھ بتا چکا تھا اس وجہ سے اسے پتا تھا کہ
زینق کہاں گیا ہے۔۔۔۔

وہ مہر ماہ کے ساتھ بیٹھی بات کر رہی تھی جب روم کا دروازہ کھلنے کی آواز پر صوفیہ نے
دروازے کی جانب دیکھا زینق کے پیچھے کسی لڑکی کو اندر داخل ہوتے دیکھ وہ اپنی جگہ
سے کھڑی ہوئی انوشے کو دیکھ کر اس نے حیرت سے اپنی آنکھیں دو تین بار جھپکائیں
اور پھر سب کے دیکھتے ہی دیکھتے اس نے آگے بڑھ کر انوشے (لینا) کو اپنے گلے لگا لیا اور
زار و قطار روپڑی۔۔۔۔

جبکہ انوشے تو اس افتاد پر گھبرا ہی گئی اسے زینق نے سب کچھ راستے میں بتا تو دیا تھا مگر
پھر بھی وہ صوفیہ کو اسے روتے دیکھ پریشان ہو گئی تھی۔۔۔۔

صوفیہ اس سے دور ہوتی اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھر کر اس کے چہرے کو جا

بجا چومنے لگی۔۔۔۔۔ پانچ سال بعد وہ انوشے سے دوبارہ ملی تھی اور یہ عرصہ اس کے لیے کتنا تھا یہ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

صوفیہ خود کو سنبھالو۔۔۔۔۔ تم انوشے کو پریشان کر رہی ہو۔۔۔۔۔

مہرماہ نے آگے بڑھ کر صوفیہ کو انوشے سے الگ کیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مطلب تمہیں خوشی نہیں ہوئی مجھ سے ملنے کی انوشے۔۔۔۔۔

اس نے انوشے کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں خوشی سے زیادہ پریشانی رقم تھی۔۔۔۔۔

صوفیہ بھابھی اس کو اپنا ماضی یاد نہیں ہے وہ ایک سال پہلے ہی کو ما سے ہوش میں آئی ہے
مگر وہ اپنی میموری لوس کر چکی ہے۔۔۔۔

زینق نے صوفیہ کو بتایا تو اس نے لب کاٹتے ہوئے انوشے کو دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ
رہی تھی دونوں کے چہرے کی مماثلت انھیں کافی حد تک ایک دوسرے سے ملاتی
تھیں۔۔



NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انوشے نے آگے بڑھ کر صوفیہ کو اپنے گلے لگایا اور دھیمی آواز میں بولی۔۔۔

بے شک مجھے اپنا ماضی یاد نہیں ایک سال تک میں بے نام رہی لیکن اب آپ سے مل
کر اپنے پن کا احساس ہو رہا ہے مجھے یقین ہے آہستہ آہستہ مجھے سب یاد آجائے گا اور اس
سب میں آپ میرا ساتھ دیں گی۔۔۔

اس کی بات سن کر صوفیہ کے لب پھیلے وہ اس بات پر ہی بہت خوش تھی کہ انوشے اسے
واپس تو ملی۔۔۔

بلکل میں تمہارا ساتھ دوں گی تمہیں اپنی اور تمہاری بچپن کی تصویریں اور بہت سی
چیزیں دکھاؤں گی۔۔۔۔

صوفیہ اور انوشے کے ملنے کے بعد صوفیہ نے انوشے کو سب کا تعارف کروایا۔۔۔ اس
کے بعد رامش نے انھیں سارا پلان بتایا اور سب کو ان کا کام بتایا جو انھیں کل کرنا
تھا۔۔۔

پلان بتانے اور ڈسکس کرنے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے جبکہ
زینق انوشے کو واپس ہوٹل چھوڑ آیا تھا وہ پہلے ہی اسے چھپا کر مینشن لایا تھا اور انوشے
کی سکیورٹی کے لیے ان کے کافی آدمی ہوٹل میں موجود تھے اس وجہ سے وہ زیادہ

پریشان نہ تھے۔۔۔۔

.....

.....

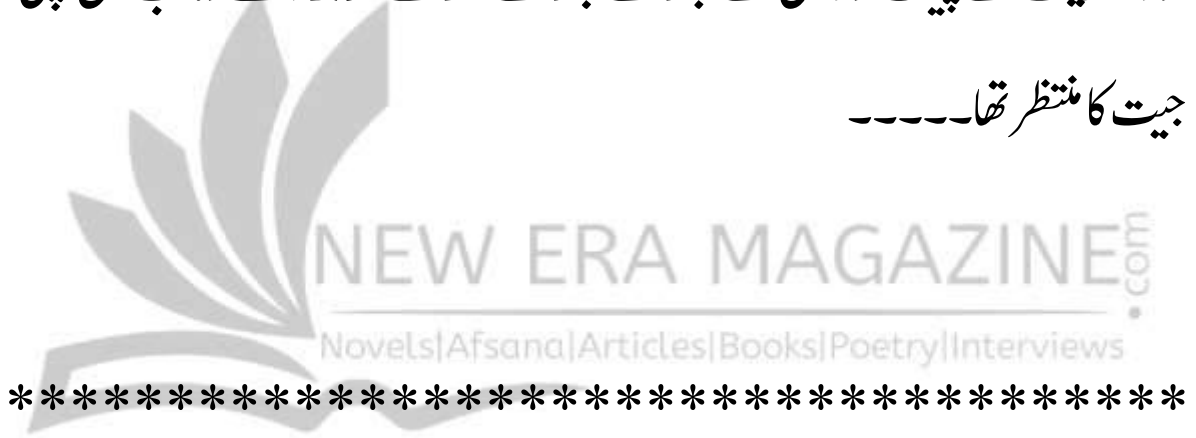
زبرقان آج صبح سے ہی بے حد خوش تھا کیونکہ آج وہ ضمخام کو برباد کرنے والا تھا وہ
اس وقت اپنے کلب میں موجود تھا جو اس کے مینشن کے بیسمنٹ میں تھا جبکہ اس کا
ایک دروازہ پچھلے حصے کی طرف سے کھلتا تھا جہاں سے لوگ اس کلب میں آتے

تھے۔۔۔۔

پلان شروع ہو گیا تھا اس کے آدمی انوشے پر نظر رکھے ہوئے تھے جس نے زینق کو آج
ہوٹل کے کمرے میں مارنا تھا۔۔۔۔

جبکہ صوفیہ کو وہ زہر پہلے ہی پہنچا چکے تھے جو اس نے آج ان کے ایک آدمی کی موجودگی
میں دی فلور کیفے میں دینا تھا۔۔۔۔۔

وہ اب آرام سے تین چار لوگوں کے ساتھ بیٹھا جو اکھیل رہا تھا میز پر پیسے، سگار، شراب
اور سکریٹ کے پیکٹ اور اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے موجود تھے وہ اب بس اپنی
جیت کا منتظر تھا۔۔۔۔۔



زینق اس وقت انوشے سے ملنے ہوٹل میں آیا تھا جہاں اس کے کمرے کے باہر اسے
ایک آدمی کھڑا دکھا جس پر دھیان دیے بغیر وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

انوشے تیار کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی اسے آتے دیکھ کر مسکرا کر اس سے ہاتھ ملایا اور آنکھوں ہی آنکھوں کے اشارے میں اسے پلان شروع کرنے کا پوچھا جس کا جواب اس نے اپنے سر کو خم دے کر دیا۔۔۔۔۔

انوشے نے اپنے دوسرے ہاتھ میں پیچھے کی طرف چھپائی گن نکالی اور اس کے سینے پر نشانہ لیا جس سے وہ اپنا سینہ پکڑتا ہوا زمین پر بیٹھتا گیا۔۔۔۔۔

ی۔۔۔ یہ تم نے کیوں کیا؟؟؟
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
اس نے درد بھری آواز میں پوچھا جو کا جواب اس نے مسکرا کر اسے ایک اور گولی مار کر دیا۔۔۔۔۔

تم جانتے ہو میں نے یہ کیوں کیا مجھے تم بلکل بھی نہیں پسند سنا تم نے۔۔۔۔۔

اس نے ایک گولی اور اسے ماری جس سے زینق زمین پر گر کر خون بہہ جانے کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ زینق کے اوپر سے گزر کر باہر گئی اور باہر موجود شخص کو اندر بلایا جس نے مسکراتے

ہوئے زینق کو زمین پر گرے دیکھا اور قریب آکر جھک کر اس کی سانس چیک کی جو بند
تھی۔۔۔۔

اس نے فوراً اپنا فون ملا کر زبرقان کو اس کی خبر دی۔۔۔

سر کام ہو گیا ہے لینا نے زینق کو مار دیا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہا۔۔۔ہا۔۔۔ہا بہت اچھے اب تم لینا کو بھی مار دو میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔۔

وہ شراب کا گلاس اپنے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے ہنستے ہوئے بولا اور کال بند کر
دی۔۔۔۔

اس آدمی نے فون بند کر کے مسکراتے ہوئے لینا کو دیکھا جو اس کی بات سننے کی منتظر
تھی اس نے اپنی جیب سے گن نکال کر اس کا رخ لینا کی طرف کر کے گولی
چلائی۔۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔۔

مگر زینق نے اسے گن نکالتے دیکھ اور اس کا رخ انوشے کی طرف دیکھ کر اس نے
جلدی سے اپنی ٹانگ اس کے بازو پر ماری جس سے گن کا رخ دوسری طرف ہو گیا اور
گولی سامنے دیوار پر بجی۔۔۔۔

زینق نے جلدی سے اٹھ کر اپنی گن نکال کر اس آدمی کے ہاتھ پر گولی ماری جس سے وہ
جلدی سے گن اٹھانے والا تھا پھر زینق نے اس کے سر میں سیدھی گولی مار کر اسے مار
دیا اور اپنی شرٹ اتار کر اس میں سے بلٹ پروف جیکٹ نکال کر زمین پر پھینکی اور اس

آدمی کا موبائل نکال کر آخری نمبر دیکھا جس اس نے ابھی بات کی تھی۔۔۔۔

زینق نے وہ نمبر دیکھ کر جلدی سے جون کو سینڈ کیا اور مسکراتے ہوئے لینا کو دیکھا
کیونکہ ان کا پلان یہاں تک کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔۔

زینق نے انوشے کے بیگ میں موجود اپنے اور انوشے کے حولیہ بدلنے والے کپڑے
نکالے تو دونوں نے کپڑے چینج کیے اور اپنا حولیہ مکمل طور پر تبدیل کر لیا انھوں نے
اپنے بالوں پر بھی نکلی وگ رکھی ہوئی تھی جس سے وہ پہچانے نہیں جا رہے تھے

۔۔۔۔

انھوں نے اپنا حولیہ اس وجہ سے بدلہ تھا کہ اگر کوئی اور پارکنگ لوٹ یا ہوٹل کے باہر
ہو تو وہ انہیں دیکھ کر پہچان نہ لیں ویسے تو ان کے آدمیوں نے جتنے بھی زبرقان کے
آدمی تھے انھیں مار دیا تھا مگر وہ رسک نہیں لینا چاہتے تھے۔۔۔۔

.....

.....

ضمیمہ مہرماہ کے ساتھ ابھی مینشن میں ہی جون کے پاس تھا جو زینت کے بھیجے گئے نمبر
کی معلومات نکال رہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر کنفرم ہو گیا ہے یہ نمبر زبرقان کا ہی ہے اور وہ اس وقت اپنے بیسمنٹ والے کلب
میں موجود ہے اس کی لوکیشن بتا رہی ہے۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔ سارے آدمیوں کو تیار کرو ہم ابھی اس کے مینشن کے لیے نکل رہے ہیں

ضمخام جون سے بولا تو وہ آدمیوں کو بتانے چلا گیا

مہرماہ میں چاہتا ہوں تم موم کے ساتھ کمرے میں ہی رہو اور دوسری بات یہ کہ کسی کو
 بھی اس روم کا نہیں پتا تو کوئی بھی وہاں نہیں آئے گا فلحال جلد ہی انوشے کو بھی زینق
 چھوڑ جائے گا اور صوفیہ بھی پہنچ جائے گی تو میں چاہتا ہوں جو مرضی ہو جائے تم نے
 کسی کو بھی کمرے سے باہر نکلنے نہیں دینا اور ڈیڈ مینشن میں ہی رہیں گے مگر وہ کمرے
 میں نہیں ہوں گے۔۔۔۔۔

میں اسے خود مارنا چاہتی ہوں ضمخام۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر سر ہلاتی بولی۔۔۔۔۔

تم فکر مت کرنا سے اتنی آسان موت بلکل نہیں ملے گی۔۔۔۔۔

وہ جھک کر اس کا سر چوم کر بولا تو مہر ماہ نے اس کی طرف دیکھ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اسے اپنی طرف جھکایا اور اس کا سر چوم کر دھیمی آواز میں بولی۔۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی تم میرے لیے بہت قیمتی ہو۔۔۔۔۔

وہ بول کر اس سے الگ ہوئی اور رخ موڑتی علیزے کے پاس چلی گئی۔۔۔ جبکہ ضمنی طور پر اس کی بات سن کر مسکراتا ہوا باہر چلا گیا مگر اب باہر کی طرف جاتے ہوئے اس کے چہرے پر پتھر لیلے اور سخت تاثرات تھے۔۔۔۔۔

صوفیہ رامش کے ساتھ دی فلور کیفے میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی چونکہ کیفے میں آج رش نہ ہونے کے برابر تھا بس پانچ چھ لوگ ہی کیفے میں موجود تھے وہ بھی سارے ان

کے اپنے آدمی تھے سوائے ایک آدمی کے جو ان سے تھوڑی دور بیٹھا ان پر نظر رکھے ہوئے تھا صوفیہ نے رامش کی طرف دیکھا تو رامش نے سر ہلا کر اسے پلان شروع کرنے کا اشارہ کیا اور اٹھ کر کال سننے کے بہانے صوفیہ سے تھوڑی دور چلا گیا۔۔۔

صوفیہ نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے بیگ سے زہر کی ڈبی نکالی اور رامش کی کافی میں ملا دی


NEW ERA MAGAZINE.com
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 رامش کال سن کر آیا اور مسکراتے ہوئے اس سے دوبارہ بات کرنے لگا اور کافی پینے

----- لگا

تھوڑی دیر بعد اسے اپنی سانس اٹکتی ہوئی محسوس ہوئی اور وہ اپنا گلا پکڑ کر صوفیہ کی طرف دیکھنے لگا جو خوف سے اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کے منہ سے جھاگ نکلتے دیکھ ارد گرد بیٹھے آدمی ان کی طرف متوجہ ہو گئے تو زبرقان کے آدمی نے جلدی سے فون ملا کر

زبرقانور امش کے زہر دیے جانے کی خبر دی تو اس نے صوفیہ کو بھی مارنے کا بولتے
ہوئے کال بند کر دی۔۔۔۔

اس نے کال بند کر کے آہستہ سے اپنی گن نکالی اور صوفیہ کا نشانہ لیا جو رامش کے
قریب کھڑی اسے ہلار ہی تھی اور اس کے ارد گرد دو تین لوگ کھڑے انہیں دیکھ
رہے تھے۔۔۔۔۔

اس نے صوفیہ کو مارنے کے لیے ٹریگر دبا ناچا ہا تو پیچھے سے کسی نے اس کے سینے میں
گولی ماری اور ساتھ ہی ایک گولی اس کی ٹانگ میں ماری تو اس نے گولی چلانے والے کو
دیکھا تو جیکسن نے ایک گولی اور اس کے گردن میں مار کر اس کا کام تمام کر دیا۔۔۔۔

صوفیہ نے تب تک جلدی سے زہر کا اینٹی ڈوٹ رامش کو دے دیا تھا ویسے بھی جو زہر
زبرقان نے صوفیہ کو دینے کے لیے دیا تھا وہ پہلے ہی اسے تبدیل کر چکے تھے اور جو زہر

رامش نے لیا تھا وہ بس مائتزرز ہر تھا جس کے اثر سے منہ سے جھاگ تو فوری نکل آتی
ہے مگر زہر اندر آہستہ آہستہ پھیلتا ہے۔۔۔

رامش اب بالکل ٹھیک ہو گیا تھا کیونکہ صوفیہ نے فوراً اٹھ کر اس کے قریب کھڑی ہو کر
آدمی کی نظروں میں آئے بغیر اینٹی ڈوٹ دے دیا تھا وہ زہر قان کے آدمی کو زمین پر
مردہ پڑا دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنے آدمیوں کو ارد گرد کا سارا علاقہ کلیر کرنے کا
کہتے جیکسن کو صوفیہ کو مینشن چھوڑنے کا بول کر خود ضمخام کی بتائی جگہ پر چلا گیا جہاں
وہ لوگ حملہ کرنے کے لیے اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

.....

.....

وہ جیت کے نشے میں چور اپنی جیت کا جشن کلب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ منا رہا تھا

جبکہ اسے بالکل بھی خبر نہ تھی کہ موت اس کی جانب آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔۔۔۔۔

ضمخام نے اپنے آدمیوں کے ساتھ پیچھلے دروازے سے حملہ کیا تھا جبکہ رامش نے زینق کے ساتھ اگلے والے حصے سے حملہ کیا تھا انہوں نے پلان کے مطابق ایک دفعہ ہی حملہ کر کے انھیں خبردار نہیں کیا بلکہ سکون سے مینشن میں داخل ہو کر وہ آہستہ آہستہ زبرقان کے آدمیوں کو مارتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔

مینشن کے اندر داخل ہو کر ان کی صحیح لڑائی زبرقان کے آدمیوں سے شروع ہوئی تھی وہ انھیں تیزی سے مارتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کیونکہ ان کا ٹارگٹ اگلا حصہ کلئیر کرنے کے بعد ضمخام کے ساتھ بیسمنٹ میں موجود کلب میں ملنا تھا۔۔۔۔۔

ضمخام خاموشی سے اندر داخل ہوا اور کلب کے دروازے کے سامنے کھڑے دو

آدمیوں کو اپنی سائنس لگی گن سے ایک ساتھ ہی شوٹ کیا جس سے وہ ایک پل میں
زمین پر ڈھیر ہو گئے۔۔۔۔۔

وہ کلب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ داخل ہوا جہاں زبرقان کے آدمی بڑی تعداد میں
موجود تھے وہ انھیں مارتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جب ایک گولی ضمخام کے بازو
کو چھوتی ہوئی گزری جب اس نے گولی چلانے والے کو دیکھا تو اپنے سامنے زبرقان کو
نشے سے سرخ آنکھوں کے ساتھ کھڑا دیکھا جس نے دوسری گولی اس پر چلائی جسے
ضمخام نے فوراً سائیڈ پر ہٹ کر ڈوج کر دیا اور فوراً گولی زبرقان کی ٹانگ پر ماری کیونکہ
فلحال وہ اسے مارنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

زبرقان کے رائٹ ہینڈ نے زبرقان کو گولی لگتے دیکھا تو فوراً اسے کور کر کے ضمخام پر
گولیاں چلانا شروع کیں مگر اسی وقت مینشن والے دروازے سے اندر داخل ہوتے
خون سے رنگے ہاتھوں کے ساتھ رامش نے اس آدمی پر گولی چلائی جو سیکنڈوں پر زمین
پر ڈھیر ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

ضمخام نے طنزیہ مسکراتے ہوئے زبرقان کو دیکھا جس کا رنگ سفید پڑچکا تھا کیونکہ
انہوں نے سارے مینشن اور کلب پر قبضہ کر لیا تھا جبکہ اس کی گن بھی خالی تھی

ضمخام نے آگے بڑھ کر میز پر پڑی شراب کی بوتل اٹھائی اور اس کی آگے کھڑے ہو کر
طنزیہ بولا۔۔۔۔۔

اتنی آسان موت میں تمہیں نہیں دینا چاہتا یہ میری شان کے خلاف ہے۔۔۔۔۔

اس نے بولتے ہی شراب کی بوتل اس کے سر میں ماری جس سے وہ نشے اور سر پر بوتل
بجنے کی وجہ سے فوراً بے ہوش ہو گیا۔۔۔۔۔

ضمخام نے رامش کو اشارہ کیا جس نے فوراً برقان کو باندھ کر اسے اپنی گاڑی میں ڈالا
تھا اور مینشن چلا گیا تھا جبکہ اس کے پیچھے ہی ضمخام بھی زینق کے ساتھ مینشن اور کلب
میں چھوٹے چھوٹے بومب فٹ کر کے یہاں سے نکل چکا تھا جو تھوڑی دیر بعد پھٹ کر
مینشن کو منٹوں میں زمین بوس کت گئے تھے۔۔۔۔۔

ضمخام نے اپنے بازو کو زور سے پکڑا ہوا تھا جبکہ زینق اسے ڈاکٹر ایکس کے پرائیویٹ
کلینک میں لے کر جا رہا تھا جو یہاں سے قریب ہی تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی پٹی کروا کر زینق کے ساتھ واپس مینشن جا رہا تھا جہاں رامش پہلے ہی زبرقان کو
سیل میں بندھ کر چکا تھا اور اس کے پاؤں میں لگی گولی بھی نکلوا چکا تھا کیونکہ وہ اسے
خون کی کمی سے مرنے نہیں دینا چاہتے تھے ابھی تو اس کو ٹارچر کرنا باقی تھا۔۔۔۔۔

ضمخام اور زینق سب سے پہلے بیسمنٹ میں جا کر اپنے خون والے کپڑے بدل کر

میشن میں آئے جہاں سب لوگ ہال میں بیٹھے ان کا انتظار کر رہے تھے جبکہ مہرماہ کا
بے چین دل بھی ضمخام کو دیکھ کر پر سکون ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

ضمخام نے رامش سے اشارے سے زبرقان کے بارے میں پوچھا جس کا جواب اس
نے اپنے سر کو ہلکا سا خم دے کر دیا۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے آکر مہرماہ کے ساتھ والی جگہ پر ڈھیر ہو گیا جبکہ شیرزیاں علیزے کے
ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور رامش صوفیہ کے ساتھ اور صوفیہ کے ساتھ لینا اور اس کی سائڈ پر
زینق بیٹھا گیا تھا۔۔۔۔۔

ڈیڈاب تو سب ٹھیک ہو رہا تو میری شادی کے بارے میں بھی کچھ سوچیں۔۔۔۔۔

اچانک زینق بولا تو سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔۔۔

زینق ابھی تم چھوٹے ہو ابھی تمہارے کھیلنے کے دن اور تمہیں زرا اثر م نہیں آتی اپنی
شادی کی خود بات کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

ضمحام زینق کو تنگ کرنے کے لیے بولا۔۔۔۔۔

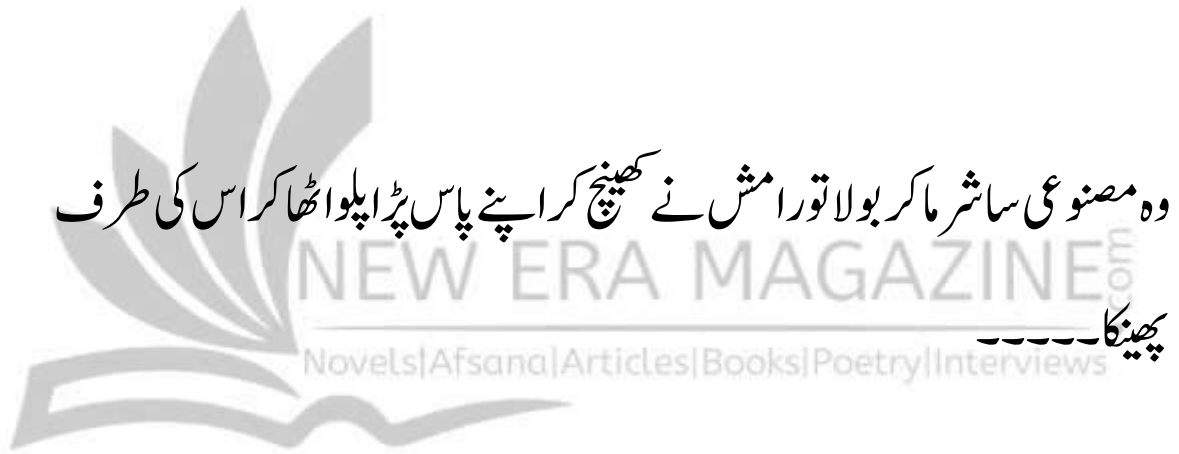
خدا کا خوف کریں بھائی یہ میرے اپنے بچوں سے کھیلنے کے دن ہیں آپ کو تو کبھی میرا
خیال ہی نہیں خود تو آپ نے مزے سے شادی کر لی۔۔۔۔۔

زینق اس کی بات سن کر تڑپ کر بولا۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ صحیح کہہ رہے ہو تم ہم جلدی تمہیں چاچو بنانے کی تیاری کرتے ہیں
تمہیں پھر بچے کھیلنے کو مل جائیں گے۔۔۔۔۔

علیزے مسکراتے ہوئے بولی تو زینق کی آنکھیں چمکیں۔۔۔۔۔

موم مجھے نہ شرم آتی ہے میرے حصے کا آپ پوچھ لیں۔۔۔۔۔



ابھی تو تم پوچھتے ہوئے شرم مارے ہو شادی کے وقت تو پھر شرماتے ہوئے منہ چھپاتے
پھر وگے اس لیے ہم تمہاری شادی تھوڑی دیر سے کریں گے تاکہ ہمارا اثر میلا بچہ بڑا
ہو جائے۔۔۔۔۔

رامش اس کو مصنوعی شرماتے دیکھ تنگ کرنے کے لیے بولا۔۔۔۔۔

بھائی آپ بھی مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔

وہ آنکھیں جھپکاتا ہوا معصوم شکل بنا کر بولا۔۔۔۔ تو سب ہنسنے لگے۔۔۔۔

ان سب کو چھوڑو تم زینق میں تمہاری شادی اگلے ہفتے ہی کروادوں گی مگر میری ایک
شرط ہے۔۔۔۔

مہر ماہ ہنسنے کے بعد سنجیدہ ہوتی بولی تو زینق جلدی سے مسکراتا ہوا اپنا رخ مہر ماہ کی طرف
کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

بھابھی جو بھی شرط ہے میں ماننے کو تیار ہوں بس آپ سب کو میری شادی کے لیے منا
لیں۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں کہ تم میرے بھائیوں کو اپنی شادی پر اٹلی بلاؤ۔۔۔۔۔

وہ بولی تو ضمناً نے اس کی طرف دیکھا اگر وہ اس سے بات کرتی تو یقیناً اس نے منع نہیں کرنا تھا مگر اب وہ زینق سے اس لیے کہہ رہی تھی کیونکہ وہ اس کی مشکل آسان کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

واہ بھابھی آپ فکر ہی مت کریں بس میری شادی کی تیاری شروع کریں میں آپ کے بھائیوں کو کل ہی اٹلی بلا لوں گا۔۔۔۔۔

مہرماہ نے مسکراتے ہوئے ضمناً کو دیکھا جو اسے خوش دیکھ کر پر سکون ہو گیا تھا اب اس کے بازو میں درد ہونے لگا تھا اس وجہ سے وہ سب سے ایکسکیوز کر کے اٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا مہرماہ کو لگا کہ وہ اس سے ناراض ہو گیا ہے تبھی ایسے اٹھ کر چلا گیا ہے

وہ بھی تھوڑی دیر بعد سب سے بات کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔ باقی سب
بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے



وہ رامش کے کمرے میں اس کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی جب اس نے رامش سے
پوچھا۔۔۔۔

رامش آپ ڈیڈی سے ایک بار ہمارے بارے میں بات کر لیں وہ تھوڑے دنوں تک
واپس آجائیں گے پھر انوشے کو بھی ان سے ملوادیں گے۔۔۔۔

وہ اس کے سینے پر سر رکھے اپنی انگلیوں سے چھوٹے چھوٹے دائرے بنا رہی تھی جس
سے رامش پر سکون سا آنکھیں موندے لیٹا تھا۔۔۔۔

ان کے واپس آتے ہی میں تمہارے اور اپنے نکاح کے بارے میں بتادوں گا اور انوشے
کو بھی ان سے ملوادیں گے۔۔۔۔۔

وہ اس کے سر پر اپنے لب رکھتا بولا۔۔۔۔۔

آپ ڈیڈ کو سمجھائیں کہ وہ ڈر گز لینا چھوڑ دیں مجھے ان کی ہر وقت فکر رہتی ہے لیکن
انہیں میرا خیال بالکل نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ ادا سی سے بولی تو رامتش نے اس کا چہرہ اپنے چہرے کی طرف کرتے ہوئے اس کے
ہونٹوں کو ہلکا سا چھو کر بولا۔۔۔۔۔

تم فکر مت کرو میں انہیں سمجھا دوں گا پھر وہ بالکل بھی ڈر گز نہیں لیں گے۔۔۔۔۔

صوفیہ نے سرخ چہرے کے ساتھ اپنا سر ہلکے سے ہلایا۔۔۔۔۔

صوفیہ تمہارا زینق اور انوشے کی شادی کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔۔۔

جب تک انوشے خوش ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ بلکہ میں تو خوش ہوں کہ
اس کو بھی کوئی چاہنے والا ملا ہے۔۔۔۔۔

وہ پر سکون لہجے میں بولی۔۔۔۔۔ تو رامش نے مسکرا کر کروٹ بدل کر اسے تکیے پر
لٹایا اور اس پر جھک کر اس کے دونوں گالوں کو چوما تو صوفیہ اس اچانک افتادہر بھوکھلا
گئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ رامش

وہ تیز ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ اس کا دہکتا لمس اپنے چہرے پر محسوس کر کے
بولی۔۔۔۔۔

رامش نے اس کے مزید کچھ بھی بولنے سے پہلے اس کے ہونٹوں کو اپنی قید میں کر کے
اس کی سانسیں روک گیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ صوفیہ سے دور ہوا اور مسکراتے ہوئے اس کا سر دوبارہ اپنے سینے پر
رکھ لیا تو صوفیہ اپنا سرخ چہرہ اس کے سینے میں چھپا گئی۔۔۔۔۔

.....

مہرماہ کمرے میں داخل ہوئی تو ضمنی طور پر گیلے بالوں کے ساتھ بیڈ پر بیٹھا اپنے بازو پر پٹی

کرتے دیکھا۔۔۔۔۔

ی۔۔۔۔۔ یہ کیا ہوا ضمخام تمہیں چوٹ لگی ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب کر اس کا بازو تھامتی پریشانی سے بولی۔۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں ہوا یہ بس گولی چھو کر گزری ہے اور مجھ سے یہ پٹی نہیں ہو رہی تم میری پٹی
 کر دو پھر میں نے تمہیں کہیں لے کر جانا ہے۔۔۔۔۔

اس نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا اور اس کے ہاتھ سے پٹی پکڑ کر خود کرنے
 لگی۔۔۔۔۔

تم پہلے نہیں بتا سکتے تھے کہ تمہیں چوٹ لگی ہے اور مجھے ابھی کہیں نہیں جانا بس تم
دوائی لو اور آرام کرو۔۔۔۔۔

میں بعد میں آرام کر لوں گا فلحال تم میرے ساتھ جاؤ گی اور اس پر اب تم مزید بحث
نہیں کرو گی۔۔۔۔۔



ضمیمہ سنجیدگی سے بولا تو مہر ماہ منہ بگاڑتے ہوئے اس کی پٹی کرنے لگی۔۔۔۔۔

وہ پٹی کروانے کے بعد سائیڈ ٹیبل پر پڑی اپنی دوائی کھا کر اٹھا اور مہر ماہ کو اپنے ساتھ لے
گیا۔۔۔۔۔

زینق انوشے کے ساتھ باہر لان میں واک کر رہا تھا اور ساتھ ہلکی پھلکی باتیں کر رہا تھا کہ
اچانک ایک جگہ روکتا ہوا انوشے کے سامنے آتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو میں تم سے محبت کرتا ہوں لیکن پھر بھی میں اظہار کرنا چاہتا ہوں مجھے
تمہارے ساتھ وقت گزارنا، باتیں کرنا اور ساتھ رہنا بے حد پسند ہے جب تم میرے
پاس نہیں ہوتی تو دل کرتا ہے تم جہاں بھی موجود ہو وہاں پہنچ جاؤں جب تم میری
نظروں سے دور ہوتی ہو تو میرا دل بے چین ہو جاتا ہے مجھے زینق کو تم سے شدید محبت
ہے اور میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں کیا تم مجھ سے شادی کر کے میری زندگی کو
حسین بناؤ گی۔۔۔۔۔

وہ بات کرتا کرتا آخر پر ایک گٹھنے کے بل زمین بیٹھا اور اپنی جیب سے چھوٹی سی ڈبی نکال
کر اسے کھول کر اس کے سامنے کیا جس میں چمکتی ہوئی انگوٹھی موجود تھی۔۔۔۔۔

انوشے نے اس کی بات سن کر اپنی نم آنکھوں کے ساتھ چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے اپنا سر ہاں میں ہلایا اور اپنا آگے بڑھایا

زینق نے خوشی سے سرشار ہو کر اس کا ہاتھ تھام کر اس میں انگوٹھی پہنائی۔۔۔۔

وہ کھڑا ہوا اور مسکراتے ہوئے اس کو دیکھا اور چٹکی بجائی تو ان کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے جگنو کہیں سے نمودار ہوئے جنہیں دیکھ کر انوشے کی آنکھیں خوشی سے چمکیں

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زینق نے اس کا ہاتھ تھام کر آگے کیا تو ایک جگنو اس کے ہاتھ پر بیٹھا جسے دیکھ کر وہ خوشی سے ہنس کر زینق کو دیکھنے لگی جو اسے ہی محویت سے تک رہا تھا۔۔۔۔

زینق کو اپنی جانب دیکھ کر اس نے شرم سے اپنی نگاہیں جھکا لیں۔۔۔۔۔

.....

وہ مہرماہ کو اپنے ساتھ لیے بیسمنٹ کی طرف آیا اور اس سیل کی طرف لے جانے لگا
جہاں زبرقان موجود تھا۔۔۔۔۔

اس نے سیل کے باہر کھڑے گارڈ کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا تو اس نے جلدی سے
سیل کا دروازہ کھولا جبکہ مہرماہ خاموشی سے اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی اسے کچھ کچھ
سمجھ تو آ گیا تھا کہ یہاں کون ہے۔۔۔۔۔

وہ ضمخام کے پیچھے اندر داخل ہوئی تو اس کی نظر کرسی سے باندھے زبرقان پر
گئی۔۔۔۔۔

تمہارے پاس یہ پہلا اور آخری موقع ہے تم اسے جتنا چاہے نقصان پہنچا سکتی ہو لیکن
اسے قتل نہیں کر سکتی کیونکہ ابھی اس کا ڈیڈ کی طرف اور میری طرف بھی حساب نکلتا
ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کی طرف چاقو بڑھا کر بولا جو ابھی گارڈ نے اسے لا کر دیا تھا۔۔۔۔۔

مہرماہ نے چاقو پکڑا اور زبرقان کی طرف نفرت سے دیکھا جس پر گارڈ نے ٹھنڈا پانی گرا
کر اسے ہوش دلایا تھا۔۔۔۔۔

اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر اپنے سامنے کھڑے ضمنحام اور مہرماہ کو دیکھا اور
کرسی سے خود کو آزاد کرنے کی ناکام کوشش کی چونکہ زبرقان کا منہ ٹیپ سے بندھ گیا
گیا تھا اس وجہ سے وہ بول نہیں پارہا تھا۔۔۔۔۔

غنہ غ۔۔۔۔ وہ مہرماہ کی ہاتھ میں چاقو دیکھ کر اور اسے خود کی طرف بڑھتے دیکھ کر
منہ پر ٹیپ ہونے کی وجہ سے عجیب آوازیں نکال رہا تھا۔۔۔۔

مہرماہ نے آگے بڑھتے چاقو کی نوک سے اس کے دائیں گال پر کٹ لگایا اور پھر آہستہ
سے چاقو اس کے گلے کی طرف لائی جہاں پر اس نے ایک بڑا سا کٹ اس کے سینے کی
طرف لگایا تو وہ درد سے بلبلا تے ہوئے اور اونچی آوازیں نکالنے لگا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں اب اس کے بازوؤں پر چاقو سے کٹ لگا رہی تھی اس
کے سامنے بار بار خون میں لت پت اپنے والدین کی تصویریں آرہی تھیں۔۔۔۔

مجھے نمک چاہیے۔۔۔۔ وہ اچانک سے رک کر بولی تو ضمخام نے گارڈ سے اسے نمک لا
کر دینے کا کہا وہ آرام سے سیل کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا مہرماہ کو دیکھ رہا تھا اسے ایسی
ہی عقل مند اور بہادر بیوی چاہیے تھی جو اس کے ساتھ گزارا کر سکے۔۔۔۔

گارڈ نے اسے نمک لاکر دیا تو اس نے مسکراتے ہوئے نمک کی ڈبی اٹھائی اور اس کے
زخموں پر چھڑکانے لگی

زبرقان بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپنے لگا تھا اسے شدید تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اب کی بار اس کے ہاتھوں پر کٹ لگائے اور ان پر نمک چھڑکا تو وہ درد کی
شدت برداشت نہ کرتے ہوئے اور پہلے زخموں کی کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہو
گیا۔۔۔۔۔

اس نے اسے بے ہوش ہوتے دیکھ اپنی ٹانگ زور سے اس کے پیٹ میں ماری اور ضمخام
کی طرف مڑی جو، مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے آگے بڑھ کر مہرماہ سے
چاقو پکڑ کر گارڈ کو پکڑا یا اور اسے اپنے حصار میں لے کر اس کا سر چوم کر سیل سے باہر

لے گیا مہر ماہ خاموشی سے اس کے حصار میں اس کے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔۔

سام صاحب کچھ دن پہلے روم واپس آگئے تھے تب ہی ان کی انوشے سے ملاقات ہوئی تھی انھیں تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ ان کی بیٹی زندہ ہے پھر خود شیر زیاں نے انہیں اچھے سے دھمکا کر انھیں ڈر گز لینے سے منع کر دیا تھا اور ساتھ ہی صوفیہ کی نکاح کا بتا کر انھیں انوشے کے نکاح کا بھی پوچھ لیا جس پر وہ فوری ہی راضی ہو گئے تھے۔۔۔۔

آج کل مہر ماہ باقی سب کے ساتھ شاپنگ میں مصروف تھی اسے پتا چلا تھا کہ سعد اور معید کے پیپر ہونے کی وجہ سے وہ اٹلی نہیں آسکتے جس سے وہ ادا اس ہو گئی تھی آخری تین سالوں سے وہ ان سے ملی بھی تو نہیں تھی مگر ضمناً ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جلد ہی اسے ان سے ملوانے لے جائے گا جس سے وہ خوش ہوتی اب سب کے ساتھ زوروں شوروں سے تیاری میں مصروف تھی۔۔۔۔

دو دن بعد فنکشن میں زینق اور انوشے کا نکاح تھا اور اس سے اگلے دن صوفیہ، مہرماہ اور
انوشے کا ریسپشن تھا۔۔۔۔۔

فلحال صوفیہ اور انوشے سام صاحب کے ساتھ ہی رہ رہیں تھیں اور ان کی حفاظت کے
لیے جیکسن اور کچھ گارڈز ان کے گھر کے باہر اور اندر موجود تھے۔۔۔۔۔



وہ تھکی ہوئی شاپنگ کر کے ابھی آئی ہی تھی اور آتے ہی صوفیہ پر بیٹھ کر ضمحنام کو
آوازیں دینے لگی۔۔۔۔۔

ضمحنام جو علیزے سے مل کر ابھی ان کے کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ ہال سے مہرماہ کی
آوازیں سن کر وہ مسکراتے ہوئے ہال میں آیا۔۔۔۔۔

ضمخام مجھے بہت پیاس لگی ہے پلیز پانی پلا دو۔۔۔۔۔

وہ ضمخام کو دیکھ کر معصوم منہ بنا کر بولی تو ضمخام اس کی چالاکی سمجھ کر اپنا سر نفی میں ہلاتا ہوا کچن میں گیا اور ایک گلاس پانی کالا کر اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے اس کے آگے بڑھایا مہر ماہ جیسے ہی گلاس پکڑنے لگی ضمخام نے جلدی سے گلاس اپنے منہ سے لگا کر

سارا پانی پی لیا۔۔۔۔۔
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 سچ۔۔۔ مہر ماہ یہ پانی تو میں پی گیا ہوں اب تمہیں خود کچن سے پانی لانا ہو گا۔۔۔۔۔

وہ مصنوعی افسوس کے ساتھ بولتا ہوا مہر ماہ کا سارا موڈ خراب کر گیا۔۔۔

روزی۔۔۔۔۔

روزی۔۔۔ پلیز ایک گلاس پانی ہال میں دے جاؤ۔۔۔۔۔

وہ منہ بگاڑتے ہوئے روزی کو بلانے لگی جو فوراً ہی اس کی آواز سن کر پانی لے کر آگئی

تھی۔۔۔۔۔

مہرماہ نے پانی کا گلاس پکڑ کر تھوڑا سا پیا اور پھر کچھ اس طرح اپنے ہاتھ سے گلاس چھوڑا
کے سار اپنی ضمخام کے کپڑوں پر جا گرا۔۔۔۔۔

ضمخام نے اسے خون خوار نظروں سے گھورا اور اس کے گلے میں موجود سٹالر کو کھینچ کر
اس سے اپنی پینٹ پر گرا پانی صاف کرنے لگا۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اسے اپنے پسندیدہ سٹالر سے پینٹ صاف کرتے دیکھا تو غصے سے اس کے ہاتھ
سے اپنا سٹالر کھینچنے لگی مگر ضمخام نے جلدی سے اس کا ارادہ سمجھ کر پہلے ہی سٹالر پر اپنی
گرفت مضبوط کر دی تھی۔۔۔۔۔

ضمخام میرا سٹالر فوراً چھوڑ دو ورنہ میں نے تمہیں گنجا کر دینا ہے کمینے انسان۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر ضمخام نے مسکراتے ہوئے سٹالر پر اپنی گرفت اور مضبوط کر دی

یعنی مہرماہ کو زچ کرنے میں وہ کوئی کشر نہیں چھوڑ رہا تھا

مہرماہ نے غصے سے اب کی بار کھڑے ہوتے سٹالر زور لگا کر کھنچا تو سٹالر درمیان سے پھٹ گیا اس نے اپنی آنکھوں کو پھیلا کر پھٹے ہوئے سٹالر کو دیکھا جسے ضمخام اب چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔۔



ضمخام۔۔۔۔۔ میں تمہیں چھوڑو گی نہیں اب تم مجھ سے بچ کر دکھاؤ۔۔۔۔۔

وہ چیختے ہوئے ضمخام سے بولی جو پہلے ہی جلدی سے اٹھ کر کمرے کی طرف لمبے لمبے ڈھگ بڑھتا ہوا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

مہرماہ اسے جاتے دیکھ کر جلدی سے اس کی طرف بھاگی جو مہرماہ کو اپنے پیچھے آتے دیکھ جلدی سے کمرے میں داخل ہو کر واشروم میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اسے واشٹروم میں بند ہوتے دیکھ کر غصے سے اپنا پاؤں زمین پر مارا اور کچھ سوچتے ہوئے جلدی سے کچن میں گئی جبکہ ضمخام اب شاور لینے لگ پڑا تھا۔۔۔

مہرماہ کچن میں گئی اور روزی سے پوچھ کر جلدی سے آٹانکال کر اسے ایک باؤل میں بھر کر کمرے میں لے کر آئی اور ضمخام کا انتظار کرنے لگی

ضمخام کمرے سے کوئی آواز نہ سن کر مزے سے واشٹروم سے باہر نکلا تو مہرماہ جو واشٹروم کے دروازے کے ساتھ دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی اس نے ضمخام کے باہر آتے ہی سارا آٹے کا باؤل اس پر پھینک دیا جس سے ضمخام سارا آٹے سے بھر گیا

ضمخام نے اپنے ہاتھ میں موجود ٹاول کو جو آٹے سے بھر گیا تھا اسے مہرماہ کے اوپر جھاڑا جو اس کی حالت دیکھ کر ہنس رہی تھی لیکن ضمخام کے ٹاول جھاڑنے پر زور زور سے

کھانسنے لگی۔۔۔۔

اب ضمخام مسکرا رہا تھا اس نے مہرماہ کی طرف جھکتے ہوئے اپنے بالوں میں سے آٹے کو
مہرماہ پر جھاڑا اور جلدی سے واشروم میں گھس کر دوبارہ شاور لینے لگا لیکن باہر سے
مہرماہ کی آوازیں سن کر وہ مسلسل مسکرا رہا تھا جو اسے برا بھلا کہہ رہی تھی۔۔۔

ضمخام۔۔۔۔ زکام۔۔۔۔ کمینے انسان اب مجھ سے بات مت کرنا۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ منہ بگاڑتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی اور اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی تاکہ خود
بھی شاور لے سکے۔۔۔

دو دن کیسے گزرے پتا ہی نہیں چلا اور آج زینق اور انوشے کا نکاح تھا۔۔۔۔

صوفیہ اور انوشے بھی اس وقت مینشن میں ہی موجود تھیں کیونکہ مینشن کے لان میں فنکشن ارنج کیا گیا تھا اس لیے دونوں کو پہلے ہی یہاں بلا لیا گیا تھا انوشے کو پارلروالی تیار کر رہی تھی جبکہ صوفیہ خود ہی تیار ہو رہی تھی۔۔۔

مہرماہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی ضمخام تھوڑی دیر پہلے اس سے ضروری کام کا بول کر گیا تھا اور اب تک نہیں آیا تھا۔۔۔

اس نے ہلکا پنک رنگ کا پاؤں کو چھوتا فراق پہنا تھا اور ساتھ اس نے پنک میک اپ کر کے پنک ہی لپسٹک لگائی ہوئی تھی

وہ اس فراق میں معصوم گڑیا لگ رہی تھی مگر یہ تو صرف ضمخام ہی جانتا تھا کہ یہ چھوٹا پیکٹ بڑا دھماکہ ہے دیکھنے میں نازک لگتی ہے مگر اپنی شرارتوں اور عقل سے لوگوں کو پاگل کر سکتی ہے۔۔۔

وہ ضمخام کا انتظار کر رہی تھی تاکہ ایک بار اس کو تیار دیکھ سکے اور خود بھی اسے اپنی تیاری دکھا سکے مگر وہ تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ بے چینی سے اس کے انتظار میں تھی جو اس وقت سیل میں موجود انسپکٹر کوٹا چر کر رہا تھا اس نے پاکستان میں اپنے ایک دوست کی مدد سے ساری فائلز میڈیا میں دے دی تھیں جس سے سب پکڑے گئے تھے مگر چونکہ یہ انسپکٹر ضمخام کے پلان کے مطابق اٹلی تھا تو وہ اسے پکڑ نہ سکے اور اب یہ بھی بھاگتا پھر رہا تھا کیونکہ اب وہ کم از کم پاکستان تو نہیں جاسکتا تھا تب ہی اسے ضمخام نے پکڑا تھا کیونکہ اگر اب وہ اسے مار بھی دیتا تو کسی کو نہیں پتا چلنا تھا

کل اس کا ریسپشن تھا اور وہ اس سے پہلے ہی اس کا کام تمام کرنا چاہتا تھا اس نے بلکل مہرماہ کی طرح اس کی گردن پر کٹ لگائے تھے اور ساتھ ہی اس کا منہ بھی تھپڑوں سے

سجا دیا تھا اور باقی رہی سہی کثر اس کے مکے اور لاتوں نے پوری کر دی تھی اس نے اس کا
مزید برا حال کر کے اس کا کام تمام کیا اور پر سکون سائیل سے نکل کر بیسمنٹ میں
موجود کمرے میں گیا اور جلدی سے اپنے کپڑے بدل کر مینشن کے اندرونی حصے میں
چلا گیا

مہرماہ نے ضخمیام کا انتظار کرتے ہوئے اب تھک کر باہر جانے کا سوچا تو اسی وقت ضخمیام
اندرداخل ہوا اور مہرماہ کو تیار دیکھ کر اپنی جگہ رک گیا۔۔۔۔۔

وہ مبہوت سے اسے دیکھ رہا تھا اس نے دروازہ بند کیا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا مہرماہ
کے پاس گیا

اس نے مہرماہ کے قریب جا کر اس کے سر کو چوما اور بو جھل لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

مسز جان لینے کا ارادہ ہے۔۔۔۔

اس کی بات سن کر مہرماہ کی چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ رقصاں
ہوئی۔۔۔۔

بلکل بھی نہیں بلکہ میں تم سے ناراض ہوں کب سے میں تمہارا انتظار کر رہی تھی مگر
تمہیں باہر سے فرصت ملے پھر پتا چلے کہ تمہاری ایک عدد بیوی بھی ہے۔۔۔۔

وہ جلدی میں جو منہ میں آیا وہ بول گئی مگر بات کے سمجھ آتے ہی اپنی آنکھوں کو پھیلا کر
اس کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی

آہاں تو تم مجھے یاد کر رہی تھی فون کر دیتی میں فوراً ہی آجاتا۔۔۔۔

باتیں بعد میں کرنا اور جاؤ جا کر تیار ہو جاؤ۔ اب تک تو باقی سب لوگ تیار بھی ہو گئے
ہوں گے۔۔۔۔۔

وہ ضمنی نام کی بات کو نظر انداز کر کے اسے واشروم کی طرف دھکیلتے ہوئے بولی جو قہقہہ
لگاتے ہوئے المار سے کپڑے لے کر واشروم میں چلا گیا۔۔۔۔۔



صوفیہ تیار ہو چکی تھی اور اب انوشے کا انتظار کر رہی تھی جس کے میک اپ کو پالروالی
آخری ٹچ دے رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے نیلے رنگ کی پاؤں کو چھوتی فراک پہنی تھی اور ساتھ لائٹ سامیک اپ کر کے
وہ کسی بھی دیکھنے والے کا دل دھڑکا سکتی تھی۔۔۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑی خود کو اوپر سے نیچے تک دیکھ رہی تھی جب روزی کمرے میں
داخل ہوئی اور اس کے قریب آ کر دھیمی آواز میں بولی۔۔۔۔

رامش سر آپ کو کمرے میں بولا رہے ہیں۔۔۔۔

رامش کا نام سن کر اس کے دل کی دھڑکن ایک دم تیز ہو گئی تھی اس نے روزی کی
بات سن کر سر ہلا کر جواب دیا اور انوشے کے قریب گئی اور اس کے سر کو چوم کر
بولی۔۔۔۔

میں بس پانچ منٹ میں واپس آتی ہوں۔۔۔۔

جلدی آجائیے گا آپ میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔

انوشے کا جواب سن کر وہ کمرے سے چلی گئی۔۔۔۔

وہ رامش کے کمرے کے باہر کھڑی ہو کر اپنی انگلیاں مڑورتے ہوئے
 نروس سی کھڑی تھی جب اچانک کمرے کا دروازہ کھول کر رامش نے
 اسے کمرے کے اندر کھینچ کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

صوفیہ اس اچانک افتاد کے لیے تیار نہیں تھی اس وجہ سے اپنا بیلنس برقرار نہ رکھ سکی
 اور سیدھا اس کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔

رامش نے اسے کمرے سے تھام کر اسے گرنے سے بچایا اور پھر اسے چھوڑ کر تھوڑا فاصلے پر
 ہو کر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔۔۔۔۔

وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ رامش نے بے اختیار جھک کر اس کا گال چوم لیا جو ہلکے
ہلکے سرخ ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

۔۔ وہ آپ نے کیا کہنا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی آنکھوں کی جھلراو پر نیچے گراتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ کیا میں تم سے بغیر کسی کام سے نہیں مل سکتا عجیب ظالم سماج ہے ضمخام اپنی بیوی
کے ساتھ ہے جب کہ میری بیوی لفٹ ہی نہیں کرواتا۔۔۔۔۔

وہ منہ بناتا بولا اور اس کی گال کو دوبارہ چوما۔۔۔۔۔

صوفیہ منہ نیچے کیے اس کی بات پر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو مجھے ویسے تعریف تو نہیں کرنی آتی لیکن تم جانتی ہو تم تو مجھے ویسے بھی ہمیشہ ہی حسین لگتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن آج تم میرا دل بے ایمان کر رہی ہو اس لیے اگر تم نہیں چاہتی کہ میں تمہیں کھا جاؤں تو جلدی سے بھاگ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کی آنکھیں چوم کر اپنے موبائل کی واٹریشن محسوس کر کے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو صوفیہ نے جلدی سے اپنے پنچوں کے بل اوپر کو ہو کر رامش کا گال چوما اور اس کے کچھ سوچنے سے پہلے ہی جلدی سے کمرے کا دروازہ کھول کر وہ بھاگ گئی۔۔۔۔۔

رامش بھی مسکراتا ہوا اپنے موبائل پر زینق کا میسج دیکھ کر باہر نکل گیا جو بیچارے بے صبری

سے ان سب کا انتظار کر رہا تھا تاکہ اس کا نکاح شروع کیا جائے۔۔۔۔

ضمخام گرے کلر کا تھری پیس سوٹ پہنے تیار ہو کر مہر ماہ کو ساتھ لے کر کمرے سے نکلنے لگا تو مہر ماہ نے اسے روک کر اس کی ٹھوڑی کو ہلکا سا اپنے لبوں سے چھوا۔۔۔۔



پیارے لگ رہے تھے تو سوچا نظر اتار دوں اب جلدی سے چلو ورنہ زینق نے ہمارے سر پھاڑ دینے ہیں۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کی ٹھوڑی پر اپنی لپسٹک کا نشان صاف کرتی ہوئی بولی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ باہر لے گئی جبکہ ضمخام کے چہرے پر خوشی سے بھرپور مسکراہٹ قائم تھی۔۔۔۔

ضمخام باہر ز نیق کے پاس چلا گیا جبکہ وہ صوفیہ اور انوشے کے پاس چلی گئی

ز نیق جو ضمخام اور رامش کا انتظار کر رہا تھا دونوں کو ایک ساتھ باہر نکلتے دیکھ دونوں کو
دل میں ہزاروں صلواتیں سنائی۔۔۔۔۔

ضمخام اور رامش ایک دوسرے سے لان میں آتے ہوئے ہی ملے تھے اور اب وہ
شیر زیاں سے ز نیق کا نکاح شروع کروانے کا پوچھ کر ز نیق کی طرف گئے جو منہ
پھولائے بیٹھا انھیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ضمخام اور رامش نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جو تپتے ہوئے انداز میں انھیں بولنے
لگ پڑا تھا

بھائی آپ دونوں اب بھی کیوں آئے ہیں تھوڑی دیر اور تیار ہو جاتے شادی تو آپ
لوگوں کی ہے میں تو یہاں چھوڑے بانٹنے کے لیے موجود ہوں۔۔۔۔

ویسے اس کام کے لیے تم پر فیکٹ ہوز نیک۔۔۔۔

رامش اس کے گلے میں بازو ڈال کر بولا۔۔۔۔



ہممم مجھے بھی تم دو لہے سے زیادہ چھوڑے بانٹنے والے لگ رہے ہو۔۔۔۔

ضمخام نے مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا جو چڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اللہ پوچھے آپ دونوں سے دیکھنا کل میں نے آپ دونوں کی دلہنوں کو لے کر بھاگ جانا

ہے پھر آپ یہاں چھوڑے بانٹے گا۔۔۔۔

ایسا کرنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ ابھی تمہارا نکاح رکوادیں گے۔۔۔۔

ضمخام اسے دھمکاتے ہوئے بولا تو وہ منہ بگاڑتا ہوا شیرزیاں اور علیزے کے پاس چلا گیا
مگر پیچھے سے ضمخام اور رامش کے قہقہے سن کر وہ بھی ہنس پڑا تھا



کچھ ہی دیر میں انوشے اور زینق کا نکاح ہو گیا تھا۔۔۔۔

انوشے کو مہر ماہ اور صوفیہ باہر لان میں لائی تو زینق اسے آتا دیکھ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور
اسے دیکھ کر اپنی جگہ جم سا گیا۔۔۔۔

انوشے نے سرخ فراک پہنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ لائٹ سامیک اپ کیا ہوا تھا
 --- زینق نے اسے پہلے کبھی اتنا تیار نہیں دیکھا تھا تبھی وہ اس وقت مہبوت سا
 اسے تک رہا تھا ہوش اسے ضمخام کے اسے کوہنی مارنے پر آیا۔۔۔۔۔

کم از کم منہ ہی بند کر لو۔۔۔۔۔ اور آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھا مو پھر آرام سے اسے
 اپنے ساتھ بیٹھا کر دیکھنے کا شغل فرمانا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 زینق نے جلدی سے گڑ بڑاتے ہوئے آگے بڑھ کر انوشے کا ہاتھ تھا ما اور اسے ہا کا ساد با
 کر اسے اپنے ساتھ بیٹھا دیا۔۔۔۔۔

پھر اس کے بعد کافی دیر فنکشن چلتا رہا جسے وہ سب ہی بنجوائے کر رہے
 تھے۔۔۔۔۔

.....

زینق بمشکل ضمخام اور رامش سے جان چھڑوا کر کمرے میں داخل ہوا جہاں انوشے
خاموشی سے بیڈ پر بیٹھی گھبراہٹ سے اپنے ہاتھوں کو کھول اور بند کر رہی تھی۔۔۔

اسے ایسے دیکھ کر زینق کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔۔ وہ اس کے
قریب جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا تو انوشے نے ہلکا سا مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا گھبراہٹ کیوں رہی ہو یا۔۔۔۔۔

وہ اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر ان پر بوسہ دیتا بولا۔۔۔۔۔

وہ ویسے ہی ت۔۔۔ تم جانتے ہو نہ میرے ماضی کے بارے میں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔

ششش۔۔۔ وہ سب ماضی میں تھا وہ وقت گزر گیا ہے اگر مجھے مسئلہ ہوتا تو میں کبھی تم سے شادی کا ہی نہیں کہتا۔۔۔۔۔ تم اس وقت میرے ساتھ میرے نکاح میں موجود ہو تو اس کا مطلب یہ ہی ہے کہ مجھے تمہارے ماضی سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زینق اس کی بات کا ٹٹا سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔ اور جھک کر اس کا ماتھا عقیدت سے چوما۔۔۔۔۔ زینق کے لمس کو انوشے نے آنکھیں بند کر کے محسوس کیا۔۔۔۔۔

وہ جو پہلے پریشان تھی اب زینق کی باتیں سن کر پرسکون ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

زینق نے اپنی جیب سے ایک ڈبی نکالی اور انوشے کے حوالے کی۔۔۔۔۔

اس میں جو نیکس ہے یہ تمہاری نشاندہی کرے گا کہ تمہارا تعلق کس سے ہے یہ نیلے رنگ کا ہے اس کا مطلب ہے کہ تم گینگ کے دوسرے نمبر والے سربراہ کی بیوی ہو۔۔۔۔۔

انوشے نے نیکس کھول کر دیکھا جو نیلے رنگ کا خوبصورت پھول تھا اس نے اس پر ہلکا سا ہاتھ پھیرا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر اجازت ہو تو میں پہنا دوں۔۔۔۔۔ وہ پر امید نظروں سے اس کی طرف دیکھتا بولا جو اس کی بات سن کر مسکراتی ہوئی نیکس اس کی طرف بڑھاتی اپنے بالوں کو سائیڈ پر کر رہی تھی تاکہ وہ نیکس آسانی سے پہنا سکے۔۔۔۔۔

زینق نے نیکس اسے پہنایا اور اس کا لاک بند کر کے اس کی گردن کو ہلکا سا چوما تو وہ

کانپ کر رہ گئی۔۔۔۔

زینق نے اس کا رخ اپنی طرف کیا اور اس کی گال کو چوم کراٹھا۔۔۔۔

جاؤ کپڑے تبدیل کر لو پھر آرام کرتے ہیں تم صبح سے ایسے تیار بیٹھ کر تھک گئی
ہوگی۔۔۔۔

وہ اس کو مشکور نظروں سے دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھی وہ ابھی اس سب کے لیے تیار
نہیں تھی جس سے زینق بخوبی وقف تھا اسی وجہ سے وہ اسے وقت دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں کپڑے تبدیل کر کے بیڈ پر لیٹ گئے زینق نے انوشے کو اپنے حصار میں لے
کر آنکھیں موند لی تو انوشے بھی پر سکون سی اس کے سینے پر سر رکھے سو گئی۔۔۔۔





آج ان کار سپشن تھا مہرماہ کو پالروالی تیار کر چکی تھی جبکہ انوشے اور صوفیہ ابھی تیار ہو
رہی تھیں۔۔۔۔

مہرماہ مہرون رنگ کے پیروں کو چھوتے فراک میں مہرون ہی حجاب کیے خود کو شیشے
میں دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی چمک رہی تھی اپنے والدین کو یاد
کر کے اور پھر سعد اور معید کے نہ آنے پر بھی وہ اداس تھی۔۔۔۔

اس نے ساری سوچوں کو جھٹک کر میز سے بریسلٹ اٹھائی جو ضمنی نام نے اسے دی تھی
وہ پاکستان جاتے ہوئے بریسلٹ شیرزیاں کو دے گئی تھی اور پھر واپس آکر اس نے
بریسلٹ واپس لے لی تھی۔۔۔۔

اس نے ایک نظر آئینہ میں خود کو دیکھ کر صوفیہ کو دیکھا جو تیار ہو کر اسی کی طرف آرہی
تھی صوفیہ نے سفید رنگ کی فراق پہنی ہوئی تھی

صوفیہ اس کے ساتھ کھڑی ہو کر اپنا اور مہرماہ کا عکس شیشے میں دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔

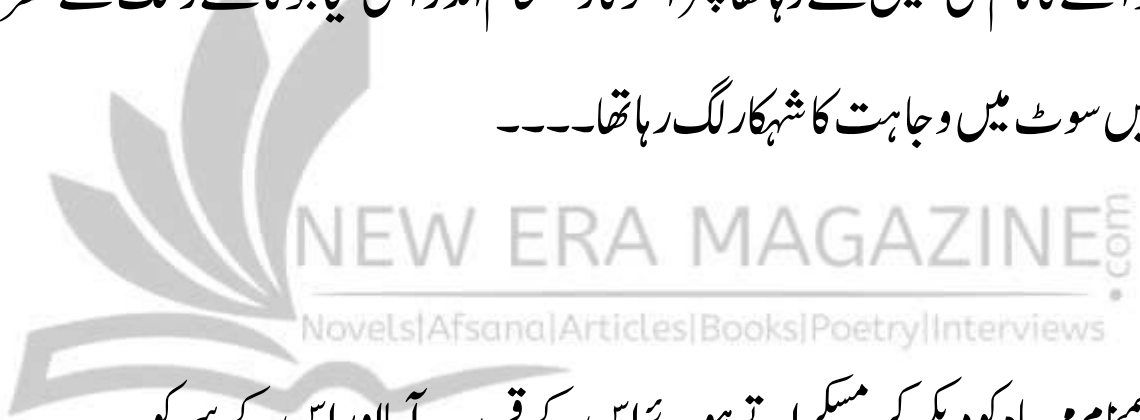
مہرماہ ادا اس نہ ہو یار ضمخام نے وعدہ تو کیا ہے کہ وہ سعد اور معید سے تمہیں ملانے لے
کر جائے گا آج اتنا سپیشل دن ہے تمہارا اور تم ادا اس ہو۔

ہمم۔۔۔ یہ چھوڑو تمہیں پتا ہے میں نے سوچا ہے کہ تمہاری جگہ کمرے میں جیکسن کو
بھیجنا ہے فراق پہنا کر۔۔۔۔۔

وہ اپنا موڈ ٹھیک کرتی آنکھوں میں شرارتی چمک لیے صوفیہ کو تنگ کرنے کے لیے
بولی۔۔۔۔۔

ان تینوں نے علیزے کی بات پر اپنا سر ہلایا۔۔۔۔۔

انوشے اور صوفیہ کے جانے کے بعد مہرماہ کمرے میں کھڑی ضمخام کا انتظار کر رہی تھی جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا پھر آخر کار ضمخام اندر آ ہی گیا جو کالے رنگ کے تھری پیس سوٹ میں وجاہت کا شہکار لگ رہا تھا۔۔۔۔۔



ضمخام مہرماہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا اور اس کے سر کو چوما۔۔۔۔۔

ابھی وقت نہیں بعد میں تعریف کروں گا۔۔۔۔۔

مہرماہ نے اس کی بات سن کر اپنے چہرے پر مسکان سجا کر اس کے بازو میں اپنا بازو ڈالا

اور اس کے ساتھ باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

باہر جاتے ہی اس کا دل زوروں سے دھڑکا جب اس نے سعد اور معید کو تھوڑی دور
کھڑے دیکھا۔۔۔۔۔

اس نے آنکھوں میں نمی لے کر ہونٹوں پر مسکان سجا کر ضمخام کی طرف دیکھا جو اس
کے دیکھنے پر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

مہرماہ کو بلکل امید نہیں تھی کہ آج سعد اور معید یہاں ہوں گے لیکن ضمخام نے اسے
سر پر اُزدے کر خوش کر دیا تھا اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ بھاگتے ہوئے جا کر سعد اور معید
کو خود میں بھیج لے جو تین سال میں اس سے بھی لمبے اور بڑے لگنے لگ پڑے
تھے۔۔۔۔۔

ضمخام اسے سعد اور معید کے پاس لے کر گیا جنہوں نے مہرماہ کو دیکھ کر جلدی سے

ایک ساتھ مہرماہ کو خود میں بھیجنا تھا۔۔۔۔۔

ہم نے آپ کو بہت یاد کیا آپ۔۔۔۔۔

سعد نم آواز میں اس سے الگ ہو کر بولا تو مہرماہ نے مسکرا کر دونوں کے سرچوم کر بولی

میں نے بھی تم دونوں کو بہت یاد کیا۔۔۔۔۔

مہرماہ تم دونوں سے مل لو میں تب تک مہمانوں سے مل لوں۔۔۔۔۔

ضمخام مہرماہ سے بولا تو اس نے سر کو ہلا کر جواب دیا اور ضمخام ان کو تھوڑی دیر اکیلا

چھوڑ گیا۔۔۔۔۔

آپ خوش ہیں ان سے شادی کر کے؟؟؟

معید نے سنجیدگی سے مہرماہ سے پوچھا۔۔۔۔۔

میں بہت خوش ہوں معید ضمخام کے ساتھ وہ بہت اچھا اور میرا بہت خیال رکھتا ہے اور

اسی کی وجہ سے ہی اموا اور بابا کے مجرموں کو سزا ملی ہے میں چاہتی ہوں جیسے تم لوگ

میری عزت کرتے ہو ویسے ہی ضمخام کی بھی کرو۔۔۔۔۔

مہرماہ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔۔

آپی اپ فکر مت کریں ہم ضمخام بھائی کی آپ سے کئی زیادہ عزت کرتے ہیں۔۔۔۔

سعد ماحول کی سنجیدگی کو کم کرنے کے لیے مسکرا کر بولا۔۔۔۔

شرم کر لو سعد ابھی تک بچے ہی ہو کبھی سدھر نامت۔۔۔۔

وہ اس کا کان کھینچ کر بولی۔۔۔۔

لو آپی ابھی تو ہم بچے ہی ہیں اتنی جلدی کیسے سدھرے گے یہ تو ہمارے بگڑنے کے دن

ہے۔۔۔۔

معید بھی شرارت سے بولا۔۔۔۔

بالکل نہیں بلکہ میں نے ضمخام سے بات کی ہے تم لوگوں کے کالج کے کمپلیٹ ہوتے ہی

تم لوگوں کو اٹلی بلو لینا ہے اور پھر میں دیکھو گی کہ تم لوگ کیسے بگڑتے ہو۔۔۔۔

مہر ماہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔۔

پھر ان تینوں نے مزید تھوڑی دیر باتیں کی اور اس کے بعد مہر ماہ نے باقی کا وقت ضمخام
کے ساتھ فنکشن میں گزارا۔۔۔

سعد اور معید کے چونکہ دو دن بعد پیپرز تھے اس وجہ سے وہ صرف آج کے دن کے
لیے ہی اٹلی آئے تھے اور اب وہ دونوں مہر ماہ سے مل کر واپس یو ایس جا چکے
تھے۔۔۔

.....

صوفیہ دھڑکتے دل کے ساتھ رامش کا کمرے میں انتظار کر رہی تھی اور اپنی گھبراہٹ

کم کرنے کے لیے اپنی انگلیوں کو مڑوڑنے کا پسندیدہ مشغلہ فرما رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ پہلے بھی رامش کے ساتھ اکیلے کافی وقت گزار چکی تھی مگر آج کا دن الگ تھا آج سے اس کی صحیح معنی میں نئی زندگی شروع ہونی تھی۔۔۔۔۔

رامش کمرے میں داخل ہوا اور صوفیہ کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اپنا کوٹ اتارنے لگا۔۔۔۔۔



کوٹ اتار کر اس نے صوفیہ پر پھینکا اور اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کر تا صوفیہ کے قریب آیا اور اس کے پاس بیٹھ کر اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر اس کی انگلیوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا۔۔۔۔۔

کتنی بار کہا کہ اپنی انگلیوں کو ایسا مت کیا کرو مگر تم ہو کہ میری بات مانتی ہی نہیں

ہو۔۔۔۔۔

صوفیہ نے اس کی طرف دیکھا جو چہرے میں مسکان سجائے اور آنکھوں میں چمک لیے
بول رہا تھا۔۔۔۔۔

و۔۔ وہ بس تھوڑی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے کانپتی آواز میں اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم تو مجھ سے ایسے ڈر رہی ہو جیسے میں نے تمہیں کھا جانا ہے۔۔۔۔۔



وہ مسکراتے ہوئے اس کی ہاتھ کی ہتھیلی پر اپنے لب رکھ کر بولا۔۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں وہ ویسے ہی۔۔۔۔۔

وہ کنفیوز سی ہوتی بولی۔۔۔۔۔

کیا ویسے ہی؟؟؟

کچھ نہیں آپ مجھے جان بوجھ کر تنگ کر رہے ہیں نہ؟؟؟

وہ منہ بناتے ہوئے رامش سے بولی جس نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ کو چھوڑا اور
اٹھ کر اپنی کوٹ کی پاکٹ سے ایک ڈبی نکال کر لایا۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ اس کے پاس آ کر بیٹھا اور ڈبی کھول اس میں سے انگھوٹی نکال کر صوفیہ کا ہاتھ
تھام کر اس میں انگوٹھی پہنائی اور اس کی ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھے وہ ایک
خوبصورت انگوٹھی تھی جو صوفیہ کے نازک ہاتھ میں مزید خوبصورت لگ رہی
تھی۔۔۔۔۔



وہ آہستہ سے صوفیہ کے قریب ہوا جو اپنا ہاتھ دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے محبت سے اس کے ماتھے کو چوما اور دھیرے سے اس کی کان میں سرگوشی
کی۔۔۔۔۔

مجھے اپنی موم کے بعد اگر کسی سے سب سے زیادہ محبت ہوئی ہے تو وہ صرف تم ہو بس
اتنا یاد رکھنا کہ کبھی مجھ سے بدگمان مت ہونا میں نے صرف تم سے محبت کی ہے اور

صرف تم سے ہی محبت کروں گا اگر تمہارے علاوہ میں نے کسی لڑکی کو چاہا تو وہ صرف
ہماری بیٹی ہوگی۔۔۔۔۔

صوفیہ نے اس کا خوبصورت اظہار سن کر مسکراتے ہوئے اپنی نظریں جھکا
لیں۔۔۔۔۔

م۔۔۔۔۔ میں نے بھی صرف آپ کو ہی چاہا اور ہمیشہ چاہتی رہوں گی۔۔۔۔۔
وہ دھیمی آواز میں بولی تو رامتش نے اس کا چہرہ پکڑ کر اس کے دونوں گالوں کو شدت
سے چوما۔۔۔۔۔

میری زندگی میں آنے کے لیے اور اسے خوبصورت بنانے کے لیے شکریہ۔۔۔۔۔
وہ جذبات سے بوجھل آواز میں اس کے چہرے پر جا بجا اپنا لمس چھوڑتا ہوا بولا۔۔۔۔۔
مجھے تمہارے آنے سے اپنی زندگی کا نیا مقصد مل گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کو اپنی محبت کا یقین دلاتے ہوئے میٹھی میٹھی سرگوشیاں اس کے کان میں کرتا

اس کو خود میں سمیٹنے لگا صوفیہ نے بھی خوشی سے اپنا آپ رامش کے حوالے کر دیا

تھا۔۔۔۔۔

مہر ماہ سعد اور معید کے جانے کے بعد اس تو ہو گئی تھی لیکن پھر یہ سوچ کر خوش تھی
کہ کم از کم وہ اس کے ریسپشن میں شامل تھے۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بیڈ پر بیٹھی ضمخام کا انتظار کر رہی تھی جو سعد اور معید کو خود اتر پورٹ چھوڑنے گیا

تھا۔۔۔۔۔

پہلے اس کا ارادہ ضمخام کو تنگ کرنے کا تھا لیکن پھر اس کے تھکے ہونے کا سوچ کر اس

نے آج کے دن اپنی شرارتوں کو سائیڈ پر رکھنے کا سوچا

اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا لیکن پھر بھی وہ خود کو ریلکس کر کے پرسکون بیٹھی
تھی۔۔۔۔۔

ضمخام اپنا کوٹ بازو پر ڈالے مسکراتا ہوا کمرے میں داخل ہوا جہاں مہرماہ بیٹھی اس کا
انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ مہرماہ کے قریب آیا اور اس کے ماتھے کو چھو کر مصنوعی حیرانی سے پوچھا۔۔۔۔۔

مہرماہ تم ٹھیک تو ہو؟؟؟؟

الحمد للہ میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا تھا؟؟؟

مہر ماہ نے نا سمجھی سے ضمخام سے پوچھا۔۔۔

نہیں میں بس حیران ہوں کہ تم نے آج کوئی شرارت نہیں کی اور اتنے پیار سے بیٹھی
میرا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا تو مہر ماہ منہ بگاڑتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر اس کے سامنے کھڑی
ہو کر بولی۔۔۔۔

اگر تمہیں اتنی حیرانی ہو رہی ہے تو میں اب اپنا عام سوٹ پہن کر سونے لگی
ہوں۔۔۔۔

ضمخام نے اسے واشروم کی طرف جاتے دیکھ کر اپنا کورٹ بیڈ پر پھینکا اور اس کو بازو

سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔۔

مذاق کر رہا تھا مسزنا بھی تو میں آیا ہوں اور تم کپڑے بدلنے جا رہی ہو اور ابھی تو میں نے
تمہاری ڈھیر ساری تعریف کرنی ہے۔۔۔۔۔

وہ آخری بات گھمبیر لہجے میں بولتا مہرماہ کی دھڑکن جو معمولی رفتار سے دھڑک رہی
تھی اسے پوری تیزی سے دھڑکا گیا
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتا ہوا بولنے لگا

Dolcezza۔۔۔۔۔

(سوئیٹ ہارٹ)۔۔۔۔۔

Sono pazzo dei tuoi occhi 🥰🥰

(میں تمہاری آنکھوں کا دیوانہ ہوں)



Vado pazzo per il tuo nasino 🥰🥰

(میں تمہاری اس چھوٹی سی ناک کا دیوانہ ہوں)



"میرا یہ دل تمہارا دیوانہ ہو گیا ہے"

وہ ٹرانس کی کیفیت میں اسے بتا رہا تھا جو آنکھیں موندے تیز دھڑکنوں کے ساتھ اس کا لمس محسوس کر رہی تھی اور اس کے خوبصورت اظہار کو سن رہی تھی

مہرماہ کے چہرے پر شرمیلیں مسکراہٹ رقصاں تھی وہ ضمخام کو پا کر خود کو خوش نصیب سمجھ رہی تھی جس نے ہر مشکل میں اس کا ساتھ دیا تھا۔۔۔۔۔

ضمخام اپنا ماتھا اس کے ماتھے سے جوڑ کر کھڑا مہرماہ کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

میری زندگی میں جو خلا تھا وہ تمہاری وجہ سے ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

وہ بو جھل لہجے میں مہرماہ سے دور ہوتے بولا تو مہرماہ اپنے پنجوں کے بل کھڑی ہو کر اس کے ماتھے کو چوم کر دھیمی آواز میں بولی۔۔۔۔

مجھے تم جیسے پاگل اور غصیلے انسان سے شدید محبت ہے جو میرے مشکل وقت میں ہر پل اور ہر قدم میرے ساتھ تھا تم میری زندگی میں آنے والے پہلے اور آخری انسان ہو جس نے مجھے اپنا دیوانہ بنا لیا ہے اب میرا دل صرف تمہاری قید میں ہی ہے اور ہمیشہ رہے گا

اس کا خوبصورت اظہار سن کر ضمخام نے اسے گلے لگا کر خود میں زور سے بھینچا بے شک مشکلات کے بعد آخر ان دونوں کی زندگی آسان ہو ہی گئی تھی مہرماہ کی زندگی میں ضمخام پہلے سے ہی لکھ دیا گیا تھا تبھی تو قسمت اسے اتنی دوراٹلی لائی تھی ورنہ اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اٹلی جائے گی۔۔۔۔

ضمخام نے آہستہ سے اس کی حجاب کی پن کھول کر اس کے حجاب اتار اور اس کے بالوں
کا جوڑا کھولا جس سے سارے بال اس کی کمر پر پھیل گئے۔۔۔۔

ضمخام نے آہستہ سے بال اس کی گردن سے ہٹا کر وہاں اپنے لب رکھے اور ایک لاکٹ
نکال کر اس کی گردن میں باندھا وہ اس کی بریسلٹ جیسا ہی تھا مہرماہ نے لاکٹ کو چھو کر
دیکھا اور مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جو اس کی طرف اپنی آنکھوں میں ڈھیر و محبت لیے
دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ مہرماہ کے ساتھ اٹلی کے مشہور سیاحتی شہر وینس دی سٹی آف واٹر اینڈ رومانس میں
گھومنے آیا ہوا تھا۔۔۔۔

یہاں ہر چہرہ قابل دید اور خوبصورت تھی جہاں بھی جائیں آپ کو کوئی نہ کوئی ایسی
یادگار چیز یا مقام ضرور دکھا گا جسے دیکھ کر آپ اس کی تصویریں ضرور لیں گے۔۔۔

صوفیہ اور رامش مالدیپ گئے ہوئے تھے جبکہ زینق انوشے کے ساتھ پیرس گیا ہوا تھا
ان کے پیچھے سے سارا بزنس شیرزیاں سنبھال رہا تھا۔۔۔۔

وہ مہرماہ کے کہنے پر اس کے ساتھ یہاں آیا تھا وہ تقریباً ایک ہفتے سے یہاں تھے اور بہت
سے سیاحتی مقام مہرماہ کے ساتھ گھوم چکا تھا۔۔۔۔

وہ لوگ اس وقت وینس کے دل گرینڈ کینال میں موجود تھے جو مختلف مقامات کو جوڑتا
تھا۔۔۔۔

ضمخام میرا دل کشتی میں بیٹھنے کو کر رہا ہے پلیز آ جاؤ نہ۔۔۔۔۔

وہ ضمخام سے منت کرنے والے انداز میں بولی اسے یہاں آ کر ہی پتا چلا تھا کہ ضمخام کو کشتی میں بیٹھنے سے ڈر لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ ایک بار بھی پانی میں سفر نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔۔

مہرماہ اگر اب تم نے کہا تو میں نے تمہیں یہاں اکیلا چھوڑ کر چلے جانا ہے اس لیے آرام سے میرے ساتھ چلو جہاں میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا تو مہرماہ نے منہ بگاڑتے ہوئے اس کی طرف دیکھا جواب اس کا موڈ خراب کر کے خود مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

کمینہ انسان۔۔۔۔۔ وہ منہ میں بڑ بڑائی۔۔۔۔۔

پلیز ضمخام اگر تم نہیں آئے تو میں اکیلی جا رہی ہوں وہ بوٹ کی طرف جاتے ہوئے بولی
تو ضمخام نے آگے بڑھ کر جلدی سے اسے کمر سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا اسرا سے
کھنچتے ہوئے یہاں سے دور لے گیا۔۔۔۔۔

وہ تو مہرماہ کے جانے سے ہی اتنا ڈر رہا تھا خود کیسے پانی میں چلا جاتا پھر اس نے باقی جگہیں
مہرماہ کو اپنے ساتھ لگائے ہی گھمائیں جو اس کے چہرے پر ڈر دیکھنے کے بعد اب اسے
تنگ کیے بغیر خوشی خوشی اس کے ساتھ گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ مزید ایک ہفتہ یہاں رہنے کے بعد واپس روم۔ے گئے جہاں ضمخام نے مہرماہ کے
لیے سر پرانز تیار کر رکھا تھا اس نے سعد اور معید کا ایڈمیشن روم میں ہی کروا دیا تھا اور
وہ لوگ اب ان کے ساتھ ہی مینشن میں رہ رہے تھے مہرماہ تو ان کے روم آنے کی اور
سب سے بڑی بات اپنے ساتھ رہنے کی خوشی پر پھولے نہیں سمار ہی تھی وہ دل سے

ضمیمہ کی مشکور تھی جس نے اس کی زندگی کو بے حد خوبصورت بنا دیا تھا۔۔۔۔۔

پانچ سال بعد:



موم موم کہاں ہے وہ چھوٹی چڑیل؟؟؟

پانچ سالہ وجدان غصے سے صوفیہ کے پاس آ کر بولا۔۔۔۔۔

بیٹا کیا ہوا کیوں مرھا (مہر ماہ اور ضمیمہ کی بیٹی) کو ڈھونڈ رہے ہو؟؟ اور یہ الٹا نام مت لیا
 کرو اس کا کتنی بار میں نے سمجھایا ہے تمہیں!!

صوفیہ نے اسے سنجیدگی سے کہا جو غصے سے سرخ چہرے کے ساتھ مرہا کو ڈھونڈ رہا
تھا۔۔۔۔

موم آپ کو نہیں پتا اس نے کیا کیا ہے اس نے میری پسندیدہ شرٹ کو روزی سے کٹوا کر
اس کو اپنے سائز کی بنا کر پہنے پھر رہی ہے۔۔۔۔

تو پھر کیا ہوا وہ آپ کی چھوٹی بہن ہے چیزیں سنیر کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صوفیہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی جسے مرہا ہمیشہ تنگ کرتی رہتی تھی

موم وہ میری بہن نہیں ہے وہ صرف ابراہیم کی بہن ہے۔۔۔۔

وہ منہ پھولا کر بولتا غصے سے کمرے سے ہی چلا گیا۔۔۔۔۔

جبکہ مہرماہ جو صوفیہ کے کمرے میں آرہی تھی وجدان کو غصے سے باہر جاتے دیکھ کر اسے پتا تو چل گیا تھا ضرور اس کی بیٹی نے ہی کوئی کارنامہ کیا ہوگا کیونکہ اسے اس گھر میں صرف مرہا ہی غصہ دلاتی تھی۔۔۔۔۔



مرحاصوفیہ کے پیچھے سے ہنستے ہوئے نکلی۔۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھینک یو آئی صوفیہ۔۔۔۔۔

وہ صوفیہ کی گال چوم کر بولی تو مہرماہ کمرے میں آئی اور اسے وجدان کی پسندیدہ شرٹ میں دیکھ کر ساری بات سمجھ گئی تھی۔۔۔۔۔

رات کو ضمخام گھر آیا تو مہرماہ نے اسے مرہا کی شکایت لگائی مگر وہ یہ کہہ کر اسے مزید بگاڑ گیا کہ ابھی تو اس کے شرارتوں کے دن ہے جتنی کرنی ہے کر لینے دو۔۔۔۔۔

مرحامیں پورے گھر کی جان تھی کیونکہ وہ اکلوتی بیٹی تھی گھر کی باقی سب کے تو بیٹے ہی تھے۔۔۔ مرحاس بات کا بخوبی فائدہ اٹھاتی تھی۔۔۔

ضمخام اور مہرماہ کے دو بچے تھے چار سالہ مرحاجو مہرماہ کی کاپی تھی لیکن شرارتوں میں مہرماہ سے دو ہاتھ آگے تھی پھر ان کا تین سال کا ایک بیٹا براہیم تھا جو خاموش مزاج تھا اور ضمخام کی کاپی تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرماہ ابھی بھی ضمخام کو تنگ کرتی تھی مگر ضمخام اب بھی اس سے پورے بدلے لیتا تھا دونوں کا پیار وقت کے ساتھ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

رامش اور صوفیہ کا ایک ہی بیٹا تھا جو پانچ سال کا تھا اور بچوں میں سب سے بڑا تھا گھر کا پہلا بچہ ہونے کی وجہ سے اس نے خوب سب سے پیار بٹورا تھا جو مرحا کے آنے سے کم تو ہو گیا تھا لیکن پھر بھی سب اس سے بے حد پیار کرتے تھے وہ رامش کی طرح سنجیدہ مزاج تھا مگر بہت شدت پسند تھا جو چیز اسے پسند آجاتی وہ کسی کو نہیں دیتا تھا سوائے

مرحاکے جو اس سے چھین لیتی تھی۔۔۔۔

زینق اور انوشے کا ایک ہی بیٹا تھا وہ بھی دو سالہ تیمور جو بچوں میں ابھی تک سب سے
چھوٹا تھا۔۔۔۔

وہ سب لوگ اٹلی میں پر سکون زندگی گزار رہے تھے ان کے جو دشمن تھے وہ پہلے ہی
ختم ہو چکے تھے اب ان سے کوئی پنگا لینے کی کوشش بھی نہیں کرتا تھا بلکہ انھوں نے
ہوٹلوں کی چین کھولی تھی جس سے انھوں نے مختلف شہروں میں اپنے ہوٹل بنائے
تھے۔۔۔۔

وہ سب لوگ خوشی خوشی اپنی زندگیوں میں مصروف تھے ان سب کو جو چیز آپس میں
جوڑے رکھے ہوئے تھی وہ ان کی ایک دوسرے سے محبت تھی۔۔۔۔

اب نئی محبت کی داستانوں نے جنم لینا تھا اور پھر ان کی محبت کا سفر شروع ہونا
تھا۔۔۔۔



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین